Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

قسمت سے ہاری میں

(پارٹ 2)

پلوشہ صافی

(ترکی میں)

اس کی صبح کا آغاز آفتاب طلوع ہونے سے شروع ہوا۔ آسمانی کلر کا نائٹ ڈریس پہنے وہ سستاتے ہوئے اٹھ بیٹھی پھر سلیپرز پہن کر وہ چمکتے فرش پر قدم قدم چل کر بالکونی میں آئی۔ ترکی کے اس شہر کی روشن صبح اسے پُرجوش کرتے جارہی تھی۔ وہ ہاتھ ہوا میں بلند کر کے انگڑائی لینے لگی۔ اس کے کمرے کی بالکونی میں ورزش کے بہت سے دوسرے الات بھی موجود تھے۔ کرن نے باری باری ایک گھنٹے تک ان پر ورزش کر کے خود کو چست کیا پھر فریش ہونے چلی گئی۔

جس وقت وہ تیار ہو کر اپنے کمرے سے باہر آئی اس کے چار بیڈ روم پر مشتمل خوبصورت سے گھر میں ناشتے کی مہک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کا گھر ترکی میں انتالیہ شہر کے بیچوں بیچ ساحل کنارے موجود تھا۔ دروازے سے داخل ہوتے ہی وسیع لاؤنج جس میں دو سیٹ صوفے رکھے گئے تھے اور ایک بڑا اسینٹرل میز۔ دائیں سمت ڈائننگ ایریا تھا اور سامنے ہی اوپن کچن۔ بائیں سمت دو بڑے کمرے تھے اور لکڑی کی بنی سیڑھیاں جو اوپر

Posted On Kitab Nagri

منزل کو جاتی تھی۔دوسرے منزل میں دو آمنے سامنے کمرے تھے ایک کرن کا بیڈروم تھا اور دوسرا کمرے اس نے اپنے سٹوڈیو کے طور پر تیار کروایا تھا جہاں وہ لکھاری کا کام کیا کرتی۔

انتالیہ بہت ہی پیارا شہر تھا۔ہر سال ہزاروں کی تعداد میں سیاح آتے اور وہاں کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہوتے۔یہ سمندروں کا، تاریخی مقامات کا، قدیم ثقافت کا، پیار اور محبت سے بھرپور شہر تھا۔

شروع شروع میں کرن کو نئے ملک نئے شہر نئے لوگوں کے ساتھ اڈجسٹ ہونے میں کافی وقت لگا لیکن اب سات سال سے وہ وہاں رہائش پذیر تھی۔اسے اس شہر کی گلی کوچے تک سے لگاو تھا۔کرن وہاں کے شہریوں میں اتنی گھل مل گئی تھی کہ پہلی نظر میں وہ بھی ترکش ہی لگتی۔

خوبصورتی میں تو وہ اپنے مثال آپ تھی۔اس کا سفید رنگ بڑی آنکھیں خرمئی بال ترکی باشندوں سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔

ترکی ایک آزاد خیال ملک تھا۔وہاں کوئی حجاب میں باہر جائے یا شارٹس پہن کر، کسی پر کوئی پابندی نہیں تھی۔کرن نے وہاں کا رہن سہن تو اپنا لیا تھا لیکن اس کا لباس ہمیشہ پردے کے دائرے میں ہوتا۔وہ پینٹ کے ساتھ لانگ شرٹ پہنتی۔جینز کے ساتھ کھلی سی ٹی شرٹ یا لانگ کوٹ۔پاکستانی ترکش شہری ہونے کے ساتھ ساتھ وہ معروف مصنفہ بھی تھی اور وہاں کے حقوق زنان ادارے سے بھی منسلک تھی۔اس کے علاوہ وہ اکثر و بیشتر یتیم خانوں کی کفالت بھی کیا کرتی۔

*******************&&&&******************

"گڈ مارننگ انی۔۔۔۔۔۔" کرن نے اوپن کچن میں آکر شیلف پر کام کرتی پختہ سن کیئر ٹیکر کو مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

انی نے اس کی پکار پر پلٹ کر ایک نظر کرن کو دیکھا۔

"کہاں کی تیاری ہے۔۔" انہوں نے کرن کو بلیک پینٹ اور سفید شرٹ میں ملبوس، بالوں کا جوڑا بنائے، ہلکا سا میک اپ کئے ہوئے، لمبی ہیل پہنے ہشاش بشاش دیکھ کر سوال پوچھا۔

"آج اینجل ہوم میں چھوٹی سی سالگرہ رکھی گئی ہے۔۔۔مجھے خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے۔۔۔۔بچے بہت ضد کر رہے تھے۔۔۔جانا پڑے گا۔۔" کرن ان کے ساتھ آ کر کھڑی ہو گئی اور ان کو اپنے یتیم خانے جانے کی تفصیلات سے آگاہ کرنے لگی۔

"پھر لنچ میں کیا بناوں۔۔۔" انی نے کرن کو چائے کا کپ پکڑاتے ہوئے پوچھا۔

"میرا تو مشکل ہے لنچ پر آ سکوں۔۔۔۔آپ کا اپنے لیے جو دل کریں بنا لیں۔۔" کرن نے مسکراتے ہوئے ان کا بازو تھپتھپایا اور شیلف کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ کر چائے پینے لگی۔

انہیتا 57 سالہ بنگلا دیشی مسلمان خاتون تھی اور پچھلے پانچ سالوں سے کرن کے گھر کی کیئر ٹیکر تھی۔ کرن کی انہیتا سے ملاقات اپنے ادارے کے ہمراہ بنگلا دیش کے دورے کے دوران ہوئی۔ ان کا شوہر ایک بیٹے سمیت انہیں جوانی میں ہی چھوڑ گیا تھا۔

انہیتا سنگل مدر رہی تھی۔ انہوں نے عمر بھر محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ کاٹ کر اپنے بیٹے کو پالا اس کی پرورش کی۔ لیکن بیٹا جب جوان ہوا اور اس کی شادی ہو گئی تب اس نے بزرگ ماں کو بوجھ کہہ کر گھر سے نکال دیا تھا۔

کرن نے جب انہیتا کی آپ بیتی سنی تو بہت جذباتی ہو گئی تھی۔ انہیتا بہت بہادر، محنتی اور باوقار خاتون تھی۔ کرن کو ان کی دلیری بھا گئی تھی اور وہ ان کو اپنی کیئر ٹیکر بنا کر اپنے ساتھ اناتالیہ لیں آئی اور پیار سے انی بلانے لگی۔ انی ان پڑھ ہونے کے باوجود بھی بہت سمجھدار اور ہمت والی تھی۔ وہ کرن کے گھر کی دیکھ ریکھ کرتی۔

Posted On Kitab Nagri

ساتھ ساتھ کرن کا بھی بہت خیال رکھتی تھی۔ ہر وقت اس کے کھانے پینے کے سونے جاگنے کے فکر میں مبتلا رہتی۔حتہ کہ کبھی کبھار اگر کرن کسی خاص پروجیکٹ میں مصروف ہوتی تو انی اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا دیا کرتی۔ان کی موجودگی سے مانو 33 سالہ کرن کو انہیتا کے روپ میں اپنی ماں مل گئی تھی۔

*******************&&&&&*******************

(پاکستان میں)

فجر کی اذان کے ساتھ وہ اپنے چھٹائی پر سے اٹھے اور سلاخوں کا چھوٹا سا دروازہ کھول کر وضو کرنے اپنے سیل سے باہر آ گئے۔

آسمان اب بھی تاریک تھا موسم خشک اور سرد۔

کچھ پولیس اہلکار گردش کرتے چوکنے انداز میں چاروں اطراف کا جائزہ لیتے قیدیوں پر پیرا رکھے ہوئے تھے۔

باقی دنوں کے مقابلے آج رانا مبشر کا مزاج خوشگوار تھا۔آج ان کا اس سینٹرل جیل میں آخری دن تھا۔

سات سال سے وہ اس چار دیواری میں الگ الگ مجرموں کے ہمراہ اپنی قید کاٹتے رہے تھے۔ویسے تو انہیں سزا 13 سال کی سنائی گئی تھی لیکن ان کے اچھے سلوک اور تابیدار رویئے پر سرکار نے ان کی باقی کی سزا معاف کر دی تھی۔

قید خانے میں رہ رہ کر ان میں کئی نمایاں تبدیلیاں آ گئی تھی۔ان کی جنونی فطرت کافی حد تک کم ہو گئی تھی۔

سختی کرنا، کمتر انسانوں کے ساتھ برا پیش آنا تو ختم ہونے کے برابر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فجر کی نماز ادا کر کے وہ معمول کے مطابق جیل میں ہی چہل قدمی کرتے ہوئے ورزش کرنے لگے۔جب سورج پورا طلوع ہو چکا تب وہ وہاں سے رخصت ہونے کی، تیاری کرنے اپنے سیل میں چلے گئے۔

*******************&&&&*******************

رانا ہاوس میں آج صبح سے ہی ہلچل مچی ہوئی تھی۔نور تیز تیز ملازمین سے گھر کی تراش خراش اور صاف صفائی کروانے میں لگی ہوئی تھی۔ساتھ ساتھ وہ اپنے 4 سالہ چھوٹے بیٹے سفیان کو ڈانٹ بھی رہی تھی جو صوفے پر اچھل کود کر رہا تھا۔

روحان سفید قمیض شلوار پہنے بال پیچھے کر کے تیار ہو رہا تھا۔خوشی کے ایثار اس کے چہرے سے صاف جھلک رہے تھے۔آخر وہ خوش کیوں نہ ہوتا پورے سات سال بعد اپنے رانا بھائی کو واپس لانے جا رہا تھا۔

"پاپا۔۔۔۔آپ بڑے پاپا کو لینے جا رہے ہے نا۔۔۔۔"روحان کی 6 سالہ بیٹی بھی اس کے ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ لگی کھڑی اپنے پاپا کو تیار ہوتے دیکھ رہی تھی۔اس نے معصومیت سے اپنے پاپا کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے سوال پوچھا۔

روحان اور نور نے اپنے بچوں کو سب سے مل جل کر بھائی چارے سے رہنے کی تربیت کر رکھی تھی۔وہ تینوں ہی رانا مبشر سے واقف تھے۔اور انہیں بڑے پاپا کہہ کر مخاطب کرنا بھی روحان اور نور کے سیکھائے سیکھ میں سے ایک تھا۔

"جی بیٹا۔۔۔۔are you excited۔۔۔۔"روحان نے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس رکھے سٹول پر بیٹھ شوز کی لیس باندھ کر سیدھا ہوتے ہوئے زینب سے پوچھا جس پر اس نے خوشی سے سر کو اثابت میں جنبش دیا۔

بڑے پاپا سے اس کی ایک آدھ مرتبہ کال پر بات ہوئی تھی لیکن روبہ رو آج ملنے والی تھی۔خوشی کے سرشار ہوتے اس کی ہونٹوں پر بڑی سی مسکان سجی ہوئی تھی اور آنکھیں چمک رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کمرے سے باہر نکل کر لاؤنج میں آتے اپنے پاپا کو دیکھ کر سفیان تیزی سے سیدھا ہو گیا اور صوفے پر تہذیب سے بیٹھ گیا۔ نور تب تک ذیشان کو تیار کرنے لگی تھی۔ روحان کے ساتھ وہ بھی بڑے پاپا کو لینے جا رہا تھا۔ خوشی سے سرشار ہوتے اس کی مسکراہٹ ہی نہیں سمٹ رہی تھی۔

"چلیں۔۔۔ ذیش۔۔۔"روحان نے بچوں کے کمرے کا دروازہ کھول کر اسے آواز لگائی۔ وہ جو وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے بیڈ پر بیٹھے ممی سے شوز پہن رہا تھا روحان کی آواز پر چہکتا ہوا اٹھا اور بھاگتے ہوئے ان کے پاس آگیا۔ روحان نے سر تا پیر اپنے بیٹے کی تیاری دیکھ کر محظوظ ہوتے ہوئے آبرو اچکا دیئے پھر اس کا شانہ تھپتھپا کر نور کو دیکھا۔

"کیا ہوا نور۔۔۔۔ پریشان لگ رہی ہو۔۔۔۔ رانا بھائی کی رہائی سے خوش نہیں ہو۔۔؟"ذیشان کو ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے روحان کی نظریں نور پر جا ٹھہری۔ روحان سے نور کی پریشانی چھپی نہیں رہی نور پرسوچ انداز میں چلتے اس کے پاس آئی۔

"خوش تو ہوں روحان۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔ جب پچھلا سب یاد آتا ہے تو دل دھڑک جاتا ہے۔۔۔۔ رانا بھائی کا مزاج یاد کر کے بچوں کی بہت فکر ہونے لگتی ہے۔۔"رہائی کی خبر سنتے ساتھ نور کو ایک اندیشہ سا ہونے لگا تھا اور اس وقت وہ اپنے شوہر کے سامنے اپنا خدشہ ظاہر کیے بغیر نہ رہ سکی۔

روحان نے بااعتماد انداز میں نور کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے دباؤ دیا۔

"مجھے یقین ہے۔۔۔ میرا دل کہہ رہا ہے۔۔۔ رانا بھائی اب ویسے نہیں ہیں۔۔۔۔ وہ کافی بدل گئے ہے۔۔۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"نور کو نرمی سے سمجھا کر اس کے رخسار پر بوسہ دیتے روحان رخصت لیتا ہوا ذیشان کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ان کے ساتھ نور، زینب اور سفیان کے ساتھ لاؤنج کے دوروازے تک آئیں اور ان کی گاڑی کو گیٹ سے باہر نکلتے دیکھنے لگی۔جب گاڑی گیٹ کے پار نکل گئی نور تیزی سے ملازمین کے جانب متوجہ ہوئی اسے رانا مبشر کے لوٹنے سے پہلے ساری تیاری مکمل کروانی تھی۔

*****************&&&&*****************

رانا مبشر نے نہا کر قیدیوں کا یونیفارم اتارا اور اپنے نئے قمیض شلوار پہنے جو دو دن پہلے روحان نے اس موقع کے مناسبت سے بھجوائے تھے۔ سات سالوں میں وہ کافی خاموش تن بن گئے تھے۔
ایک پولیس اہلکار کے ہمراہ کوریڈور میں چلتے ہوئے وہ اپنے ساتھی قیدیوں سے رخصت لیتے آگے بڑھنے لگے۔

*******************&&&&&*******************

سینٹرل جیل کے مین گیٹ کے باہر روحان گاڑی سے ٹک کر کھڑا رانا صاحب کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔
جبکہ ذیشان گاڑی میں بیٹھا منتظر تھا۔اس نے جب بڑے پاپا کو گیٹ سے باہر نکلتے دیکھا تو تیزی سے گاڑی سے اتر کر پاپا کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔
"کیسے ہے آپ رانا بھائی۔۔۔" روحان نے آگے ہو کر رانا صاحب کو گلے سے لگا لیا اور مضبوطی سے ان کے گرد بازو مائل کر دیئے۔رانا مبشر نے بھی اسی جوش و جذبہ سے روحان کو تھاما۔ویسے تو روحان ہر ایک ہفتہ دس دن بعد ان سے لازمی ملنے آیا کرتا تھا لیکن آج ان کی رہائی کی خوشی کا الگ ہی جذبہ تھا۔
روحان سے مل لینے کے بعد رانا صاحب تہذیب سے ہاتھ باندھے چھوٹے ذیشان کے جانب متوجہ ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

"السلام علیکم بڑے پاپا۔۔۔"ذیشان سلام کرتا ہو لمبے چوڑے نفیس سے رانا صاحب سے لپٹ گیا اور ان کے کمر کے گرد بازو کئے۔رانا صاحب نے اس کے سلام کا جواب دیتے اس کے پیشانی پر بوسہ دیا اور جھک کر اسے پیار کیا۔

*******************&&&&&*******************

جیل کی لیگل فارمیلٹی پوری کر کے گھر کے لیے روانہ ہوتے ہوئے روحان آگے کی سیٹ پر بیٹھا اور رانا صاحب ذیشان کے ساتھ پیچھے کے سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔

"اسکول جاتے ہو۔۔۔"؟رانا صاحب نے خوش مزاجی سے ننھے بھتیجے سے پوچھا۔

"جی بڑے پاپا۔۔"ذیشان ان کے مخاطب کرنے پر بہت خوش ہوا۔

"کونسی کلاس میں ہو۔۔۔"رانا صاحب ذیشان کو شفقت سے دیکھ رہے تھے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے۔

"پرائمری کلاس میں۔۔۔"چھ سالہ ذیشان مسکراتے ہوئے ان کے سوالوں کے جوابات دے رہا تھا۔

روحان بیک ویو مرر میں رانا مبشر کے اس بدلے روپ کو دیکھ کر مسرور ہو رہا تھا۔اسے اپنے دل کی بات حقیقت میں تبدیل ہوتی نظر آرہی تھی۔

"ویری گڈ۔۔۔اچھے سے پڑھنا۔۔۔"ذیشان کے سر پر ہاتھ پھیر کر اسے ہدایت دیتے وہ ونڈ اسکرین سے باہر دیکھنے لگے۔سات سالوں میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔راستے میں آتے ہر جگہ نئ آبادیاں بن گئ تھی۔ روحان ان کا دھیان بٹانے رانا صاحب کو وہاں کے ترقیاتی منصوبوں کی مختصر تفصیلات سے آگاہ کرنے لگا اور رانا صاحب تھوری پر انگلی رکھے بغور اس کی گفتگو سننے لگے۔سفر حسین انداز میں کٹنے لگا۔

*******************&&&&&*******************

Posted On Kitab Nagri

دو گھنٹے کے مسافت طے کر کے جب ان کی گاڑی گھر کے رقبے میں داخل ہوئی تو رانا صاحب کے تاثرات بدل گئے۔ بدترین ماضی سے انسان جتنی دور جانے کی کوشش کر لے لیکن پچھتاوے اور احساس ندامت کبھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔

گھر کے گارڈز نے سر جھکا کر انہیں اپنا احترام پیش کیا اور ان کی گاڑی کے لیے گیٹ کھولا۔ رانا صاحب خاموش نگاہوں سے اپنے سفید سنگ مرمر جیسے بنگلے کو دیکھتے ہوئے پورچ میں گاڑی سے اترے۔ لان میں اب بچوں کے لیے جھولا لگ گیا تھا اور کچھ اور کھیلونے بھی موجود تھے۔ کیاریوں میں مزید رنگین پھولوں کا اضافہ کیا گیا تھا۔ رانا صاحب ابھی گھر کے باہری حصے کو نظریں گھما کر دیکھتے ہوئے مشاہدہ کر رہے تھے جب انہوں نے اپنے کندھے پر روحان کا لمس محسوس کیا۔

"ویلکم بیک رانا بھائی۔۔۔۔" روحان نے خوشگواریت سے کہتے ہوئے ان کو اندر چلنے کا اشارہ کیا۔

گاڑی کی آواز پر نور اور باقی دونوں بچے لاؤنج کے دورازے پر آ گئے تھے۔ رانا صاحب اندر داخل ہوئے تو نور سر پر ڈوپٹہ درست کرتی آگے آئی اور رانا صاحب کا استقبال کیا۔ زینب اور سفیان بھی ساتھ ساتھ ان سے ملے۔

ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر رانا صاحب نے انہیں پیار کیا پھر گھر کے اندرونی حصے کو مشاہدہ کرنے لگے۔ سب ویسی ہی تھا جیسے وہ چھوڑ کر گئے تھے۔ بس چھوٹی موٹی چیزوں میں تبدیلی کی گئی تھی۔ وہ بنگلہ اب پنجرہ نہیں بلکے ہنستا بستا گھر بن گیا تھا۔ جگہ جگہ دیواروں پر نور اور روحان کی، تینوں بچوں کی، رانا مبشر اور روحان کی ایک ساتھ لی گئی آٹھ نو سال پہلے کی فریم شدہ تصویریں آویزاں تھی۔ ان سب کے علاوہ سامنے کی دیوار پر رانا صاحب کا بڑا سا پورٹریٹ لگایا گیا تھا۔ جس سے ان کی غیر موجودگی میں بھی ان کے ساتھ ہونے کا احساس ہوتا رہتا۔

Posted On Kitab Nagri

لاؤنج میں چار لوگوں پر مشتمل نئے ملازمین کا گروپ ہاتھ باندھے سر جھکائے موودب انداز میں ان کے احترام میں کھڑے تھے۔رانا صاحب کے دل میں ہر قدم کے ساتھ ایک ٹیس اٹھتی۔انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اتنے طویل مدت قید کے بعد اپنے ریاست میں واپس آنا اتنا تکلیف دہ ثابت ہو گا۔

"رانا بھائی۔۔۔تھوڑی دیر کمرے میں چل کر آرام کر لیں۔۔۔"روحان کو کہیں نہ کہیں ان کی کیفیت کا اندازہ ہو گیا اس لیے انہیں آرام کرنے کا مشورہ دے کر کمرے میں لے جانے لگا۔روحان بھی اور خود رانا صاحب بھی جانتے تھے سات سال جیل میں گزارنے کے بعد اب انہیں اپنے اصل میں لوٹنے کے لیے وقت درکار ہے۔ابھی انہیں عام زندگی کی جانب آنے میں وقت لگے گا۔رانا صاحب روحان کا مشورہ مان کر آرام کرنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

******************&&&&&*******************

رانا صاحب اپنے کمرے میں داخل ہوئے تو حیرت زدہ ہو کر کمرے کا مشاہدہ کرنے لگے۔وہاں باقی سب کچھ بلکل پہلے جیسا تھا صرف سیٹنگ اور پینٹ کلر میں تبدیلی کی گئی تھی۔وہ روحان کی مہربانی پر مسرور ہوتے ہوئے مسکرانے لگے۔قدم قدم چلتے وہ آئینہ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔اپنا عکس دیکھ کر ماضی پھر سے ان کی نظروں میں گردش کرنے لگا۔اسی جگہ کھڑے ہو کر انہوں نے کرن کے کردار پر شک کیا تھا اس پر ہاتھ اٹھایا تھا جس کے نتیجے میں انہیں اپنی اولاد سے محروم ہونا پڑا تھا۔ایک جھٹکے سے اپنے عکس پر سے نظریں جھکا کر وہ اپنے خیالات کو محو کرنے لگے۔انہیں وہ حادثہ یاد کر کے وحشت ہونے لگی تھی۔ایک سرد سانس خارج کر کے وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گئے۔سات سال جیل کے سخت چٹائی پر سو کر اب انہیں اپنے نرم ماسٹر بیڈ کی عادت نہیں رہی تھی۔وہ کروٹ پر کروٹ بدلتے رہے لیکن نیند نہ آ سکی۔رانا صاحب کو اپنے اس کیفیت سے الجھن ہونے لگی۔وہ اٹھ کر فریش ہونے واشروم چلے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"انسان پر جب اس کی کرنی پلٹ کر آتی ہے۔۔۔۔تب اسے اپنے کئے گئے ظلموں کے تکالیف کا احساس ہوتا ہے۔۔۔"شاور کے بوچھاڑ تلے وہ آنکھیں موندھے کھڑے دل ہی دل میں سوچ رہے تھے۔

"سب کچھ بدل گیا ہے دنیا میں۔۔۔۔لیکن تم۔۔۔۔تم آج بھی اسی جگہ کھڑے ہو رانا۔۔۔۔۔تیرا وجود اب بھی گناہوں کے بوجھ تلے ڈوبا ہوا ہے۔۔۔"وہ اپنا ماضی یاد کر کے افسردہ ہو گئے تھے۔

پانی اپنی تیز رفتار سے گرتے انہیں بھیگا رہی تھی۔آدھے گھنٹے تک بے مقصد شاور کے نیچے کھڑے رہنے کے بعد وہ اپنے ڈریسنگ روم میں گئے اور ایک نفیس برانڈڈ تھری پیس سوٹ نکال کر زیب تن کیا۔گیلے بال برش کر کے پیچھے ٹکائے۔مہنگی پرفیوم لگائی۔اپنا خاص رعب دار انداز بنائے پھر سے آئینہ میں اپنا عکس دیکھنے لگے۔

شیر اپنے اصل میں واپس آنے کو تیار تھا۔شیر جنگل میں ہو یا چڑیا گھر میں ہوتا بادشاہ ہی ہے۔رانا مبشر پھر سے اپنی بادشاہت سنبھالنے کی طرف گامزن ہو رہا تھا۔

*****************&&&&&***************************

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ناشتے کی ٹیبل پر سب بیٹھے رانا صاحب کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔سفیان ٹیبل کے دوسرے جانب کرسی پر بیٹھا سب سے پہلے میٹھے میں بنے ڈونٹ کی سمت ہاتھ بڑھا رہا تھا کہ نور کی اس پر نظر پڑ گئی۔

"سفیان واپس رکھو۔۔۔۔۔بڑے پاپا آئے گے پھر شروع کریں گے۔۔۔۔"نور نے سخت لہجے میں کہا۔

سفیان منہ بناتے ہوئے ضد کرنے لگا تھا لیکن ممی کے ساتھ بیٹھے اپنے پاپا کو خود کو گھورتا پا کر متذبذب ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

زینب اور ذیشان تہذیب سے اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن سفیان کو کسی صورت سکون نہیں تھا وہ منہ بھسورتے ہوئے ٹیبل پر چمچ سے ٹک ٹک کرنے لگا۔

"سفیان۔۔۔۔ادھر آو۔۔۔۔میرے پاس آکر بیٹھو۔۔۔۔"نور نے پھر اس پر غصہ کیا لیکن سفیان پر جیسے کسی بات کا اثر نہیں ہوتا تھا۔اسی اثناء سیڑھیوں پر بوٹوں کی چھاپ سنی۔سب نے ایک ساتھ اس سمت میں دیکھا۔رانا صاحب ہشاش بشاش سے تیار ہو کر اپنے رعب دار انداز میں چلتے ڈائننگ ایریا میں داخل ہوئے۔

روحان کی اتنے عرصے بعد اپنے رانا بھائی کو سوٹ بوٹ میں تیار دیکھ کر آنکھیں بھر آگئی تھی۔

رانا صاحب کے بس کرسی پر بیٹھنے کی دیر تھی کہ سفیان پھر سے ڈونٹ کو اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔نور نے کناکھیوں سے اسے دیکھ کر جعلی کھانستے ہوئے آنکھیں دیکھائی۔

رانا صاحب کو اب ایسے ٹھاٹ بھاٹ کی عادت نہیں رہی تھی وہ اتنے سالوں بعد اپنے سربراہی کرسی پر بیٹھ کر کنفیوز ہو رہے تھے۔انہوں نے نیپکن درست کرتے ہوئے نور کو سفیان کو اشاروں سے روکتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس لئے دھیمے لہجے میں نور کو مخاطب کیا۔

"نور۔۔۔۔"

نور اچانک مخاطب ہونے پر گڑبڑا گئی تھی اور دل تھامے ان کے جانب دیکھنے لگی

"جی رانا بھائی۔۔۔۔"اس نے بہ دقت تاثرات نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

"بچوں کو مت ڈانٹوں۔۔۔۔انہیں جیسا رہن سہن پسند ہے ویسے ہی رہنے دو۔۔۔۔آپ سب میری وجہ سے اپنا لائف اسٹائل ڈسٹرب نا کریں۔۔۔۔میرے وجہ سے پہلے ہی بہت کچھ خراب ہو چکا ہے۔۔۔۔میں نہیں چاہتا۔۔۔۔میری واپسی پر بچے اکتا جائے۔۔۔۔یا آپ سب کی روٹین بگڑ جائے۔۔۔۔"رانا صاحب نے افسردگی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں مایوس ہوتا دیکھ کر روحان نشست پر سے اٹھا اور رانا صاحب کے کندھوں کے گرد بازو مائل کیئے۔

"ایسا کیوں کہتے ہیں رانا بھائی۔۔۔آپ کے آنے سے ہماری زندگی پھر سے مکمل ہو گئی ہے۔۔۔آپ ہمیشہ سے ہماری فیملی تھے اور رہے گے۔۔۔۔پچھلا سب بھول کر نئی شروعات کیجیئے۔۔۔۔آپ نے کچھ خراب نہیں کیا۔۔۔وہ وقت ایک آزمائش کا تھا جو گزر گیا۔۔۔۔آپ پلیز وہ سب یاد کر کے آفسردہ نہ ہو۔۔۔۔"اس نے اپنے بھائی کو تسلی دی۔

"بلکل رانا بھائی۔۔۔۔آپ کے آنے سے ہمارے گھر پھر سے خوشیاں آئیں ہیں۔۔۔۔گھر کا نظام مکمل ہوتا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔آپ سارے وہمات اپنے دل سے نکال دیں۔۔۔"نور نے بھی رانا بھائی کی حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کی۔

رانا مبشر ان کے دلوں میں اپنے لیے محبت اور لگن دیکھ کر خوش دلی سے مسکرائے پھر روحان کے ہاتھوں پر بوسہ دیا۔رانا صاحب کے دل کی ایک اور کڑی کھل گئی تھی۔اب انہیں واقعی لگ رہا تھا وہ اپنے ریاست میں لوٹ آئے ہیں۔

سب کو بڑے پاپا کے ساتھ مشغول پا کر سفیان ایک ڈونٹ تو چٹ کر گیا تھا اور اب دوسرا اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ نور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔وہ شرارتی انداز میں کھکھلا کر ہنسنے لگا۔

"شیطان۔۔۔۔ادھر آو۔۔۔ٹھیک سے ناشتہ کرو۔۔۔"نور اس کا ہاتھ پکڑے اپنے پاس بیٹھانے لگی اور وہ محض ہنس رہا تھا۔

رانا صاحب اس منظر کو دیکھ کر مسرور ہو رہے تھے کہ زینب نے انہیں مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"بڑے پاپا۔۔۔ممی اور سفیان کا تو یہ روز کا معمول ہے۔۔۔۔آپ بے فکر ہو کر ناشتہ کریں۔۔۔"اس نے بڑے پاپا کو ناشتے کے جانب متوجہ کیا۔روحان اور ذیشان بھی اپنا ناشتہ شروع کر چکے تھے اس لیے رانا صاحب بھی سر کو جنبش دیتے ہوئے ٹوسٹ کھانے لگے۔

******************&&&&***************

(ترکی میں)

اس زور صبح سے انتالیہ شہر میں بوندھا باندھی شروع تھی۔کرن سر پر چھتری تانے ہاتھ میں اپنی فائل پکڑے سیڑھیاں اتر کر اپنے اپارٹمنٹ سے نیچے آئی تو سامنے اس کی کار تیار کھڑی تھی۔وہ تیزی سے بارش سے بچتے اپنے کار میں جا بیٹھی۔

فرنٹ سیٹ پر بیٹھے اس نوجوان نے سر کو خم دے کر کرن کو احترام پیش کیا۔

"گڈ مارننگ میم۔۔۔"اس نے مرر میں کرن کا عکس دیکھ کر مخاطب کیا۔

کرن پروفیشنل رائٹر کے طور پر بالوں کا جوڑا بنائے ہلکا سا میک اپ کئے بلیک پینٹ پر خاکی فارمل شرٹ پہنے اور گلے میں بلیک اسکارف اوڑھے ہوئے تھی۔اس نے خوشگواریت سے اس نوجوان کے سلام کا جواب دیا۔

"گڈ مارننگ سیلان(ceylan)۔۔۔کیسے ہے آپ۔۔۔"کرن مسکرا کر اپنے ترکش مینیجر سے ترکی زبان میں حال احوال دریافت کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

سیلان نے کرن کے سوالوں کے جوابات دے کر پھر اسے آج دن بھر کی مصروفیات سے آگاہ کیا۔کرن کو کل اپنے نئے پروجیکٹ کے لیے بی بی سی نیوز کے ایک سیگمنٹ میں انٹرویو دینے بھی جانا تھا۔وہ غور سے پورا راستہ سیلان سے اسی بابت تفصیلات سنتی رہی۔

*******************&&&&****************

(پاکستان میں)

رانا مبشر ایک ہفتے تک گھر میں رہ کر حالات مشاہدہ کرتے رہے تھے اور بلا آخر آج انہوں نے سات سال بعد اپنے آفس جانے کا فیصلہ کیا۔

روحان کے ہمراہ وہ برانڈڈ تھری پیس سوٹ اور نئے بوٹوں میں تیار اپنے آفس کے عمارت کے سامنے گاڑی سے اترے۔پھر سر اونچا کر کے باہری حصے کو دیکھنے لگے۔روحان نے گھر کی طرح آفس کی عمارت میں بھی واضح تبدیلیاں کر دی تھی۔

بزنس مین کا مسکراتا چہرہ بنائے وہ آفس کے اندر داخل ہوئے۔سارے کارکنان رانا مبشر کے استقبال میں ایک لائن بنا کر خاموش کھڑے تھے۔چند پرانے چہروں کے علاوہ سارے ورکرز بدل گئے تھے۔جو رانا مبشر کے مزاج سے واقف تھے ان پر رانا صاحب کو دیکھ کر ہی خوف طاری ہو گیا تھا اور جو ان کی غیر موجودگی میں نوکری پر لگے تھے وہ باقی کارکنان کی زبانی رانا صاحب کے دہشت کے قصے سن کر ہی گھبرائے ہوئے تھے۔

انسان کا ماضی اس کے سایے کی طرح اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔رانا صاحب کا بدترین ماضی بھی ہر قدم پر ان کے ساتھ ساتھ ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سر جھکائے سب کے سلام اور احترام کا جواب دیتے ہوئے اپنے کیبن میں چلے آئے۔ ایک وہی جگہ تھی جو بلکل سات سال پہلے جیسے تھی۔ بلکل ان چھوئی۔ روحان نے صرف ان کا کیبن ویسے ہی رہنے دیا تھا جیسے رانا صاحب کو پسند تھا۔ ہر چیز صاف ستھری اور نفاست سے اپنے مقرر زاویئے پر سجائے ہوئے تھی۔

رانا مبشر اپنے کیبن کے دیوار گھیر کھڑکی میں آکر کھڑے ہوگئے اور باہر کے ٹریفک کو دیکھنے لگے۔

سب کچھ بدل چکا تھا۔ لوگ حالات اور وقت لیکن پھر بھی بہت کچھ تھا جو آج بھی اپنے اسی جگہ موجود تھا۔ لوگوں کے دلوں میں رانا صاحب کی وحشت آج بھی ویسی ہی برقرار تھی۔ رانا مبشر کی حیثیت اپنی جگہ ویسی ہی موجود تھی۔

شیشے کے پار چلتے ٹریفک کو دیکھتے ہوئے رانا صاحب گہری سوچ میں ڈوب گئے تھے۔

بادشاہت کسی کو بھی پاگل کر سکتی ہے۔ پاور پیسہ انسان کے خون کا رنگ بدلے نہ بدلے لیکن اس کو پانی ضرور کر دیتی ہے۔

رانا صاحب کے آس پاس سب کچھ آج بھی اپنی جگہ موجود تھا۔ ان کا گھر آفس دولت شہرت ان کا رعب و دبدبہ لیکن پھر بھی رانا مبشر کی زندگی میں ایک خلش تھی ایک خالی پن رہ گیا تھا جو انہیں بے چین کئے ہوئے تھا۔ خون کو پانی کی شکل سے نکل کر اصل میں آکر اب پھر سے بادشاہت سنبھالنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

*********************&&&&*********************

(ترکی میں)

کرن کے آفس پہنچنے تک بارش ہلکی ہوچکی تھی۔ وہ سیلان کے ہمراہ چلتے آفس کے عمارت کے اندر داخل ہوئی تو کوریڈور میں اس کا سامنا ہمایوں جہانگیر سے ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

کرن کے تاثرات سنجیدہ ہو گئے۔ موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے سیلان آگے ہوا اور ہمایوں جہانگیر سے ملا پھر کرن نے بھی رسمی سلام دعا کی۔

ہمایوں جہانگیر جانی مانی تاجر تھے۔ ان کا ڈرائی فروٹس کا کاروبار تھا۔ ایشیائی ممالک کے علاوہ امریکہ اور یورپ میں بھی ان کا کاروبار پھیلا ہوا تھا۔ کرن کی ہمایوں سے ملاقات 2 سال پہلے دبئی کے ایکسپو سینٹر میں ہوئی۔ دونوں میں پاکستانی ہونے کے نسبت سے بات چیت کا آغاز ہوا۔ ایک دوسرے کے مصروفیات پر تبادلہ خیال کرتے وہ ہر دوسرے دن کسی نا کسی جگہ مل جاتے۔ وہ دو ماہ کرن اور ہمایوں نے دوستانہ انداز میں گزارے۔ پھر جب کرن کی ترکی واپسی متوقع تھی تو ایک شام ہمایوں نے اسے ڈنر پر مدعو کر کے شادی کے لیے پروپوز کیا۔

35 سالہ ہمایوں خوش رو اور ہینڈسم جوان تھا اور اپنا تجارت کا کاروبار بھی تھا۔ ایسے پڑھے لکھے ہینڈسم جوان بزنس مین کو تو کوئی بھی لڑکی پہلی ہی ملاقات میں ہاں کر دیتی لیکن کرن کو ہمایوں کے اچانک پروپوز کرنے پر جھجک محسوس ہوئی۔

"ہمایوں۔۔۔ میرا ابھی شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔" کرن نے معذرت خواہاں انداز میں وضاحت پیش کی۔

ہمایوں اس کا جواب سن کر افسردہ ہو گئے لیکن اسے قائل کرنے کی ایک اور کوشش ضرور کی۔

"ہاں تو۔۔۔ ابھی ارادہ نہیں ہے نا۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ جب کچھ سال بعد ارادہ بن جائے گا تب کر لینگے شادی۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ پر کم از کم ابھی منظوری دے دو۔۔۔" ہمایوں نے اس فائف سٹار ہوٹل کے ٹیبل پر کہنیاں جمائے ہوئے اپنا ہاتھ کرن کے آگے کر کے کہا۔

کرن ہمایوں کا ہاتھ دیکھ کر متذبذب سی ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن میں کسی کو جھوٹی امید میں نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔۔۔پہلی شادی ناکام ہونے کے بعد اب دوبارہ شادی کرنا۔۔۔۔۔۔میرے لیے بہت مشکل ہے۔۔۔۔میں اس کے لیے تیار نہیں ہوں۔۔۔"کرن نے شکستہ لہجے میں کہا اور رخ پھیر کر دوسرے جانب دیکھنے لگی۔

ہمایوں نے کرن کے انکار پر اداسی سے اپنا خالی ہاتھ واپس پیچھے کیا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔۔۔اور تم بہت خود مختار خاتون ہو کرن۔۔۔۔اس لیے میں مزید تمہیں فورس نہیں کروں گا۔۔۔۔۔مگر۔۔۔۔جب بھی شادی کا ارادہ بنے۔۔۔۔میرے آفر کے بارے میں ضرور سوچنا۔۔۔"ہمایوں نے تناؤ ختم کرتے ہوئے خوش دلی سے کہا۔

کرن چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھ کر مسکرائی اور ڈنر کرنے لگی۔

اگلے دن کرن واپس ترکی آگئی تھی اور اس دن کے بعد آج دو سال بعد اس کی ہمایوں سے ملاقات ہو رہی تھی۔

ہمایوں اس کا حال احوال دریافت کرتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

"کاروبار کے سلسلے میں ترکی آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔سوچا جب آیا ہوں۔۔۔۔تو تم سے بھی مل لوں۔۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہمایوں نے خوش مزاجی سے اسے دیکھا

کرن پرانی باتیں جھٹک کر مستحکم بھرے انداز میں مسکرائی۔

"بہت اچھا کیا آپ نے۔۔۔۔۔مجھے بھی تو آپ کی خاطر داری کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔۔۔"کرن نے میزبانی کے طور پر سر کو خم دیتے ہوئے کہا۔

*******************&&&&******************

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

(ترکی میں)

کرن پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے اس نیوز چینل کے آفس میں موجود تھی۔کچھ ہی دیر میں اس کا انٹرویو ہونے جا رہا تھا۔

وہ بلیک لانگ سکرٹ کے ساتھ سفید شرٹ پہنے گلے میں ترکش طرز کا نیکلیس ڈالے بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنائے سٹوڈیو کے صوفے پر بیٹھی تھی۔ایک میک اپ آرٹسٹ اس کا میک اپ صحیح کر رہی تھی اور ایک ٹیکنیکل سٹاف ممبر کرن کے شرٹ پر چھوٹا سا مائک چسپاں کرنے لگی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کرن سے کچھ فاصلے پر اپنے سٹاف سے انٹرویو میں کئے جانے والے سوالات پر تبصرہ کرتے لمبے چوڑے سنہرے بالوں والا ترکش اینکر بھی اپنی تیاری مکمل کرنے میں لگا ہوا تھا۔ڈایریکٹر نے شو لائیو جانے سے پانچ منٹ پہلے سب کو آواز لگائی تو ایک ہڑبڑی سی مچ گئی۔

کرن پہلے بھی کئی مرتبہ اپنے ادارے کی سربراہی کرتے بہت سے تجزیاتی شوز میں حصہ لیں چکی تھی لیکن ایک انٹرنیشنل نیوز چینل پر پہلی مرتبہ نمودار ہو رہی تھی اس لیے دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی تھی۔

التمش جوشیلے انداز میں اپنے سیٹ پر بیٹھے اور کرن سے شو شروع کرنے کی تصدیق چاہی تو کرن نے بھی اسی جوشیلے انداز میں سر اثابت میں ہلایا۔اسی کے ساتھ کیمرے کے پیچھے ڈایریکٹر نے اشارہ کیا اور چھوٹی سی اسکرین پر ان کا عکس دکھائی دینے لگا۔

سب سے پہلے سامنے کیمرے میں دیکھتے ہوئے اینکر التمش نے شو کا آغاز کیا۔

"السلام علیکم۔۔۔۔۔میں اور میرا شہر شو دیکھنے والوں سب ہی ناظرین کو میں آج کے اس نئے شو میں خوش آمدید کہتا ہوں۔۔۔۔"جوان التمش نے مسکراتے ہوئے پروفیشنل انداز میں آغاز کے کلمات کہے۔

فلحال اسکرین پر اینکر ہی نظر آرہے تھے۔کرن کمر سیدھی رکھے اپنا بزنس وومن کا چہرہ بنائے اپنی نوبت کا انتظار کر رہی تھی۔

شروعاتی کلمات کہہ کر اب اینکر کرن کا تعارف کروانے لگے۔

"آج ہماری خاص مہمان انتالیہ شہر کی بہت ہی معروف مصنفہ اور زنان ادارے کی فعالی کارکن ہے۔۔۔۔انہوں نے اپنے کتابوں اور شوسل خدمات سے ہمارے شہر میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔۔۔۔میں ان کا مشکور ہوں۔۔۔۔آج ان کی آمد سے میرے شو کو چار چاند لگ گئے ہیں۔۔۔۔"التمش یوں ہی کیمرے میں دیکھتے ہوئے کرن کی کارکردگیوں کی تعریف کرتے ہوئے گویا تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"مس کرن جمیل۔۔۔۔۔خوش آمدید۔۔۔"التمش نے اپنا رخ کرن کی جانب کرتے ہوئے کہا۔

ڈایریکٹر نے اسکرین پر دیکھتے ہوئے کیمرہ مین کو کرن کو دکھانے کا اشارہ کیا۔کیمرہ مین نے تیزی سے کیمرے کا فوکس کرن پر برابر کر لیا۔

"تعریف کا شکریہ التمش صاحب۔۔۔اللہ نے انسان کو اشروف المخلوقات پیدا فرمایا ہے۔۔۔ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنے اور نیکی کرنے کا حق ہمیشہ ادا کرتے رہنا چاہیے۔۔۔۔"کرن خوش مزاجی سے انسانوں کے صفات بیان کرنے لگی۔التمش پوری توجہ سے ان کی باتیں سنتے ہوئے سر کو ہامی میں جنبش دینے لگے۔

"میں بس قدرت کا حق ادا کر رہی ہوں۔۔۔ہمیں اپنے ہاتھ اور زبان کے ذریعے برائی کو روکنا چاہیئے اور نیکی کا درس دیتے رہنا چاہیئے۔۔۔میں بھی وہی کر رہی ہوں۔۔۔۔"اس نے کیمرے میں دیکھتے ہوئے اپنے الفاظ ادا کیے۔

التمش نے ایک نظر اپنے سامنے پڑے کاغذ پر ڈالی اور دوسرا سوال پوچھنے لگا۔

"آپ تو آئے دن مظلوم خواتین کے لیے مسیحا بنتی جا رہی ہے۔۔۔سنا ہے آپ ان کے لیے کوئی نیاء پراجیکٹ شروع کرنے جا رہی ہے۔۔۔اپنے نئے پراجیکٹ کے بارے میں ہمارے ناظرین کو کچھ معلوم فراہم کیجیئے۔۔۔"بات کرتے کرتے انہوں نے کیمرے کے جانب دیکھ کر ہاتھ لہرایا۔

کرن نے ایک نظر التمش کے اشارے کے سمت میں دیکھا اور پھر سر کو خم دیں کر معلومات بیان کرنے لگی۔

"ہمارا ادارہ ان بے سہارا لڑکیوں کے لیے ایک سرپناہ بنا رہیں ہیں۔۔۔جو کسی بھی رشتے کے ہاتھوں تشدد کا شکار ہوتیں رہیں ہیں۔۔۔خواہ وہ کسی بھی طبقے نسل ذات پات کی ہو۔۔۔۔ہماری لیگل ٹیم ان کو پورا سپورٹ کریں گی۔۔۔۔۔ان بے سہارا لڑکیوں کو رہنے کے جگہ اور اپنا خود کا کمانے کے لیے ذرائع فراہم

Posted On Kitab Nagri

کئے جائیں گے۔۔۔" کرن صاف گوئی سے اپنے آنے والے پراجیکٹ کے بارے میں تفصیلات بیان کرنے لگی۔

"اکثر مرد عورت پر ہاتھ اٹھانا اپنا حق سمجھتے ہیں۔۔۔انہیں تذلیل کر کے ایسے نفسیاتی مرد حضرات کو تسکین ملتی ہیں۔۔۔۔لیکن کوئی بھی عورت بے چاری نہیں ہیں۔۔۔انہیں آزاد رہنے کا پورا حق ہیں۔۔۔اور ان عورتوں کو یہ حق دلانے میں ہمارا ادارہ پورے ایمانداری سے کام کر رہا ہے۔۔۔" کرن اپنا فقرہ مکمل کر کے التمش کے آگلے سوال کے خاموش ہو گئی۔

التمش بے تاثر انداز میں کرن کو سن رہا تھا۔اس کے چپ ہونے پر وہ استہزیہ مسکرایا۔

"بہت بہادر خاتون ہے آپ۔۔۔۔ایک مرد کے شو میں بیٹھی آپ مردوں کی برائی کر رہی ہے۔۔۔" اس نے آبرو اچکا کر پوچھا۔

التمش کے سوال پر کرن سر جھٹکتے ہوئے مسرور ہوئی۔

"آپ نے میرے جملے پر غور نہیں کیا التمش صاحب۔۔۔میں نے اکثر نفسیاتی مرد کہا ہے۔۔۔سارے مرد نہیں۔۔۔" کرن نے فخریہ انداز میں آبرو اچکائے۔

التمش کے تاثرات بدل گئے۔ماحول کو خوشگوار بنانے وہ پروفیشنل انداز میں ہنسے۔

"پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔ویسے بھی میں بہت اچھا شوہر ہوں۔۔۔" اس نے سامنے پڑے کاغذ پر نظر ڈال کر اگلے لائن کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

کرن چہرے پر آتے بالوں کو سنوارتے سامنے دیکھنے لگی۔

"اب یہ تو آپ کی بیگم ہی اچھا بتا سکتی ہے۔۔۔" کرن نے التمش کے مذاق میں اپنے حاضر جوابی سے اضافہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

التمش اس کے جواب میں ہلکا مسکرائے اور سامنے کیمرے میں دیکھنے لگے۔

"جی تو ناظرین۔۔۔اس وقت آپ کے ٹی وی اسکرین پر مس کرن جمیل کے ادارے کے کانٹیکٹ نمبرز اور ای میل ایڈریس چل رہے ہونگے۔۔۔۔۔اگر آپ ان سے ذاتی طور پر رابطہ کر کے مزید معلومات لینا چاہتے ہیں تو درج ذیل نمبرز پر کال کر کے یا ان کے آفس ای میل کر کے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔"اینکر نے جوشیلے انداز میں کرن کے آفس کے نمبرز اور ای میل ایڈریس بنانا شروع کیا۔

دوسری طرف ڈائریکٹر کے ساتھ بیٹھے ایڈیٹر نے کمپوٹر پر تیز تیز انگلیاں چلا کر وہی معلومات اسکرین پر بھی چلانا شروع کیا۔

معلومات کے متعلق بتا کر التمش ایک مرتبہ پھر کرن کے جانب متوجہ ہوا۔

"آپ میرے شو کے ذریعے عوام کو جو بھی پیغام دینا چاہیں تو کیمرہ آپ کے خدمت میں حاضر ہے۔۔۔" اس نے سامنے کیمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

کرن نے مشکور ہونے انداز میں سر کو جنبش دیا اور کیمرے کے جانب دیکھنے لگی۔

"اس وقت مجھے دیکھنے اور سننے والے سب ہی معززین سے میری درخواست ہے کہ آئے اور ہمارے ساتھ اس کارِ خیر میں تعاون کریں۔۔۔آپ سب کے مدد کے بغیر ہمارے لیے اس منصوبے کو تکمیل تک پہنچانا ممکن نہیں ہے۔۔۔۔میری سب ہی اندرون ملک اور بیرون ملک سرمایہ کاروں سے یہ اپیل ہیں کہ اس نیک کام میں اپنا حصہ ڈال کر آپ بھی اس نیکی میں شامل ہو جائے۔۔۔۔اگر آپ کے چند رقم سے ایک مظلوم کی زندگی سنور جائے تو اللہ آپ کو اس کا اجر دس گنا زیادہ عطا کریں گا۔۔۔"کرن نے مخصوص مسکراہٹ بنائے کیمرے میں دیکھتے ہوئے کہا۔

کرن کے بقایہ لفظوں میں التمش نے بھی اپنے حصے کا اضافہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور اس نیک کام میں شامل ہونے کے لیے اس وقت آپ کے ٹی وی اسکرین پر ایک اکاونٹ نمبر شائع ہو رہا ہے۔۔۔ آپ چاہے تو انلائن ٹرانسفر کے ذریعے اپنا فنڈ جمع کروا سکتے ہیں۔۔۔۔۔ یا اگر آپ ترکی میں موجود ہیں تو مس کرن کے آفس جا کر بذاتِ خود فنڈ مہیا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔" التمش نے آخری جملہ مکمل کر کے کرن کے جانب دیکھا۔

ان کا اشارہ سمجھ کر کرن پھر سے گویا ہوئی۔

"اور میں آپ کو یقین دلاتی ہوں۔۔۔ آپ کا ایک پیسہ بھی ضائع نہیں جائے گا۔۔۔۔۔ ہمارے آفیشل ویب سائٹ پر پوائنٹ ٹو پوائنٹ آپ کو سارے تعمیراتی کام سے اپ ڈیٹ رکھا جائے گا۔۔۔" کرن نے الوداعی انداز میں ایک مرتبہ پھر سر کو خم دیتے ہوئے اپنا فقرہ مکمل کیا۔

آخر میں پس منظر میں میوزک چلاتے ہوئے کیمرہ التمش کے قریب کر دیا گیا۔

"اسی امید کے ساتھ اس شو کو تمام کرتے ہیں کہ آپ مس کرن کے ساتھ تعاون ضرور کریں گے۔۔۔" کہتے ساتھ اینکر نے اپنا رخ کرن کے جانب موڑا۔

"آپ کے آنے کا بہت شکریہ مس کرن۔۔۔ میری دعاہیں آپ یوں ہی ہمیشہ دنیا کی آدھی سے زیادہ آبادی الناس (عورت) کو اندھیرے سے نکل کر روشنی سے روشناس کرتی رہیں۔۔۔" التمش نے مسکرا کر ان کے الوداعی کلمات کہے۔

کرن نے سر کو خم دے کر ان کا شکریہ ادا کیا اور کیمرے میں دیکھتے ہوئے ناظرین سے رخصت لیا۔

التمش نے آخری کلمات کہے اور شو کو ختم کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"زندگی رہی تو ایک نئے مہمان۔۔۔ایک نئے تجربے کے ہمراہ آپ سب کی خدمت میں پھر حاضر ہونگا۔۔۔تب تک کے لیے اجازت چاہتا ہوں۔۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"اس نے پیشانی تک ہاتھ لے جا کر لہرایا اور اسی اثناء کیمرہ بند کر دیا گیا۔

کیمرہ بند ہونے کے ساتھ کرن اور التمش اپنے نشستوں پر سے اٹھے اور مصافحہ کرتے ہوئے الوداعی کلمات کہے۔ٹیکنیکل اسٹاف نے اسٹیج پر آکر کرن کے شرٹ پر چسپاں چھوٹا مائیک نکالا پھر کرن ڈائریکٹر سے رخصت لیتی اپنی سیکرٹری کے پاس آئی اور اس کے ہمراہ کوریڈور میں چلتے ہوئے نیوز چینل کے آفس سے باہر جانے لگی۔

انشا گل پچھلے چھ سالوں سے کرن کی سیکرٹری تھی۔کرن اور انشا گل میں بہنوں کے جیسے تعلقات تھے۔ کرن کے لیے جیسے نور ہوا کرتی تھی اب وہ جگہ انشا گل نے لے لی تھی۔انشا گل کی فیملی کو بھی کرن اتنی ہی دل عزیز تھی اور ہمیشہ اس سے محبت اور اپنائیت سے ملتے۔

انشا گل ہاتھ میں ٹیب پکڑے کرن کے ساتھ ساتھ چلتی اس سے مخاطب ہوئی۔

"انٹرویو بہت اچھا رہا۔۔۔دیکھنا بہت جلد فیڈ بیک آنا شروع ہو جائے گا۔۔۔"اس نے پُر امید انداز میں کرن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کرن نے مسکرا کر اس کے جانب دیکھا۔

"انشاءاللہ۔۔۔"اس نے انشا گل کے بازو پر ہاتھ رکھ کر تھپتھپایا۔

ان کا ڈرائیور گاڑی آفس گیٹ کے سامنے لے آیا تھا۔انشا گل نے پہلے کرن کو بیٹھنے کے لیے کہنا چاہا لیکن کرن نے انکار کر دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تم جاو۔۔۔۔۔میں چہل قدمی کرتے ہوئے جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔" کرن نے اپنا بیگ گاڑی میں رکھتے ہوئے انشا گل کو آفر کیا۔

کرن کی بات سن کر انشا گل حیران ہو گئی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر میں بھی آپ کے ساتھ پیدل چلتی ہوں۔۔۔۔۔" اس نے دوستانہ انداز میں جواب دیا۔وہ رات کے اس پہر کرن کے اکیلے جانے پر راضی نہیں تھی۔

کرن نے اس کا خدشہ سمجھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"نہیں میں اکیلے جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔ویسے بھی تمہارا اور میرا گھر الگ الگ حصے میں ہے۔۔۔۔" اس نے نرمی سے سمجھایا پھر سر گاڑی کے اندر کر کے ڈرائیور کو مخاطب کیا۔

"میڈم کو ان کے گھر چھوڑ کر تم بھی اپنے گھر چلے جانا۔۔۔۔میں خود سے چلی جاوں گی۔۔۔" کرن نے حکم صادر کرنے کے انداز میں کہا تو ڈرائیور نے پھرتی سے سر اثبات میں ہلایا۔

انشا گل جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن کرن کے ضد پر بے دلی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔ان کے وہاں سے روانہ ہونے کے بعد کرن اپنی ہیل سینڈل اتار کر ننگے پیر فٹ پاتھ پر چلنے لگی۔

رات کے اس پہر انتالیہ شہر میں سکون تھا۔سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے بس ایک آدھ دکانیں کھلی نظر آ رہی تھی۔وہ ونڈو کے پار مال کے اندر سامان سمیٹتے ورکرز کو دیکھتے ہوئے چل رہی تھی۔ آسمان میں چمکتے چاند اور تارے اسے مزید مسرور کرنے لگے تھے۔ تیز ہوا کے چلتے اسے ہلکی ٹھنڈ لگنا شروع ہو گئی۔ شہر کی رونقوں سے محظوظ ہوتے جب وہ اپنے اپارٹمنٹ کے احاطے میں پہنچی تو اندر داخل ہونے کے بجائے وہ ساحل کنارے آ گئی۔ آج سمندر بھی خاموش تھا بلکل کرن کی زندگی کے مانند۔ لیکن یہ طوفان سے پہلے کی خاموشی تھی جو کچھ ہی پل کی مہربانی ثابت ہونے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

*******************&&&&***************

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

(پاکستان میں)

رانا مبشر کو روحان کے تینوں بچے بہت عزیز تھے۔ زینب اور ذیشان کی ان سے اچھی بنتی بھی تھی صرف سفیان تھا جو رانا صاحب کی موجودگی سے جھنپ سا گیا تھا۔ وہ جب بھی سفیان کے سامنے آتے وہ گھبرا جاتا اور ڈر کر چھپ جاتا۔ رانا صاحب کو اس کا ان سے خوفزدہ ہونا بہت کھٹکتا تھا۔ اس لیے وہ از خود سفیان کے دل میں اپنی جگہ بنانے کے لیے آفس سے آتے ہوئے اس کے لیے کھلونے لے آتے۔ اس کے ساتھ الگ الگ

Posted On Kitab Nagri

گیمز کھیلتے اسے اپنے ساتھ سیر پر لے جاتے۔ کبھی اگر نور سفیان پر غصہ کرتی تو رانا صاحب اس کی دفاع کرتے۔ بچے تو پیار کی مورت ہوتے ہیں۔ اپنے لیے رانا صاحب کی یہ شفقت سفیان کو زیادہ دیر ان سے دور نہیں رکھ پائی تھی۔ وہ ان کے ساتھ گھل مل گیا تھا۔ حتہ کہ کبھی کبھار تو رات کو سوتے ہوئے بھی ان کے پاس سونے کی ضد کرتا اور رانا صاحب کے احترام کی خاطر نور کو اس کی ضد کے آگے ہار ماننی پڑتی۔

اس دن رانا صاحب آفس سے جلدی آ گئے۔ روحان کسی میٹنگ کے لیے اسلام آباد گیا ہوتا تھا اور نور زینب اور ذیشان کو اسکول سے لانے گئی ہوئی تھی۔ گھر پر رانا مبشر اور سفیان لاؤنج کے بڑے صوفے پر بیٹھے تھے۔ رانا صاحب سفیان کو پھل کاٹ کر کھلا رہے تھے جب ان کی نظر سامنے دیوار گیر LCD ٹی وی پر پڑی۔ آواز بند کی ہوئی تھی لیکن تصویر کسی انٹرنیشنل نیوز چینل کی چل رہی تھی۔

"لگتا ہے نور جلد بازی میں ٹی وی آن چھوڑ گئی ہے۔۔۔" انہوں نے سر جھٹکتے ہوئے دل میں سوچا۔

رانا صاحب نے سینٹرل ٹیبل پر پڑا ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور ٹی وی بند کرنے لگے ہی تھے کہ ٹھٹک گئے۔ انہیں اپنے آنکھوں دیکھے پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ حیرت سے آنکھیں کھلی رہ گئی تھی۔ سفیان ان کا ہاتھ جھنجوڑتا ان سے کچھ کہہ رہا تھا لیکن رانا صاحب مانو وہاں موجود ہی نہیں تھے۔ وہ بنا پلک جھپکائے یک ٹک ٹی وی پر نظر آتے عکس کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔

رانا مبشر کی ٹی وی اسکرین پر سے نظریں نہیں ہٹ پا رہی تھی۔ انہوں نے آواز اونچی کر دی۔ جس چہرے کو وہ بے یقینی سے دیکھ رہے تھے۔ جن حرکات نے ان کے اوسان خطا کر رکھے تھے۔ آواز سننے کے بعد ساری بے یقینی اور حیرانگی حقیقت میں تبدیل ہونے لگی۔ ٹی وی پر کرن کا وہی انٹرویو پروگرام چل رہا تھا جو اس نے ایک دن پہلے اناطالیہ میں ریکارڈ کروایا تھا۔ اور ٹائم کے فرق سے پاکستان میں اس وقت چلایا جا رہا تھا۔ رانا مبشر کرن کو ایک ہی نظر میں پہچان گئے۔ وہ چہرہ رانا مبشر کیسے بھول سکتا تھا۔ اس آواز سے وہ نا آشنا کیسے

Posted On Kitab Nagri

ہو سکتا تھا۔اس کی وہ ادائیں وہ مسکراہٹ دیکھ کر رانا صاحب کو سات سال قبل والی کرن یاد آئی وہ آج بھی ویسی تھی دلکش اور حسین بلکہ اس کی شخصیت مزید ابھر گئی تھی لیکن اب خوف کی جگہ اعتماد تھا ڈر کی جگہ خود مختاری تھی۔اپنی آپ بیتی یاد کرتے رانا صاحب کو شدید غصہ آنے لگا اس لیے سفیان کے تنگ کرنے پر وہ چڑ گئے۔ان کے ماتھے پر بل نمودار ہو گئے اور ضبط کرنے جبڑے سخت کر دیئے۔ان کے بدلتے تاثرات دیکھ کر سفیان گھبرا گیا اور صوفے پر سے اتر کر اپنے کمرے میں بھاگ گیا۔رانا مبشر کے چاروں طرف اس وقت صرف کرن اور اپنا ماضی گردش کر رہا تھا انہیں کسی اور کا خیال بھی نہیں رہا تھا۔ایک لمبی سانس لے کر انہوں نے خود کو نارمل کیا اور جیب سے اپنا موبائل نکال کر ٹی وی اسکرین پر چلتے کرن کے کانٹیکٹ نمبرز اور ای میل ایڈریس نوٹ کرنے لگے۔

*******************&&&&***************

دن بھر رانا مبشر کا مزاج بد مزہ رہا نہ انہوں نے ٹھیک سے کھانا کھایا۔نہ ٹھیک سے بچوں کو وقت دیا۔رات کے وقت بھی ڈنر کے چند لقمے کھا کر وہ سر درد کا بہانہ کر کے جلدی اپنے کمرے میں آ گئے اور دروازہ لاک کر دیا تاکہ کوئی مداخلت نہ کریں۔

شب خوابی کی شرٹ اور ٹراوزر پہنے وہ اپنے بیڈ کے کراون سے ٹیک لگائے نیم دراز بیٹھے تھے۔انگلیاں لیپ ٹاپ پر چلتی ان نمبرز اور ای میل ایڈریس کو تلاش کرنے لگی۔ایک کے بعد ایک کر کے کرن کے بارے میں سارے معلومات کھلتے گئے اور رانا مبشر کے آبرو پھیلتے گئے۔کرن کی کامیابیاں اس کے سوشل کارگردگیاں دیکھ کر رانا صاحب دنگ رہ گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ہر ایک کلک کے ساتھ ایک نیاء خلاصہ ایک نیاء انکشاف ہو تا۔ کرتے کرتے انہیں کرن کا آفیشل ویب سائٹ بھی مل گیا تھا جہاں اس کے نئے پراجیکٹ اور آئندہ ماہ پبلیش ہونے والے کتابوں کی فہرست موجود تھی۔

کرن کا آفیشل ویب سائٹ کھولے رانا صاحب گہری سوچ میں بیٹھے رہے۔ پھر ایک نتیجہ اخذ کر کے انہوں نے موبائل اٹھایا اور ایک کال ملائی۔

***************&&&&***************

(ترکی میں)

کرن پھول دار لمبا میکسی پہنے بالوں کی چھٹیاں بنائے اپنے کیبن میں بیٹھی لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کر رہی تھی جب دروازہ کھول کر ہمایوں اندر داخل ہوئے۔ کرن نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سے اپنے کام کے جانب متوجہ ہوئی۔

ہمایوں میز کے پار کرسی پر بیٹھے اور جیب سے ایک چیک نکال کر کرن کے آگے کیا۔

"سوچا تمہارے پراجیکٹ کی سنگ بنیاد میرے حصے سے رکھی جائے۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے وضاحت دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کرن نے مشکور ہوتے ہوئے چیک لیا اور ٹیبل کے دراز میں رکھ دیا۔ پھر سپیکر پر انشا گل سے دو چائے بھجوانے کیلئے کہہ کر پھر سے ٹائپنگ کرنے لگی۔ وہ اس کے اگلی کتاب کے اہم نقاط تھے اور اس سے پہلے کہ اس کے ذہن سے محو ہو جاتے وہ تیز تیز انگلیاں چلا کر لیپ ٹاپ میں درج کر رہی تھی۔

ہمایوں نے کرن کو مصروف دیکھا تو معذرت خواہ انداز میں کنکارا۔

"کرن آج شام کیا کر رہی ہو۔۔۔" اس نے کرن کے مزاج کو مطعالہ کرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کرن کی چلتی انگلیاں رک گئی اس نے حیرت انگیز نظروں سے ہمایوں کو دیکھا۔

"اصل میں اتنے دن ہو گئے ہے مجھے ترکی آئے ہوئے۔۔۔۔ کہی گھومنے نہیں گیا۔۔۔تو آج شام کہی ڈنر کرنے چلتے ہیں۔۔۔" ہمایوں نے تیزی سے اپنے جملے کی وضاحت دی۔

کرن ہمایوں کے آفر پر مضطرب ہونے لگی۔

"آج تو بلکل فارغ نہیں ہوں۔۔" کرن نے مدافعتی انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے تو کل چلتے ہیں۔۔" ہمایوں نے اسے قائل کرنے کی ایک اور کوشش کی۔

"کل بھی نہیں ہو سکتا۔۔" کرن اب بھی انکاری تھی۔

"تو پرسوں ٹھیک رہے گا۔۔۔۔ میں ابھی مزید دو ہفتے یہی ہوں۔۔۔تو جس بھی دن تم فری ہو میں آسکتا ہوں۔۔۔" ہمایوں کسی صورت کرن کا انکار ماننے کے لیے تیار نہیں تھا۔وہ مزید زور دیتا کہ دروازے پر دستک دیتا ملازم چائے کے کپ لیئے اندر داخل ہوا اور تہذیب سے ایک کپ کرن کے آگے رکھا اور دوسرا ہمایوں کے آگے پھر سر کو خم دے کر واپس پلٹ گیا۔

کرن اپنے چائے کا کپ ہاتھ میں اٹھا کر گویا ہوئی۔

"میں آجاتی ہمایوں لیکن۔۔۔۔یہ پورا مہینہ میں بلکل فارغ نہیں ہوں۔۔۔۔پبلشر سے تاریخ لیں چکی ہوں اور اس سے پہلے مجھے کتاب مکمل کر کے دینا ہے۔۔۔اوپر سے باس نے اس نئے پراجیکٹ کی ساری زمہ داری میرے سر کی ہے۔۔۔۔ ہر طرف سے کاموں میں جکڑی ہوئی ہوں۔۔۔ بلکل وقت نہیں مل رہا۔۔۔" کرن نرمی سے یک کے بعد دیگر اپنے مصروفیات کی فہرست گنوانے لگی۔

ہمایوں کے تاثرات سپاٹ ہو گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے۔۔۔میں تمہیں قائل نہیں کر سکتا کرن۔۔۔لیکن اتنا ضرور کہوں گا۔۔۔۔اپنے لیے بھی کچھ وقت نکالو۔۔۔۔یہ دنیا اور اس کے کام ایک دن ہم سے چھوٹ جائے گے۔۔۔ہمارے پاس صرف وہ وقت بچے گا جس میں ہم نے اپنے لیے کچھ کیا ہو گا۔۔"سپاٹ انداز میں کہہ کر ہمایوں ماتھے پر بل لیئے وہاں سے اٹھ گیا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا روانہ ہو گیا۔کرن نے افسردگی سے پہلے کیبن کے بند دروازے کو دیکھا پھر ہمایوں کے چائے کے کپ کو جس سے ابھی بھی بھاپ نکل رہی تھی۔پھر اس نے بے دلی سے اپنا کپ پرے رکھا اور لیپ ٹاپ بند کر دیا۔اس کا موڈ غارت ہو چکا تھا جو اہم نقاط وہ درج کرنے لگی ہوئی تھی وہ سب اس کے ذہن سے مہو ہو چکے تھے۔

******************&&&&*************

اس رات کرن ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی کانٹے سے سلاد کے ٹکرے منہ میں ڈالتے آج آفس میں ہمایوں کے ساتھ ہوئے مباحثے کے بارے میں انی کو بتا رہی تھی۔

انی پین میں کباب فرائی کرنے رکھ کر اس کے جانب مڑی۔

"ہاں تو غلط کیا کہا اس نے۔۔۔ٹھیک تو کہہ رہا ہے۔۔۔کچھ اپنے بارے میں بھی سوچوں۔۔۔اپنے لیے وقت نکالو۔۔۔"انی نے ہمایوں کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور پھر سے کباب کے جانب متوجہ ہوئی۔

کرن پھیکا سا مسکرائی۔

"کچھ سوچنے کے لیے ہوتا تو سوچتی انی۔۔۔۔میری زندگی تو بس کتابوں اور آفس کے گرد ہی رہ گئی ہیں۔۔"اس نے دل گرفتگی سے وضاحت پیش کی۔

انی کباب پلیٹ میں نکال کر لائی اور خود بھی کھانا کھانے بیٹھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"رہ نہیں گئی کرن۔۔۔۔تم نے خود بنالی ہے۔۔۔۔ابھی بھی جوان ہو۔۔۔۔اور خود مختار بھی۔۔۔۔۔اپنے ماضی کی تکلیف سے باہر آو۔۔۔۔۔ایک دفعہ شادی ناکام ہو جائے تو یہ ضروری نہیں کہ پوری زندگی اکیلے رہا جائے۔۔۔۔ہمایوں کا پروپوزل منظور کرنے کے لیے تو میں نے بھی اتنا سمجھایا لیکن تم کسی کی سنتی کہاں ہو۔۔۔۔۔" انہوں نے پیار سے کرن کو سمجھانے کی کوشش کی۔ کرن انی کو اپنے اور رانا مبشر کے بارے میں پہلے سے سب بتا چکی تھی۔

کرن مضطرب انداز میں غیر مروی نقطہ کو دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

"کوشش کرتی ہوں انی۔۔۔۔۔لیکن نہ میں تب آرین سے شادی کر پائی تھی۔۔۔۔۔نہ اب ہمایوں سے کر پارہی ہوں۔۔۔۔۔" وہ ہلکی آواز میں اپنی دلی کیفیت بیان کرنے لگی۔ انی یک ٹک اسے دیکھتی رہی۔

"یہ شادی۔۔۔۔۔شوہر۔۔۔۔۔گھر گھر ہستی جیسے الفاظ سن کر مجھے وہ وقت یاد آجاتا ہے۔۔۔۔۔اپنے آپ کو کئی دفعہ سمجھایا لیکن۔۔۔۔۔لیکن مضبوط ارادہ نہیں بن پاتا۔۔۔۔" اس نے لب کاٹتے ہوئے کہا۔

اس کے آگے کرن نے خاموشی اختیار کرلی اور اپنا کھانا کھانے لگی۔ انی چند لمحے اس کے گویا ہونے کی منتظر تھی پھر سر جھٹک کر کھانے کے جانب متوجہ ہوئی۔ وہ جانتی تھی کرن اپنے اندر امڈتے شور کو ظاہری خاموشی سے ٹالنا چاہتی ہے اس لیے انہوں نے مزید بحث نہیں کی۔

****************&&&&****************

(پاکستان میں)

شام کے وقت روحان صوفے پر بیٹھے تنے ہوئے اعصاب سے ذیشان کا ریاضی ٹیسٹ دیکھ رہا تھا۔

"یہ کیا ہے ذیش۔۔۔۔۔کوئی بھی سوال ٹھیک سے حل نہیں کیا۔۔۔۔" اس نے سخت لہجے میں کہا۔

ذیشان جو پہلے ہی ٹیسٹ میں خراب نمبر آنے پر اداس تھا پاپا کے ڈانٹنے سے مزید مایوس ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پچھلے پورے ہفتے یہ سارے سوالات میں نے سکھائیں تھے نا۔۔۔"روحان کے ڈانٹ میں زرا بھی نرمی نہیں آئی تھی۔

نور نے ذیشان کو مایوسی میں گھیرے دیکھا تو روحان کو مخاطب کیا۔

"اتنا بھی مت ڈانٹوں۔۔۔اب ہر کوئی آپ کی طرح ریاضی کا سوپر مین نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔دیکھو پہلے ہی ٹیسٹ خراب ہونے سے وہ کتنا اپ سیٹ ہے۔۔۔آپ مزید موڈ نہ بگاڑے اس کا۔۔۔"نور کی ممتا اسے مزید ذیشان کو جھڑکتے نہیں دیکھ پائی تھی۔

روحان نے نور کو دیکھ کر دوستانہ مزاج بنائے اور بیٹے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔

"چلو کوئی بات نہیں۔۔۔یہ تو ماہانہ امتحانات تھے۔۔۔۔سالانہ امتحان میں ڈبل محنت کریں گے اوکے۔۔۔۔۔"اس نے ذیشان کی افسردگی کم کرنے کی کوشش کی۔

ذیشان نے پھیکا مسکرا کر ساتھ بیٹھی زینب کو دیکھا جس نے ریاضی کے امتحان میں پورے نمبرز لیئے تھے۔ ریاضی کے معاملے میں زینب اپنے پاپا جیسے ہی ہوشیار تھی جبکہ ذیشان کمزور تھا۔روحان زینب کا رزلٹ کارڈ دیکھ کر اسے سراہ رہا تھا جب سیڑھیوں پر بوٹوں کی چھاپ سنی۔رانا مبشر سوٹ بوٹ میں تیار سر کے اور شیو کے خاکی پڑتے بال نفاست سے تازہ تراشے ہوئے مہنگی پرفیوم لگائے ہشاش بشاش ہو کر نیچے آرہے تھے۔ ساتھ ساتھ ایک ملازم ان کا بیگ اٹھائے نیچے لا رہا تھا۔روحان اور نور میں حیرت انگیز نظروں کا تبادلہ ہوا۔

روحان اپنے جگہ پر سے اٹھ کر رانا صاحب کے سامنے آگیا۔

"رانا بھائی۔۔۔۔آپ کہی جا رہے ہیں۔۔۔"اس نے سر تا پیر ان کی تیاری سے محظوظ ہوتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

رانا صاحب تسکین سے مسکرائے۔ با اعتماد اور باوقار ہونے میں تو وہ آج بھی اپنی مثال آپ تھے۔ ہنڈسم و پر کشش شخصیت کے حامل انہوں نے چمکتی آنکھوں سے روحان کو دیکھا۔

"ہاں روحان۔۔۔۔ اتنے عرصہ قید میں رہ کر زندگی سے اکتا گیا تھا۔۔۔۔اب یورپ ٹور پر جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔ دنیا کو پھر سے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔زندگی کو انجوائے کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" انہوں نے خوشگوار مزاجی سے پر امید انداز میں وضاحت دی۔

نور اور روحان ان کے اس فیصلے پر بہت خوش ہوئے تھے۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے رانا بھائی۔۔۔ لیکن آپ مجھے بتا دیتے میں بھی ساتھ آجاتا۔۔۔۔ آپ اکیلے اتنا لمبا سفر کیسے کریں گے۔۔۔۔" روحان نے متفکر انداز میں ان کے بازو پر ہاتھ کر رکھا۔

رانا صاحب نے تسلی دینے روحان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے دباؤ دیا۔

"روحان۔۔۔ ابھی اتنی طاقت ہے مجھ میں کہ اپنا خیال خود رکھ سکوں۔۔۔۔" رانا صاحب نے بااعتماد لہجے میں اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

روحان اب بھی مطمئن نہیں ہو سکا تھا لیکن اس کے کچھ کہنے سے پہلے رانا صاحب آگے بڑھ گئے اور بچوں سے ملنے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زینب اور ذیشان تو اچھے سے ملے لیکن سفیان رانا صاحب کے جانے پر راضی نہیں تھا وہ رونی شکل بنائے ان کے ساتھ جانے کی ضد کرنے لگا۔

"سفیان۔۔۔ بڑے پاپا کام کے سلسلے سے جا رہے ہیں۔۔۔۔کچھ دن میں واپس آجائیں گے۔۔۔ آپ کو نہیں لے جا سکتے۔۔۔"نور نے اسے گود میں اٹھا کر پیار کر کے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ ممی کے بہانے سے قائل نہیں ہو سکا اور مسلسل نفی میں سر ہلانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

رانا صاحب نے اسے نور کی گود میں سے اٹھایا اور پھر اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھا کر سمجھانے لگے۔

"آپ میری بات تو مانتے ہو نا۔۔۔۔اپنی ممی کو زیادہ تنگ مت کرنا۔۔۔میں جتنی جلدی ہو سکے واپس آجاوں گا۔۔۔اور آپ کو ٹائر والے جوتے چاہیئے نا۔۔۔۔وہ لازمی لاوں گا۔۔۔"انہوں نے سفیان کو اس کی من پسند چیز کی یاد دہانی کرواتے ہوئے آنکھیں جھپکائی۔

سفیان کا چہرا کھل اٹھا تھا۔اس نے بڑے پاپا کی یہ آفر منظور کر لی اور ان سے لپٹ کر انہیں خوشی خوشی رخصت کیا۔

*******************&&&&*******************

(ترکی میں)

کرن صبح پہلے پبلشر کے دفتر اپنے کتاب کی پہلی قسط جمع کروانے چلی گئی تھی۔پھر پبلشر کے آفس سے وہ سیدھے اپنے آفس آگئی۔لانگ سکرٹ اور فلورل شرٹ پہنے بال کھلے رکھے ہلکا سا میک اپ کئے وہ انشا گل سے باتیں کرتی کوریڈور میں چل رہی تھی کہ اچانک اس کے قدم منجمد ہو گئے۔چہرے کا رنگ زرد پڑنے لگا۔اس پر خوف سا طاری ہو گیا تھا۔اس کا دل کیا زمین چاک ہو جائے اور وہ چھپ جائے۔کرن کے عین سامنے کچھ فاصلے پر رانا مبشر، سیلان کے ساتھ کھڑے نظر آرہے تھے۔وہ اس شخص کو کیسے بھول سکتی تھی۔ ہاں مگر اتنا ضرور بھول گئی تھی کہ زمین گول ہے زندگی میں کبھی کسی موقع پر رانا مبشر سے پھر سے سامنا ہو سکتا ہے۔

سیلان نے کرن اور انشا گل کو آتے دیکھا تو رانا صاحب کو ان کی جانب متوجہ کیا اور وہ دونوں قدم قدم چلتے ان کے پاس آنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

رانا مبشر کے ہر اٹھتے قدم کے ساتھ کرن کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔نا چاہتے ہوئے بھی غیر ارادی طور پر اس کے قدم پیچھے ہٹنے لگے۔اس کی آنکھیں متواتر رانا مبشر پر مرکوز تھی۔وہی کھڑی گردن۔وہی رعب دار چال۔وہی تھیکی نظریں۔وہی پرکشش مسکراہٹ۔اپنے شاہانہ اسٹائل میں تیار وہ بھی کرن کو ہی دیکھے جارہے تھے۔

کرن کے قریب پہنچ کر سیلان نے سب سے پہلے رانا صاحب کا متعارف کروایا۔

"میم یہ مسٹر رانا مبشر ہے۔۔۔۔۔خاص پاکستان سے آئے ہے۔۔۔۔۔آپ کے نئے پراجیکٹ پر کافی بڑی انویسمنٹ کررہے ہے۔۔۔۔آپ سے پرسنلی ملنا چاہتے تھے۔۔۔۔"سیلان نے پروفیشنل انداز میں ایک سانس میں رانا مبشر کی تفصیل بتائی۔

کرن نظریں جھکائے خاموش کھڑی تھی۔اپنے اضطراب کو قابو رکھنے کی کوشش کرتی وہ مٹھیاں سختی سے مینچھے ہوئے تھی۔

جب کرن نے رانا مبشر کا استقبال کرنے میں پہل نہیں کیا تو انشا گل کنکاری اور رانا صاحب سے مصافحہ کرنے لگی۔

"ہیلو مسٹر رانا مبشر۔۔۔۔۔میں انشا گل۔۔۔۔کرن میم کی پرسنل سیکرٹری۔۔۔۔آپ کی کال پر مجھ سے بات ہوئی تھی۔۔۔۔ترکی میں خوش آمدید۔۔۔۔۔سفر کیسا رہا آپ کا۔۔۔۔"دوستانہ انداز بنائے انشا گل نے اپنا تعارف کروایا اور پھر ان کا حال احوال دریافت کرنے لگی۔

رانا مبشر کی تیز نظریں کرن پر ہی جمی ہوئی تھی۔کہی نہ کہی اتنے سالوں بعد وہ اس طرح کرن سے مل کر خود بھی مضطرب سے تھے لیکن بہ ظاہر خود کو کمپوزڈ دکھا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"بہت شکریہ انشاگل۔۔۔۔سفر بھی بہت لطف اندوز رہا۔۔۔۔کافی سالوں بعد سفر کیا تو بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔کافی کچھ بدل گیا ہے۔۔۔۔۔دنیا دن بہ دن ترقی کرتے جا رہی ہے۔۔۔"انہوں نے کنکھیوں سے کرن کو دیکھتے ہوئے انشاگل کے سوال کا جواب دیا۔

ان کا جواب سیلان اور انشاگل کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔ان دونوں میں حیرت بھری نظروں کا تبادلہ ہوا لیکن کرن کے تاثرات سپاٹ ہو گئے تھے۔رانا مبشر بل واسطہ جسے اپنی بات سمجھانا چاہ رہے تھے وہ سمجھ گئی تھی اس لیے تسکین سے مسکرانے لگے۔

ماحول میں بڑھتے تناو کو دیکھتے ہوئے سیلان نے کرن کو مخاطب کیا۔

"میم پراجیکٹ کے متعلق کیبن میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔"اس نے احتراماً دھیمے آواز میں کہا۔

کرن نے ایک نظر رانا مبشر کے سراپے کو دیکھا اور سر جھکا کر آگے بڑھ گئی۔اس کے پیچھے انشاگل اور سیلان بھی رانا صاحب کی خیر مقدمی کرتے ہوئے چلنے لگے۔

*******************&&&&**************

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آفس کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کرن نے اپنا پروفیشنل انداز اختیار کر لیا تھا۔کچھ دیر پہلے کے خوف و ہراس پر اس نے غلبہ حاصل کر لیا تھا۔وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ اپنے سیٹ پر بیٹھی اور رانا مبشر نے میز کے پار اس کے سامنے نشست پر تشریف رکھا۔

دونوں ہی خاموش تھے۔کرن میز پر رکھے فائلوں کو دیکھ رہی تھی اور رانا مبشر اسے۔کرن کے سارے حس بیدار تھے وہ جان کر بھی رانا مبشر سے انجان رہنے کی کوشش کرتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

انشا گل کرن کے مقابل کھڑے ان دونوں کے کیفیات سمجھنے سے قاصر تھی۔وہ کبھی کرن کو دیکھتی کبھی رانا مبشر کو۔ آخر اس کا صبر جواب دے گیا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر کرن کے سامنے سے فائل اٹھائی اور خود پراجیکٹ کی تفصیلات بیان کرنے لگی۔

رانا صاحب کو اس کی موجودگی سے تپ چڑھنے لگی۔پھر وہ ضبط کرتے ہوئے کنکارے۔

"انشا گل۔۔۔۔کیا یہ پراجیکٹ آپ کا ہے۔۔؟"انہوں نے ہر حد کوشش کرتے اپنا رویہ خوشگوار کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں کرن میم کا ہے۔۔۔"انشا گل اس طرح ڈائریکٹ سوال پر جھنپ سی گئی۔

کرن کو بھی رانا مبشر کا اس کی سیکرٹری سے بے مروتی برتنا پسند نہیں آیا لیکن جوابی کارروائی کے بجائے اس نے خاموشی سے رانا مبشر کو گھورا۔

رانا صاحب گردن اکھڑائے کرن کی نظریں نظرانداز کر کے انشا گل سے مخاطب ہوئے۔

"تو پھر۔۔۔۔انہیں بتانے دیجیئے۔۔۔میں ان کی زبانی سننا چاہتا ہوں۔۔۔۔"انہوں نے طنزومزاح کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا فقرہ مکمل کیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔پھر میں آپ دونوں کے لیے چائے کا انتظام کر کے آتی ہوں۔۔۔۔"انشا گل نے اپنی مخصوص انداز میں سر کو خم کر دے کر کرن سے رخصت چاہی لیکن اس کے جانے سے پہلے رانا صاحب نے اسے دوبارہ مخاطب کیا۔

"میرے لیے بغیر چینی ترکش قہوہ۔۔۔۔سنا ہے ترکی کا قہوہ بہت زبردست ہے۔۔۔۔"دوستانہ مزاج بنائے وہ آنکھیں چھوٹی کر کے انشا گل کو دیکھنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"بلکل درست فرمایا مسٹر رانا۔۔۔۔ آپ ترکی آئے اور قہوہ نہ پیئے تو سمجھو ٹرپ نامکمل رہی۔۔۔" انشا گل نے اپنے وطن کی خاص قہوے کی تعریف میں مزید اضافہ کیا۔

"میم آپ بھی قہوہ لینگی۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کرن کے طرف رخ کر کے پوچھا۔

کرن نے بے زاری سے پہلے رانا صاحب کو دیکھا جو اسی کی جانب متوجہ تھے پھر انشا گل کو دیکھا اور ترکش زبان میں گویا ہوئی۔

"چائے ہی ٹھیک ہے۔۔۔۔ اور جلدی لے کر آنا۔۔۔" اس نے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا اور فائل کھول لی۔

رانا صاحب اس کی گفتگو تو سمجھ نہیں پائے لیکن لہجے کی کرہٹ سے واضح ہو گیا تھا کہ انشا گل کو سختی سے تنبیہہ کیا گیا ہے۔ انشا گل سر کو جنبش دیتے ہوئے تیزی سے باہر نکل گئی۔

انشا گل کے جاتے ہی کرن فائل کے جانب متوجہ ہوئی اور پروفیشنل انداز میں رانا صاحب کو تفصیلات سے آگاہ کرنے لگی۔

"انجینیئرز کے تعاون سے یہ پلاٹ فائنل کیا گیا ہے۔۔۔ ہماری ٹیم نے جائے وقوع کا معائنہ بھی کر لیا ہے اور تعمیراتی کام کا آغاز بھی کر چکے ہیں۔۔۔۔ یہ بلڈنگ کا ڈیزائن ہے۔۔۔۔" کرن نے رانا صاحب سے نظریں ملانے سے کتراتے ہوئے فائل رانا مبشر کے آگے کیا۔

رانا صاحب فائل پر ایک جھوٹی نظر ڈال کر کرسی پر آگے کو ہوئے اور اردو میں کرن کو مخاطب کیا۔

"کیسی ہو کرن۔۔۔۔ لگتا ہے۔۔۔۔ مجھے آزاد دیکھ کر تم خوش نہیں ہوئی۔۔۔" رانا صاحب کا لہجہ اب کی بار نرم اور ہمدردانہ تھا۔

کرن بھی ان کے جیسے کرسی پر آگے ہو کر بیٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کسی کو قید یا آزاد رکھنا حکومت کا کام ہے۔۔۔۔۔ میرا نہیں۔۔۔۔ویسے بھی میں ماضی بہت پیچھے چھوڑ آئی ہوں۔۔۔میں ان سب سے بہت آگے نکل گئی ہوں۔۔۔اب مجھے ان باتوں سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔"کرن نے سپاٹ انداز میں یک ٹک جواب دیا۔

اس کی ہمت سے مسرور ہوتے ہوئے رانا صاحب نے آبرو اچکا کر سر کو خم دیا اور ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائی۔

"میرے لیے تو زندگی وہی رک سی گئی ہے۔۔۔۔۔سب آگے نکل گئے ہیں۔۔۔۔۔یک تنہا میں آج بھی اسی چوراہے پر کھڑا ہوں۔۔۔۔" نظریں گھما کر آس پاس دیکھتے ہوئے وہ استحزیہ ہنسے۔

کرن ان کی کسی بات کا اثر لیئے بغیر سپاٹ انداز میں انہیں دیکھ رہی تھی۔

"پر میں تمہارے لئے بہت خوش ہوں۔۔۔۔مجھے بہت اچھا لگا یہ سب دیکھ کر۔۔۔۔۔تم اس سے بھی اونچے مقام کی حقدار ہو۔۔۔"ان کے الفاظ دل سے نکل رہے تھے۔ان کی خوشی ان کے چہرے سے بھی چھلک رہی تھی۔

اسی اثناء دروازے پر دستک ہوئی اور ٹرے اٹھائے ملازم انشا گل کے ہمراہ کیبن میں داخل ہوا۔

"یہ رہی آپ کی چائے۔۔۔اور یہ آپ کا سپیشل زعفرانی قہوہ مسٹر رانا۔۔۔"انشا گل نے ایک ایک کر کپ ان دونوں کے سامنے پیش کیا۔

رانا مبشر نے ترکش انداز میں سر کو خم دے کر اس کا شکریہ ادا کیا اور کرن محض مسکرا دی۔وہ چاہتی تھی یہ میٹنگ جلد از جلد ختم ہو جائے۔اسے زیادہ دیر رانا مبشر کے ساتھ بیٹھنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔کئی اندر دل کے زخم ابھر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

لوازمات پیش کر کے ملازم اور انشا گل واپس نکل گئے۔ان کے جاتے ہی ابھی کرن نے چائے کا کپ اٹھایا ہی تھی کہ دروازہ پھر سے کھلا اور ایک ننھی گھنگریالے بالوں بڑی بڑی آنکھوں والی ننھی پری ہاتھ ہوا میں لہراتی اندر داخل ہوئی۔

"یہ دیکھو۔۔۔۔میں آگئی۔۔۔۔"اس نے ترکش میں کہا۔

کرن اس چار سالہ چھوٹی بچی کو دیکھ کر چہک گئی اور اس کا خوشی سے استقبال کیا۔

"فاطمہ۔۔۔۔۔۔۔کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔کب آئی۔۔۔۔۔۔۔"اس نے بھی اپنی بانہیں پھیلائے اس ننھی پری کو آغوش میں لے لیا تھا اور اسے پیار کر رہی تھی۔

ان دونوں کے گفتگو سے انجان رانا مبشر کا دل ڈگمگانے لگا۔الگ الگ وسوسے ہونے لگے تھے کہ وہ کہی کرن کی بیٹی تو نہیں۔لیکن پھر اس خیال کو یہ سوچ کر ٹال دیتے کہ انٹرنیٹ پر تو کہی بھی کرن کی شادی کا ذکر نہیں ہوا تھا۔کرن رانا صاحب کے سوچوں سے انجان کبھی فاطمہ کے بال سنوارتی کبھی اس کے ننھے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے بغور اس کا تبصرہ سن رہی ہوتی۔

رانا مبشر نے جب انتالیہ آنے کا فیصلہ کیا تب ان کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ اگر کرن نے پھر سے شادی کر لی تھی اگر اس کی فیملی تھی تو۔پر اب اس جگہ بیٹھے یہ خیالات انہیں کھائے جا رہے تھے۔رانا مبشر کے گلے میں پھندا سا لگنے لگا وہ قہوے کا کپ اٹھا کر پینے لگے۔بغیر چینی قہوہ انہیں اس وقت گرم زہر کے مانند لگ رہا تھا جو وہ اپنے اندر کے آگ کو بجھانے اس پر انڈیل رہے تھے۔

کرن کے باتوں سے فارغ ہو کر فاطمہ ٹیبل کی آوٹ سے نکل کر رانا صاحب کی طرف آگئی تھی۔

"ہائے۔۔۔۔میرا نام فاطمہ ہے۔۔۔۔آپ کا کیا نام ہے۔۔۔۔"ننھی فاطمہ نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں اپنا تعارف کرواتے ہوئے مصافحہ کرنے ہاتھ ان کے آگے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

رانا صاحب نے ایک جھوٹی نظر کرن پر ڈال کر تیزی سے اپنے مزاج خوشگوار بنائے اور فاطمہ کا ننھا ہاتھ تھام کر جنبش دیا۔

"بہت پیارا نام ہے آپ کا۔۔۔۔ میرا نام مبشر ہے۔۔۔" انہوں نے فاطمہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

کرن رانا مبشر کے یہ بدلے مزاج دیکھ کر دوہری کیفیت کا شکار ہو رہی تھی۔ اسے رانا صاحب کے زبان سے نکلنے والے اچھے الفاظ پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

فاطمہ کھکھلاتے ہو رانا صاحب کے نام کو ہجے کر کے سیکھنے کی کوشش کرنے لگی۔

"مو۔۔۔۔۔ بہ۔۔۔ شر۔۔۔۔ آپ کا بھی اچھا نام ہے۔۔۔۔" اسے یہ نام تلفظ کرنے میں مشکل کا سامنے کرنا پڑ رہا تھا لیکن پھر بھی ان کے نام کی تعریف کر دی۔

"فاطمہ۔۔۔۔ چیک اپ کروالیا۔۔۔" کرن نے اسے رانا صاحب کے ساتھ مزید گفتگو سے روکنے اپنے پاس بلا لیا۔

چیک اپ کا سن کر فاطمہ کا منہ بن گیا اور سر پورا دائیں سے بائیں ہلاتی کرن کے زانو پر بیٹھ گئی۔

"ابھی جانا ہے۔۔۔۔ مجھے بلکل نہیں پسند ڈاکٹر کے پاس جانا۔۔۔۔" اس نے منہ بھسورتے ہوئے کہا۔

"پسند تو کسی کو نہیں ہوتا۔۔۔۔ لیکن صحت بر قرار رکھنے کے لیے چیک اپ تو کروانا پڑتا ہے۔۔۔" کرن نرمی سے فاطمہ کو سمجھا رہی تھی۔

رانا صاحب کرن کے زبان سے اتنی صاف ترکش سن کر محظوظ ہو رہے تھے لیکن فاطمہ کو لے کر دل میں اٹھتے سوال ابھی بھی جواب کے تلاش میں تھے۔ اسی دوران دروازے پر دستک دے کر انشا گل پریشان سی اندر داخل ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"آئی ایم سوسوری۔۔۔یہ مجھ سے چھپ کر اندر آگئی۔۔۔فاطمہ چلو ادھر آو۔۔۔۔دیکھو میم میٹنگ میں ہے نا۔۔۔۔تم میرے ساتھ آو۔۔"اس نے نرمی سے فاطمہ کو مخاطب کیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کرن کے گود میں سے اتارا اور اپنے ساتھ لے جانے لگی۔

دروازے تک پہنچ کر کرن نے انشاگل کو مخاطب کیا۔

"انشاگل۔۔۔تم بھی ہالف ڈے لے لو۔۔۔"پلکیں جھپکا کر اس نے سر کو خم دیا۔انشاگل بھی اس کے اشارے کو سمجھ کر سر کو جنبش دیتے ہوئے باہر نکل گئی۔

راناصاحب قہوہ ختم کر کے ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائے اپنے اضطراب کو قابو رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"فاطمہ،انشاگل کی بیٹی ہے۔۔۔۔"کرن نے بے تاثر انداز میں وضاحت پیش کی۔

راناصاحب چاہ کر بھی اس سے اپنی حالت چھپانے میں ناکام رہے تھے یا اتنے سالوں سے سوشلسٹ کا کام کرتے کرتے کرن چہرے پڑھنا سیکھ گئی تھی کہ اس نے راناصاحب کے سنجیدہ تاثرات سے ان کی دلی کیفیت جانچ لی تھی۔

کرن کا جواب سن کر راناصاحب کا چہرہ پھر سے کھل اٹھا تھا۔ان کے دل میں اٹھتے بے یقینی پر مانو گڑھوں پانی گر گیا تھا۔

"اووو ہمممم۔۔۔۔بہت پیاری بچی تھی۔۔۔پہلی ہی ملاقات میں اتنے اپنائیت سے ملی۔۔۔انشاگل خود بھی بہت نیک خاتون ہے۔۔۔"راناصاحب نے خوش مزاجی سے کہا۔

کرن پھیکا سا مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ تو ہے۔۔۔لیکن کسی کی نیکی۔۔۔کسی کا خلوص۔۔۔اسے آزمائش میں پڑنے سے نہیں روک سکتی۔۔۔"اس نے بے بسی سے سر جھٹکا۔رانا صاحب پر سوچ انداز میں اسے دیکھ رہے تھے۔

"فاطمہ کے دل میں سوراخ ہے۔۔۔ہر ماہ انشا گل اس کے ہزار طریقوں کے چیک اپ کرواتی ہے کہ کہی سوراخ کا سائز بڑھ تو نہیں رہا۔۔۔کیا اس کے جسم کو خون اور آکسیجن مقرر مقدار میں مہیا ہو رہا ہے یا نہیں۔۔۔ہر طریقے کار آزما کر وہ فاطمہ کو زندہ رکھنے کی جتن کر رہی ہے۔۔۔۔"انشا گل کی تکلیف یاد کرتے کرن کی آواز بھر آنے لگی اس لیے خاموش ہو گئی۔

رانا صاحب لب مینچھے افسردگی سے تھوڑی دیر پہلے ہوئے فاطمہ سے ملاقات کو یاد کرنے لگے۔

ایک گہری سانس لیتے ہوئے کرن نے خود کو نارمل کیا پھر فائل اٹھا کر کام کے جانب متوجہ ہوئی۔

زیر تعمیر عمارت کے ڈیزائن دیکھ کر رانا صاحب سیٹ کے پشت سے ٹیک لگا کر کنکارے۔

"ٹھیک ہے پھر۔۔۔کل آپ سب کے ہمراہ میں بھی سائٹ وزٹ پر چلوں گا۔۔۔۔میں بہ ذات خود انجینئیر اور آرکیٹکٹ سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔۔تو مس کرن کل ملتے ہیں۔۔۔۔"انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کرن حیران پریشان سی انہیں دیکھنے لگی۔وہ رانا صاحب سے مزید ملاقات کی قطعی خواہش مند نہیں تھی۔ لیکن رانا مبشر اسے انکار کرنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔

"آج آپ کا بہت وقت لے لیا۔۔۔۔باقی کی فیصلے کل کریں گے۔۔۔گڈ بائے۔۔۔"انہوں نے اپنے سوٹ کی شکن درست کرتے رخصت لیتے ہوئے کہا اور کرن کا جواب سنے بغیر کیبن سے باہر نکل گئے۔

*****************&&&&&&*************

اس شام کرن گھر آکر بھی مضطرب تھی۔اس کے ذہن میں بار بار رانا مبشر کا یہ بدلہ روپ گردش کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ کیوں آئے ہے واپس۔۔۔۔ساری دنیا میں ان کو میرا ہی پراجیکٹ ملا انویسٹ کرنے۔۔۔کیا وہ مجھ سے بدلہ لینا چاہتے ہے۔۔۔۔یا وہ واقعی نیک بن گئے ہے۔۔۔"بے دلی سے سوچتے ہوئے وہ قدم قدم چلتی لاونج میں داخل ہوئی۔

انی صوفے پر پیر دراز کئے گود میں چپس کا پیالہ رکھے ٹی وی پر اپنا پسندیدہ ترکش ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔

"کرن۔۔آج آنے میں دیر ہوگئی۔۔۔۔"کرن کو لاؤنج میں داخل ہوتے دیکھ کر انہوں نے چپس منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

کرن اپنے خیالات میں گم ان کے سوال کا جواب دیئے بغیر ان کے مقابل صوفے پر آکر ڈھے کر بیٹھ گئی۔

کرن کا بجھا چہرہ دیکھ کر انی پریشان ہوگئی۔انہوں نے ٹی وی بند کردیا اور چپس کا پیالہ ہٹا کر پیر نیچے کرکے کرن کو بغور مشاہدہ کرنے لگی۔

"کیا بات ہے کرن۔۔۔کوئی پریشانی ہے۔۔۔کام کا بوجھ زیادہ ہے کیا۔۔۔"انہوں نے متفکر انداز میں اسے مخاطب کیا۔

کرن نے انی کے جانب رخ کیا۔

"انی۔۔۔۔رانا مبشر آزاد ہوگئے ہے۔۔۔۔وہ ترکی آئے ہے۔۔۔میرے پراجیکٹ پر سرمایہ لگا رہے ہے۔۔۔"کرن نے دھڑکتے دل کے ساتھ انی کو دن بھر کی روداد سنائی۔انی اور کرن ایک دوسرے سے کچھ نہیں چھپاتیں تھیں۔وہ ایک دوسرے کے بہت قریب تھیں۔کرن انی کو اپنے ماضی کے بارے میں پہلے سے سب بتا چکی تھی۔

"مجھے ان کا ارادہ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔میں نہیں جان سکی ان کی نیت کیا ہے۔۔۔"اس نے اپنا اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے سر پکڑ لیا۔

Posted On Kitab Nagri

انی کچھ پل خاموشی سے سوچتی رہی پھر مدھم آواز میں گویا ہوئی۔

"کرن ۔۔۔ ہوسکتا وہ واقعی اچھے انسان بن گئے ہو۔۔۔۔ اتنے سالوں میں تو وقت بھی بدل جاتا ہے۔۔۔۔ انسان کیسے نہیں بدل سکتا۔۔۔" انہوں نے کرن کو پیار سے سمجھانے کی کوشش کی۔

"کوئی اور ہوتا تو آپ کی منطق کو مان بھی لیتی انی۔۔۔ لیکن رانا مبشر۔۔۔۔ رانا مبشر بدلنے والوں میں سے کبھی نہیں تھے۔۔۔۔" کرن مسلسل نفی میں سر ہلاتی رہی۔اسے رانا صاحب کے اچھے انسان بننے کا قطعی طور پر یقین نہیں آرہا تھا۔

جب انسان ہمیشہ برائی کی راہ پر چلتا رہا ہو تو اس کی اچھائی دنیا والوں کے لیے سوال بن جایا کرتی ہے۔ کرن کے لیے بھی رانا مبشر کی اچھائی ایک ایسا ہی پیچیدہ سوال بن گئی تھی۔

*****************&&&&**************

اگلی صبح اپنے وعدے کے مطابق رانا صاحب دس بجے کرن کے آفس پہنچ گئے تھے۔ بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ ہمیشہ کی طرح شاندار لگ رہے تھے۔ کرن عام دنوں کے برعکس آج جینز اور سفید ٹی شرٹ پر لانگ شرگ پہنے بالوں کی اونچی پونی بنائے آنکھوں پر گلاسس پہنے ہوئے تھی۔اس کے ہمراہ سیلان اور انشا گل بھی کوریڈور میں رانا مبشر سے ملے اور پھر آفس کی vigo کار میں سوار ہو کر وہ سب تعمیراتی سائٹ کا جائزہ لینے روانہ ہو گئے۔

وقفے وقفے سے انشا گل رانا صاحب کو راستے میں نظر آتے نئے ترقیاتی منصوبوں کی مختصر تفصیلات سے آگاہ کرتی رہی۔ایک آدھ مرتبہ سیلان نے بھی اپنی معلومات بتا کر گفتگو میں حصہ لیا جب کہ کرن خاموش تماشائی بنی بیٹھی رہی۔رانا صاحب نے بات کرتے کرتے کنکھیوں سے ایک آدھ مرتبہ اسے دیکھا لیکن وہ سپاٹ تاثرات بنائے کھڑکی سے باہر گزرتے ٹریفک کو دیکھتی رہی۔کرن کے جانب سے نظر انداز کئے

Posted On Kitab Nagri

جانے پر رانا صاحب کو دل میں ٹیس سی اٹھتی محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ اپنے جذبات ضبط کرنے کے پابند تھے اس لیے توجہ انشا گل پر مرکوز کر دی تھی۔

**************&&&&*************

دو تین دن تک ان کا یہی معمول چلتا رہا۔ رانا صاحب کرن اور اس کے ٹیم کے ساتھ سائٹ پر جاتے پھر شام تک انہیں ہوٹل ڈراپ کر کے کرن گھر آجاتی اور اپنے کتاب کے کام میں مصروف ہو جاتی۔

اس دن رانا صاحب تھری پیس سوٹ کے بجائے جینز اور چیک شرٹ پہنے ہوئے تھے۔ انتالیہ کا موسم اس دن بہت خوشگوار تھا۔ آسمان ہلکے بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ سائٹ پر رانا صاحب اور کرن آرکیٹیکٹ کے ساتھ مباحثے میں لگے تھے جب ہمایوں بھی وہاں آن پہنچا۔ کرن بہ یک وقت رانا مبشر اور ہمایوں کو دیکھ کر مضطرب ہونے لگی۔

ہمایوں کچھ فاصلے پر کھڑے سیلان سے مل کر مسکراتے ہوئے کرن کے جانب آیا۔ کرن کے ساتھ ساتھ اس نے رانا صاحب سے بھی مصافحہ کیا۔

ہمایوں نے پر سوچ انداز میں رانا صاحب کے سراپے کو سر تا پیر دیکھا۔

"مسٹر۔۔۔۔ رانا مبشر۔۔۔۔۔ آپ تو اپنے دور کے بہت جابر بزنس مین رہے ہیں۔۔۔۔۔ بہت نام سنا ہے آپ کا۔۔۔۔ کافی پاپولر تھے آپ۔۔۔۔ پھر کسی فیملی وجوہات کی بنا پر آپ کو جیل ہو گئی تھی۔۔۔ وہی رانا مبشر ہے نا آپ۔۔۔" ہمایوں نے طنزیہ انداز میں آبرو اچکا کر پوچھا۔

ہمایوں کے زبانی رانا صاحب کے شخصیت پر طنز کرنا کرن کو قطعی مناسب نہیں لگا وہ سخت تاثرات بنائے اسے گھورنے لگی۔ جبکہ اس کے برعکس رانا صاحب اپنے بارے ہمایوں کے ایسے تبصرے پر ہنسنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"بلکل درست کہا۔۔۔میں وہی رانا مبشر ہوں۔۔۔۔مجھے خوشی ہوئی اچھے انداز میں نہ صحیح۔۔۔پر کم از کم میں ابھی بھی لوگوں کو کسی لحاظ سے یاد تو ہوں۔۔۔۔"رانا صاحب نے کنکھیوں سے کرن کے بگڑے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

ان کے حس و مزاح پر ہمایوں بھی ہنس دیا اور پھر کرن کو مخاطب کیا جو تنے ہوئے اعصاب سے ہاتھ سینے پر باندھے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کرن یہاں پاس میں ایک بہت اچھا پاکستانی ریسٹورینٹ ہے۔۔۔ویسے بھی لنچ کا وقت ہو رہا ہے۔۔۔چلو۔۔۔وہاں چل کے لنچ کرتے ہیں۔۔۔"ہمایوں نے جوش و خروش سے اسے کھانے کی آفر کی۔

کرن نے ہمایوں سے اپنی پہلی شادی کا ذکر ضرور کیا تھا لیکن اپنے سابقہ شوہر کے بارے میں کبھی نہیں بتایا تھا کہ وہ کون تھے کیا کرتے تھے۔اس لیے ہمایوں رانا مبشر اور کرن کے سابقہ رشتے سے انجان ان دونوں کو محض بزنس کولیگ سمجھ رہا تھا۔

کرن رانا صاحب کے موجودگی میں ہمایوں کے اس آفر پر گھبرا گئی۔اس نے متفکر انداز میں رانا صاحب کے جانب دیکھا وہ خود کو ان کی گفتگو سے انجان رکھتے ہوئے سامنے زیر تعمیر عمارت میں کام کرتے مزدوروں کو دیکھ رہے تھے۔

کرن نے لبوں پر زبان پھیر کر تر کیا اور معذرت خواہ تاثرات سے ہمایوں کو دیکھا۔

"آئی ایم سوری۔۔۔میں نہیں آسکتی۔۔۔یہاں اتنا کام ہے۔۔۔اور ابھی ہمیں انجینئر صاحب کے آفس بھی جانا ہے۔۔۔ڈیزائن میں کچھ تبدیلی کروانی ہے۔۔۔"کرن نے یک کے بعد دیگر کاموں کی فہرست گنوائی اور ہمایوں کا جواب سنے بغیر انشا گل کو پکارتی تیزی سے روانہ ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

رانا مبشر کے جبڑے سخت ہو گئے تھے۔ایک خاموش اور تند نظر سے ہمایوں کو دیکھ کر وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کرن کے پیچھے ہو لیے۔اندر سے ان کے جنون کو آج بھی کرن کا کسی غیر مرد کے ساتھ بات کرنا بھی گوارا نہیں تھا لیکن اپنے اور کرن کے مابین کسی شرعی رشتے کے نہ ہونے کے بابت وہ ضبط کرنے پر مجبور تھے ورنہ ان کا دل تو کیا وہ یہی ہمایوں کو ڈھیر کر دیں۔

*******************&&&&****************

جب کرن نے ساتھ لنچ کرنے سے انکار کر دیا تو ہمایوں سائٹ سے ان کے ساتھ انجنیئر آفس آگیا۔وہ کرن کے ساتھ وقت بِتانے کا یہ موقع گنوانا نہیں چاہتا تھا۔کرن کار میں مضطرب سی بیٹھی کبھی رانا صاحب کو دیکھتی جو پور اراستہ سنجیدہ بیٹھے تھے اور کبھی ہمایوں کو دیکھتی۔ان دونوں مردوں کے مابین وہ دوہری کیفیت کا شکار ہو رہی تھی۔

انجیئر صاحب کا آفس بلڈنگ کے اٹھارویں منزل پر تھا۔وہاں کے جدید لفٹ سسٹم کے مطابق دو بندوں سے زیادہ اندر جانے کی گنجائش نہیں تھی۔وہ سب قطار سے بنے لفٹ کے لائن میں آگئے۔پہلی لفٹ آکر رکی تو کرن اندر داخل ہو گئی۔ہمایوں نے اندر جانے قدم بڑھائے ہی تھے کہ رانا صاحب پھرتی سے اس کے آوٹ سے گزر کر لفٹ میں داخل ہو گئے اور ان کے داخل ہوتے ہی لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا۔

کرن کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔رانا صاحب ہمایوں کو کرن کے ساتھ اکیلے جانے سے روکنے خود لفٹ میں داخل تو ہو گئے تھے لیکن انہیں کرن کے چہرے پر ایک رنگ چڑھتا اور دوسرا اترتا محسوس ہو رہا تھا۔ابھی وہ اسی کشمکش میں مبتلا تھے کہ وہ دونوں ڈگمگا گئے اور ایک جھٹکے سے بارہویں منزل پر آکر لفٹ اچانک رک گئی۔

Posted On Kitab Nagri

کرن کے اوسان خطا ہو گئے تھے اس نے بے یقینی سے رانا صاحب کو دیکھا وہ بھی درپیش مسئلے کو بغور مشاہدہ کرنے لگے تھے۔

کرن ہیبت زدہ سی ہو گئی وہ ایک کے بعد دوسرا لفٹ کے بٹن دبانے لگی۔ پھر اپنے ہاتھ دروازے کے پھٹ میں پھنسا کر زور لگانے لگی لیکن لفٹ ایک جگہ ساکت ہو گئی تھی نہ وہ حرکت کر رہی تھی نہ ہی دروازہ کھل کے دے رہا تھا۔ اس کے اضطراب میں اضافہ ہونے لگا وہ دروازہ بجانے لگی۔

"کرن ریلکس panic مت کرو۔۔۔کوئی ٹیکنیکل خرابی ہو گی ابھی چل جائے گی لفٹ۔۔۔۔۔" رانا صاحب نے ہمدردی سے کرن کو سمجھانے کی کوشش کی اور اس کا خوف کم کرنے، اسے تھامنے قریب جانے لگے کہ کرن نے ان کے ہاتھ پرے دھکیل دیئے۔

"پاس مت آنا میرے۔۔۔۔۔ہاتھ مت لگاو مجھے۔۔۔۔۔بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔۔۔یہ سب آپ نے کیا ہے۔۔۔۔۔مجھ سے بدلہ لینے آئے ہے نا آپ۔۔۔۔۔مجھے جان سے مارنا چاہتے ہے نا آپ۔۔۔۔ یہ اچھا بننے کا ڈھونگ کسی اور کے سامنے کرنا۔۔۔۔۔مجھے آپ پر بلکل بھی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔۔" کرن لفٹ کے وسطی دیوار سے لگ کر لرزتی آواز میں رانا صاحب پر چلا اٹھی تھی۔

رانا صاحب کے ہاتھ ہوا میں ہی رہ گئے وہ بے یقینی سے بنا پلک جھپکائے یک ٹک اسے دیکھے جا رہے تھے۔

"لیکن یہ پاکستان نہیں مسٹر رانا مبشر۔۔۔۔۔اور مجھے اب کمزور مت سمجھنا۔۔۔۔میں اینٹ سے اینٹ بجا دونگی آپ کی۔۔۔۔۔مجھ پر پھر سے تشدد کرنے کا سوچنا بھی مت۔۔۔۔۔" کرن نے انگلی اٹھا کر تنبیہہ کرتے ہوئے کہا اور پھر سے خود کو وہاں سے نکالنے کے جتن کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

رانا صاحب خاموشی سے کرن کے لفظوں کے کڑوے گھونٹ اپنے اندر اتارتے رہے پھر اس کے پلٹتے ہی انہوں نے کرب سے آنکھیں میچھ لی۔ انہیں کرن کی باتوں سے بہت تکلیف ہوئی تھی پر انہوں نے کوئی رد عمل نہیں دیا۔

کرن نے ایک خیال آتے ہی لرزتے ہاتھوں سے پرس سے اپنا موبائل نکالا اور انشا گل کو کال ملانے لگی۔

لیکن لفٹ کے اندر ٹھیک سے سگنل نہیں آ رہے تھے۔ وہ افف کر کے سر پکڑ کر رونے لگی۔

رانا صاحب بے بسی سے کرن کو پاگل پن کرتے دیکھتے رہے لیکن دوبارہ اسے دلاسہ دینے کی کوشش نہیں کی۔ وہ سمجھ گئے تھے کرن لفٹ میں پھنسنے سے نہیں بلکہ ان کی موجودگی سے خوفزدہ ہو رہی ہے۔

جب سب کچھ آزما کر بھی لفٹ پھنسی رہی تو کرن ہار مان کر دیوار سے سر ٹکا کر کھڑی ہو گئی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس تنگ جگہ پر ہبس بڑھنے لگا۔ رانا صاحب نے پیشانی پر نمودار ہوتا پسینہ صاف کیا اور شرٹ کے اوپری بٹن کھول دیئے۔ کرن آنکھیں موندھے لمبی سانس لیتے ہوئے خود کو نارمل کرتی رہی۔

کوئی بیس منٹ بعد جا کر لفٹ میں حرکت شروع ہوئی اور لفٹ تیزی سے واپس نیچے گراونڈ فلور پر آ رکی۔

مین فلور پر لفت کے سامنے انشا گل اور سیلان متفکر انداز میں کھڑے تھے۔ ہمایوں کے چہرے سے بھی فکر مندی کے ایثار چھلک رہے تھے۔ ان کے علاوہ وہاں کے سٹاف ممبران بھی انگشت بہ دندان تھے۔

لفٹ کا دروازہ کھلتے ہی کرن باہر کو بھاگی اور سامنے کھڑی انشا گل سے لپٹ گئی۔ اس کے کندھے سے سر لگائے وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔

"آپی۔۔۔ آپ ٹھیک تو ہے۔۔۔" انشا نے کرن کے کندھوں اور کمر کو سہلاتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

رانا مبشر اپنی رعب دار شخصیت کو برقرار رکھتے ہوئے سپاٹ انداز میں لفٹ سے باہر آئے اور سائیڈ پر کھڑے ہو گئے۔

"سر آپ ٹھیک تو ہے۔۔۔" سیلان نے رانا صاحب کو پانی کی بوتل تھماتے ہوئے ان کی طبیعت کی تصدیق کرنا چاہی تو انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے دباؤ دے کر تسلی دی اور پھر دوزانو بیٹھ کر پانی پینے لگے۔

دوسرے جانب انشا گل اور آفس کے سٹاف ممبران کرن کو پانی پیلانے میں مصروف تھے۔ ہمایوں نے ایک مرتبہ کرن کی حالت دیکھی پھر مشکوک نظروں سے رانا مبشر کو۔ اسے ان دونوں کے بیچ کسی حساس حالت کا خدشہ محسوس ہوا تھا۔

آفس کے ٹیکنیکل آفسران شرمسار ہوتے ہوئے کرن کے پاس آئے۔

"ہم بہت معذرت چاہتے ہیں میم۔۔۔۔ جنریٹر میں خرابی آگئی تھی اس لیے کچھ دیر کے لیے بجلی منقطع ہو گئی اور لفٹ پھنس گیا۔۔۔" اس اڈھیر عمر آدمی کا احساس ندامت سے چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا۔ درپیش واقع کا سن کر انجینئر صاحب بھی تیزی سے وہاں پہنچ گئے اور اپنے سٹاف کو جھڑکنے لگے۔

کرن کی حالت سنبھلی تو اس نے انجینئر صاحب کو انہیں مزید ڈانٹنے سے روک لیا۔

"انجینئر صاحب کوئی بات نہیں۔۔۔ حادثات ہو جاتے ہے۔۔۔ غلطی ہو گئی ان سے۔۔۔ جانے دیں۔۔۔۔ مجھے دراصل بند جگہ کا فوبیا ہے۔۔۔ اس لیے حالت غیر ہو گئی تھی۔۔۔۔ پر اب ٹھیک ہوں۔۔۔" کرن نے معاملہ سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے وضاحت پیش کی۔

Posted On Kitab Nagri

انجینئر صاحب نے سٹاف ممبران کو دفع ہونے کا کہہ کر کرن سے میٹنگ اگلے دن کی رکھ لی اور فِل وقت اسے گھر جا کر آرام کرنے کی تجویز دی۔ کرن کو بھی یہی مناسب لگا اس نے ان سے رخصت لی اور گھر کے لیے روانہ ہو گئی۔

**************&&&&***************

اس رات رانا صاحب اپنے شب خوابی کے کپڑے پہنے ہوٹل کے کمرے کے بالکونی میں کھڑے ہو کر ریلنگ پر مضبوطی سے ہاتھ جمائے ہوئے کبھی تاریک آسمان میں چمکتے چاند اور تاروں کو دیکھتے کبھی انتالیہ شہر کے روشنیوں کو۔ دل اداس اور چہرہ مایوس تھا۔ جا جا کر کرن کا وہ خوفزدہ چہرہ، اس کا وہ دھمکی دینا، ان کے آنکھوں کے پردوں پر اور اس کی وہ وحشت زدہ آواز رانا صاحب کے سماعتوں میں گردش کر رہی تھی۔

"کیا ملا یہاں آ کر رانا۔۔۔۔ اسے تمہاری اچھائی پر یقین ہی نہیں ہے۔۔۔" انہوں نے دور افق میں دیکھتے ہوئے سوچا۔

"کیا اعتراف کرو گے تم اس سے۔۔۔۔ وہ تو تیرے وجود سے بھی ڈرتی ہے۔۔۔" ان کے دل میں شیطانی وسوسے امڑ رہے تھے۔

انہوں نے افففففف کر کے لمبی سانس خارج کی۔

"اچھائی کا راستہ آسان نہیں ہے۔۔۔ لوگ قدم قدم پر آزمائے گے۔۔۔ ثبوت چاہے گے۔۔۔ لیکن تمہیں ثابت قدم رہنا ہو گا۔۔۔" رانا صاحب کے سماعتوں میں اب ایک اور مردانہ آواز گونجنے لگی۔

رانا صاحب نے سر جھٹک کر اپنے خیالات مہو کئے اور وضو کرنے کے نیت سے واشروم چلے گئے۔ سنک پر جھکے ہوئے وہ ایک ایک کر وضو کرنے لگے۔ جب چہرے پر پانی ڈالا تب وہ مردانہ آواز پھر سے اجاگر ہونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلے جبر اور زبردستی کر کے نتیجہ دیکھ لیانا۔۔۔۔اب صبر اور پیار سے کام لو۔۔۔" اس مردانہ آواز نے نرم لہجے میں ہدایت دی۔

رانا صاحب نے پھر سے ہاتھوں کا پیالہ بنا کر پانی بھرا اور چہرے پر ڈالا۔پانی کے ساتھ وہ خیالات بھی بہہ گئے۔وضو مکمل کر کے وہ واشروم سے باہر آئے۔ٹیبل پر سے جائے نماز اٹھا کر قبلہ رخ بچھایا اور صلوت حاجت کے نوافل پڑھنے لگے۔نماز مکمل کر کے انہوں نے دعا میں ہاتھ اٹھائے تو اپنے آپ ان کا دل بھر آنے لگا۔

"اے سب کے بگڑی بنانے والے بادشاہ۔۔۔۔تو رحیم ہے۔۔۔تو کریم ہے۔۔۔۔۔میرے ارادوں کو کمزور مت ہونے دینا۔۔۔۔۔مجھے میرے حاصل تک پہنچا۔۔۔۔جیسے مجھ گنہگار کے دل کو صاف کر دیا تو نے۔۔۔۔۔ویسے ہی اس کے دل میں میرے لیے رحم ڈال دیں۔۔۔۔بیشک تُو ہر چیز پر قادر ہے رب العالمین۔۔۔۔۔" رانا صاحب نے کرن کے دل میں اپنے لیے رحم کی دعا کر کے ہاتھ چہرے پر پھیرے اور جائے نماز اپنی جگہ پر رکھ کر وہ بیڈ پر نیم دراز ہو کر لیٹ گئے۔آنکھوں میں نیند کا نام و نشان بھی نہ تھا۔اپنے دلی سکون کے خاطر وہ غیر مروی نقطہ کو دیکھتے ہوئے زیر لب زبانی سورہ یاسین کی تلاوت کرنے لگے۔

**************&&&&&************

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کرن آرام کرنے کی نیت سے گھر تو آگئی تھی لیکن سکون پھر بھی نہیں مل سکا تھا۔

رات دیر گئے تک وہ اپنے سٹوڈیو میں کتاب لیئے بیٹھی رہی۔ سر درد کو کم کرنے وہ کافی پر کافی پیتی رہی لیکن نہ سر کا درد کم ہو کے دے رہا تھا نہ کچھ پڑھ پا رہی تھی اس لیے مضطرب سی ہو کر کتاب میز پر پٹخ دی۔ اسے پھر لفٹ کا وہ سانحہ یاد آنے لگا۔ اس ٹیکنیکل ممبر کی وضاحت یاد کرتے ہوئے کرن کو رانا صاحب کے جانب اپنے تلخ رویے پر شرمندگی ہونے لگی۔

"افففف کرن۔۔۔۔ کیا کچھ کہہ دیا تم نے ان سے۔۔۔۔۔اتنی بدتمیزی تو تم نے آج تک کسی کے ساتھ نہیں کی۔۔۔۔ کیا سوچ رہے ہونگے وہ۔۔۔۔ کتنی بے مروت ہو گئی ہوں میں۔۔۔۔"اس نے شرمساری سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے مایوسی سے سوچا۔

"ماضی میں وہ جیسے بھی تھے۔۔۔۔ اس وقت وہ میرے کلائنٹ ہے۔۔۔۔اور اتنے دنوں سے انہوں نے ایسی کوئی غیر جانب دار حرکت بھی نہیں کی۔۔۔۔ مجھے از خود ان کے بارے میں برا نہیں سوچنا چاہیے۔۔۔۔ کل سب سے پہلے مل کر ان سے اپنی بد سلوکی پر معافی مانگوں گی۔۔۔"ٹیبل پر ہاتھ

Posted On Kitab Nagri

پھیلائے اور ہاتھوں کے پشت پر اپنی پیشانی ٹکائے اس نے دل ہی دل یہ فیصلہ کیا اور پھر دراز سے سر درد کی گولی نکال کر کچن میں پانی لینے چلی گئی۔

**************&&&**************

اگلے دن انجینئر صاحب کے آفس جانے سے قبل کرن کافی دیر تک رانا صاحب کا انتظار کرتی رہی۔ لیکن وہ نہیں آئے تو کرن بے دلی سے ان کے بغیر ہی میٹنگ کے لیے چلی گئی۔

دو گھنٹے بعد جب کرن واپس اپنے آفس آئی تو اس نے اپنے کیبن میں رانا صاحب کو ٹہلتے ہوئے اس کی لکھی ہوئی کتابوں میں سے ایک کتاب پڑھتے ہوئے پایا۔

رانا صاحب نے کرن کو اندر داخل ہوتے دیکھا تو اس کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔

"ویلکم بیک۔۔۔۔ کیسی رہی میٹنگ۔۔۔۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ سوری۔۔۔ میں نے اجازت کے بغیر تمہاری کتاب اٹھالی تھی۔۔۔ ویسے تم بہت اچھا لکھتی ہو۔۔۔" انہوں نے ہاتھ میں پکڑی کتاب ہوا میں لہرا کر معذرت چاہی۔

کرن اپنے تاثرات خوشگوار بنانے کی جتن کرتی اپنا بیگ اور ہاتھ میں پکڑی فائل میز پر رکھتے ہوئے کنکاری۔

"آپ میٹنگ کے لیے کیوں نہیں آئے۔۔۔۔ انجینئر صاحب آپ کا پوچھ رہے تھے۔۔۔۔۔" کرن ان سے سیدھے سادے غیر حاضر ہونے کی وجہ پوچھنے کی ہمت نہ کر سکی اس لیے بات انجینئر صاحب پر پلٹا دی۔

رانا صاحب نے کرن کے سوال پر مسرور ہوتے ہوئے اس کے جانب دیکھا وہ ان سے نظریں چراتی میز پر بکھرا سامان درست کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"صبح فجر کے بعد آنکھ دیر سے کھلی۔۔۔اور پھر میں نے سوچا۔۔۔آج کی میٹنگ میرے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔۔۔"رانا صاحب واپس بک شیلف تک گئے اور کتاب اس کی اپنی جگہ پر ٹکا دی۔

کرن کو اپنی کل کے حرکت پر معذرت کرنے کا یہ صحیح موقع لگا۔وہ میز کے آوٹ سے گزر کر رانا صاحب کے سامنے آگئی۔

"رانا صاحب۔۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔۔میں نے کل آپ سے بہت مس بیہو کیا۔۔۔۔پتا نہیں اضطراب میں آپ کو کیا کچھ کہہ دیا۔۔۔۔میں اپنے رویئے پر معذرت خواہ ہوں۔۔۔"کرن نے ایک ہی سانس میں وضاحت پیش کی اور پُر امید انداز میں رانا صاحب کو دیکھا۔

رانا مبشر ہلکا مسکرائے۔

"کوئی بات نہیں مجھے برا نہیں لگا۔۔۔۔۔بس افسوس اس بات کا ہے کہ تم مجھ سے اس قدر بد گمان ہو۔۔۔۔"رانا صاحب کے تاثرات ہمدردانہ ہو گئے تھے۔

"اور تم یہ کیوں سوچتی ہو میں تمہیں مارنے آیا ہوں۔۔۔۔کرن تم نے کبھی غور کیا ہے۔۔۔۔میں نے کسی پر کتنا ہی ظلم کیوں نہ کیا ہو۔۔۔۔کسی پر کتنا بھی تشدد کیا ہو۔۔۔۔لیکن کبھی کسی کو جان سے نہیں مارا۔۔۔"وہ سنجیدگی سے گویا تھے اور ان کے حقائق سن کر کرن کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئی۔

بد گمانی میں اتنی طاقت ہے کہ یہ انسان کا ذہنی سکون برباد کرنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے جڑے تعلق کو منٹوں میں تباہ کر دیتی ہے۔رانا صاحب اس مرتبہ کرن کو کسی بد گمانی میں نہیں پڑنے دینا چاہتے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"بیلا کی خودکشی کرنے کا فیصلہ اس کا اپنا تھا۔۔۔۔۔میں نے اسے نہیں مارا تھا۔۔۔۔۔میں نے تو صرف اس کی خودکشی کی پردہ پوشی کی تھی۔۔۔۔"رانا صاحب کرن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نرمی سے وضاحت کر رہے تھے۔

کرن کو لگا مانو کسی نے اسے ابلتے لاوا کے تالاب میں پھینک دیا ہو۔وہ اپنی جگہ ساکت کھڑی ہو گئی تھی۔

"تمہارا مس کیرج ایک حادثہ تھا۔۔۔۔۔میں نے اس بچے کو نہیں مارا تھا۔۔۔۔وہ دن مجھ پر بھی اتنا ہی گراں گزرا تھا۔۔۔۔صرف میں نے اپنے احساسات تم سب پر ظاہر نہیں کئے تھے۔۔۔"انہوں نے ایک کے بعد ایک کرن کی غلطیوں سے اسے آشنا کرتے ہوئے کہا۔وہ قدم قدم چل کر کرن کے قریب آئے تو کرن کا دل ڈوبنے لگا۔

"میں کتنا بھی گھمنڈی۔۔۔۔گھٹیا۔۔۔۔کمینہ۔۔۔۔ظالم۔۔۔۔بے حس کیوں نہ ہوں۔۔۔۔۔لیکن کرن۔۔۔۔میں قاتل نہیں ہوں۔۔۔۔پھر اب تمہیں کیسے جان سے مار سکتا ہوں۔۔۔۔"اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے رانا صاحب کے تاثرات میں سختی در آئی تھی۔انہوں نے کرن کے چہرے کے پاس جھکے ہوئے آخری فقرہ کہا اور پھر زخمی سانس لیتے ہوئے خود کو نارمل کرتے ایک قدم پیچھے ہو گئے۔

کرن کا دل کیا وہ وہی دفن ہو جائے۔اس نے واقعی کبھی ان نقاط پر غور ہی نہیں کیا تھا۔

کرن نے لب کھولے لیکن حلق سے آواز نہیں نکل سکی تھی۔وہ رانا صاحب کو تھامنا چاہتی تھی لیکن ہاتھوں میں حرکت نہیں ہو سکی تھی۔اسی اثناء کیبن کا دروازہ کھول کر ہمایوں اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔اسے اندر آتے دیکھ کر رانا صاحب کے آبرو تن گئے۔وہ ضبط کرتے ہوئے کرن سے فاصلے پر ہو گئے اور کرن رخ پھیر کر آنکھوں کے بھیگے گوشے صاف کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ہمایوں نے اندر داخل ہوتے ہوئے ان دونوں کی رقبت دیکھ لی تھی۔ وہ اپنے سارے آداب اور احترام بالائے طاق رکھ کر رانا صاحب پر جھپٹ پڑا۔

"یہ سب کیا چل رہا ہے۔۔۔ اور تم۔۔۔۔ کیا کر رہے ہو یہاں۔۔۔۔۔" ہمایوں تند و تیز آواز میں تُو تڑاک کہتے ہوئے رانا صاحب سامنے آگیا۔

رانا صاحب نے صرف اسے غصیلی نظروں سے دیکھا۔

"یہ ہمارے بیچ کا معاملہ ہے۔۔۔۔ آپ اس میں دخل اندازی نہ کریں۔۔۔۔" رانا صاحب نے احتراماً نرم لہجے میں جواب دیا۔

"میں تیری عمر دیکھ کر چپ ہوں۔۔۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم کچھ بھی کرتے جاو۔۔۔۔ تمہارا کام پیسہ دینا ہے۔۔۔۔ پھر روز روز یہاں آنے کا کیا جواز ہے۔۔۔" ہمایوں اب بھی انگلی اٹھائے کرہٹ بھرے انداز میں بول رہا تھا۔

کرن کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ہمایوں کو کیسے روکے۔

رانا صاحب تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے سنجیدہ کھڑے تھے۔

"یہی سوال میں آپ سے بھی پوچھ سکتا ہوں۔۔۔" اب کی بار رانا مبشر کی آواز میں بھی سختی در آئی تھی۔

"بس بہت ہوا۔۔۔ کرن کل لفٹ میں بھی اسی نے کچھ کیا ہو گا۔۔۔ تمہیں کوئی فوبیا وبیا نہیں ہے۔۔۔۔ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔" ہمایوں نے کرن کو مخاطب کرتے ہوئے رانا صاحب کا کالر جھکڑا اور ان پر ہاتھ اٹھانے لگا تھا کہ کرن کے پیروں میں حرکت شروع ہو گئی وہ تیزی سے ان دونوں کے بیچ آگئی اور ہمایوں کو پرے دھکیل دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"خبر دار جو انہیں ہاتھ بھی لگایا۔۔۔۔ جانتے بھی ہے کون ہے یہ۔۔۔۔رانا صاحب میرے۔۔۔۔" کہتے ہوئے اس کی زبان لرزنے لگی لیکن اس نے ہمت کر کے اپنا فقرہ مکمل کیا۔

"میرے ex husband ہے۔۔۔۔انہیں میں نے اجازت دی ہے۔۔۔وہ جب چاہے یہاں آسکتے ہے۔۔۔وہ جو بھی کریں یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔۔۔ آپ کو کوئی حق نہیں ہے ان سے اس طرح پیش آنے کا۔۔۔"کرن نے اپنی پوری طاقت سے غراتے ہوئے کہا۔

ہمایوں کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی وہ تعجب سے کبھی کرن کو دیکھتا کبھی اس نے پیچھے رانا صاحب کو۔ وہی دوسری جانب رانا صاحب کے تاثرات بھی کچھ کم حیرت زدہ نہ تھے۔وہ ٹکٹکی باندھے کرن کو دیکھے جا رہے تھے جو ان کی بے حرمتی کرنے والے کو بھوکی شیرنی کے مانند کھا جانے والے انداز سے جھڑک رہی تھی۔

******************&&&&&**************

رانا صاحب کے اعتراف نے کرن کو بہت پریشان کر دیا تھا۔وہ بے دم قدموں سے گھر کے اندر داخل ہوئی۔ انی رات کے کھانے کا انتظام کرنے لگی ہوئی تھی۔

"انی میں ڈنر نہیں کروں گی۔۔۔بہت کام ہے آج۔۔۔۔سٹوڈیو میں جا رہی ہوں۔۔۔۔پلیز مجھے ڈسٹرب مت کرنا۔۔۔"اس نے اونچے آواز میں اعلانیہ صورت میں صدا لگائی اور انی کا جواب سنے بغیر لکڑیوں کی بنی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئی۔سٹوڈیو کا دروازہ لاک کر کے وہ وہی فرش پر سمٹ کر بیٹھ گئی اور سر گھٹنوں میں چھپا کر رونے لگی۔جن نقاط پر اس نے تب غور نہیں کیا تھا وہ اب کر رہی تھی۔اج کے واقعے نے اس کے دل کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

**************&&&&************

Posted On Kitab Nagri

ایک ماہ تک ان کا یہی معمول چلتا رہا تھا۔اس دن کے بعد ہمایوں پھر وہاں نہیں آئے تھے۔اس دن کرن کے طرف سے اپنی دفاع دیکھ کر رانا صاحب کے دل کے بجھتے امید کو ایک نئی امنگ مل گئی تھی۔کرن کے دل میں اپنی اچھائی سے جگہ بنانے کا ان کا ارادہ مزید مضبوط ہو گیا تھا۔کرن اور رانا صاحب کے ملنے کا وہی دستور بنا رہا بس فرق یہ تھا کہ کہی نہ کہی اب کرن کو رانا صاحب کا آنا برا نہیں لگتا تھا۔وہ ان سے ہیبت زدہ نہیں ہوا کرتی تھی۔

اس دن وہ تعمیراتی سائٹ کا جائزہ لیں کر آفس لوٹے تو کرن نے انی کو اپنے کیبن میں منتظر بیٹھے پایا۔

"انی آپ یہاں۔۔۔۔" کرن نے تعجبی انداز میں انہیں مخاطب کیا۔

وہ درمیانہ قد سانولے سے بھی گہرا رنگ بڑی آنکھیں چھوٹی ناک کی حامل صحتمند خاتون صوفے پر سے اٹھی اور ان کے سامنے آئی۔

"یہاں پاس کے مارکیٹ میں سے گروسری کرنے آئی تھی تو سوچا آفس کا چکر لگالوں۔۔۔۔بہت وقت ہو گیا تھا یہاں آئے ہوئے۔۔۔۔" وہ کہتے ہوئے ہشاش بشاش سے تیار رانا مبشر کو بغور مشاہدہ کر رہی تھی۔

رانا صاحب بھی ان کو دیکھ رہے تھے۔کرن نے ان کا تعارف کروانے لب کھولے تھے کہ انی خود ہی ان کی تعریف کرنے لگی۔

"کرن let me guess۔۔۔۔۔" انہوں نے ہاتھ اٹھا کر کرن کو روکا اور سر تا پیر رانا صاحب کو دیکھ کر مسکرائی۔

"مسٹر رانا مبشر۔۔۔۔بہت خوشی ہوئی آپ سے روبہ رو ہو کر۔۔۔۔جتنا سنا تھا آپ اس سے کئی زیادہ کمال کے ہے۔۔۔" انی مسرور ہوتے ہوئے ان کی تعریف کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

رانا مبشر نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

"آپ مجھے جانتی ہے۔۔۔۔پر۔۔۔میں تو اس سے پہلے آپ سے کبھی نہیں ملا۔۔۔۔"رانا صاحب انی کی گفتگو سن کر حیران ہو گئے تھے۔

کرن نے مداخلت کرنا چاہی لیکن انی پھر سے استحزیہ مسکرا کر گویا ہوئی۔

"ملی تو میں بھی آج پہلی دفعہ ہوں۔۔۔۔لیکن آپ کو تصویروں میں دیکھا ہوا تھا۔۔۔اس لیے روبہ رو ملنے کا بہت شوق تھا۔۔۔"انی نے اپنے چھوٹے کندھوں تک آتے بال ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔

رانا صاحب کو کنفیوز دیکھ کر کرن نے ان سے انی کا تعارف کروایا۔

"رانا صاحب یہ انہیتا ہے۔۔۔۔میری کیئر ٹیکر۔۔۔۔میرے ساتھ رہتی ہے۔۔۔میرا بہت خیال رکھتی ہے۔۔۔میرے لیے بلکل ماں جیسی ہے۔۔۔"کرن نے انی کے گرد بازو مائل کرتے ہوئے ان کے گال سے گال ٹکرا کر کہا۔

رانا صاحب محظوظ ہوتے ہوئے مسکرائے۔

"اووو پھر تو میں ان کا بہت مشکور ہوں۔۔۔۔تھینکیو سو مچ انہیتا جی۔۔۔"رانا صاحب نے خوش دلی سے انی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"اووو مینشن ناٹ مسٹر رانا۔۔۔۔کرن مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔۔مسٹر رانا کبھی گھر پر آئیں نا۔۔۔۔ساتھ میں ڈنر کر لینگے۔۔۔۔آج رات کا ہی پراگرام بناتے ہیں۔۔۔"انی نے ہاتھ اٹھا کر ہوا میں لہرایا اور پھر ایک تجویز دے کر باری باری ان دونوں کو دیکھا۔

کرن ان کے اچانک دعوت نامہ پر حیران ہو گئی۔البتہ رانا صاحب بے تاثر رہے۔

Posted On Kitab Nagri

"آج نہیں انہیتا جی۔۔۔پھر کبھی۔۔۔اوکے کرن میں چلتا ہوں۔۔۔"رانا صاحب نے ڈنر پر انکار ہوئے مزید مزاحمت بننے سے پہلے ان دونوں سے رخصت لی اور اپنے ہوٹل کے روانہ ہو گئے۔

ابھی وہ آفس کے عمارت سے باہر نکلے ہی تھے کہ ان کا موبائل بجنے لگا کال روحان کی تھی۔

"کیا رانا بھائی۔۔۔۔آپ تو یورپ کے ہی ہو گئے۔۔۔۔پر امس کیا تھا روز بات کریں گے۔۔۔۔لیکن اب تو جب تک میں کال نہ کروں۔۔۔آپ پوچھتے بھی نہیں ہو۔۔۔"روحان نے رانا صاحب کی آواز سنتے ہی گلے شکوے شروع کر دیئے۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔دراصل یہاں آکر ایک پراجیکٹ میں شامل ہو گیا ہوں۔۔۔اس لیے کچھ مصروفیات بڑھ گئی تھی۔۔۔۔نور اور بچے کیسے ہے۔۔۔"انہوں نے خوش مزاجی سے ہنستے ہوئے پوچھا۔

انہیں روحان کے پیچھے بچوں کا شور صاف سنائی دے رہا تھا۔

وہی دوسری جانب روحان تینوں بچوں کے بیچ گھرا ہوا تھا۔کوئی اس کی قمیض کھینچ رہا تھا تو کوئی بازو۔سب اپنے بڑے پاپا سے بات کرنے بیتاب ہو رہے تھے۔روحان نے خود رانا صاحب سے رخصت لیتے ہوئے موبائل ذیشان کو تھما دیا۔اب باری باری کر کے تینوں بچے ان سے بات کرنے لگ گئے تھے۔

*******************&&&&****************

آفس کے اندر کرن انی کے آنے پر خفا ہو رہی تھی۔

"گروسری تو آپ کی کہی نہیں دِکھ رہی۔۔۔"اس نے طنزیہ انداز میں کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"وہ تو صرف بہانہ تھا۔۔۔میں نے سوچا۔۔۔تم تو از خود مجھے مسٹر رانا سے ملوانے سے رہی تو میں خود ہی یہاں آکر مل لوں۔۔۔"انی پھر سے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"ویسے۔۔۔۔دکھنے میں تو اچھے انسان ہے۔۔۔۔"انہوں نے رانا صاحب کے سراپے کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

"ہمممم۔۔۔مزاج بھی کافی بدل گئے ہیں ان کے۔۔۔"کرن نے اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا

"دیکھا۔۔۔۔میں نے کہا تھا نا۔۔۔۔وقت انسان کو بدل دیتا ہے۔۔۔"انی نے فخریہ انداز میں آبرو اچکا کر کرن کو اپنا تبصرہ یاد کروایا۔

کرن نے ایک سرد سانس خارج کی اور وائرلیس سے انشا گل کو چائے اور اسنیکس بھجوانے کی ہدایت دینے لگی۔

****************&&&&&*************

اگلے دن کرن کو دوراتوں کے لیے وزارت ماحولیات سے اجازت نامے پر دستخط کروانے استنبول جانا تھا۔

رانا مبشر نے بھی جانے کا اصرار کیا۔وہ کرن کا انکار سننے کو راضی نہ تھے اس لیے کرن نے اپنے ہیڈ آفس میں کال ملا کر ان سے رانا صاحب کو روکنے کی درخواست کی۔

"کرن وہ ہمارے سپانسر ہے۔۔۔۔تمہارے برابر کے پارٹنر۔۔۔۔ہم انہیں ناراض نہیں کر سکتے۔۔۔۔اگر وہ جانا چاہتے ہیں تو ہیڈ آفس کو تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔پھر آپ بھی شکایت نہ کریں۔۔۔۔"کال پر ہیڈ آفسر نے کرن کے درخواست کو مسترد کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

کرن کو مجبوراً خاموش ہونا پڑا۔اسی شام کی ان کی فلائٹ تھی۔استنبول ترکی کا سب سے بڑا اور تجارتی شہر تھا۔انتالیہ کی طرح استنبول بھی روشنیوں اور رونقوں سے بھرپور شہر تھا۔

فلائٹ میں ائیر پورٹ پر ہر جگہ کرن رانا مبشر کو نظر انداز کرتی رہی۔رانا صاحب بھی خاموش ہی رہے حتہ کہ ہوٹل میں کمرا بک کروانے تک بھی ان دونوں میں کوئی بات چیت نہ ہوئی تھی۔

ساتھ ساتھ دو کمرے بک کروا کر وہ دونوں اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔کرن نے اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی پرس دور اچھال دیا۔

"کیوں کر رہی ہے زندگی میرے ساتھ ایسا۔۔۔کیوں پھر سے رانا صاحب کو مجھ پر مسلط کر دیا ہے قسمت نے۔۔۔۔"وہ تنگ آ کر سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔اسے رانا صاحب کی موجودگی سے گھٹن محسوس ہوتی۔پر نا چاہتے ہوئے بھی ان دونوں کو ساتھ کام کرنا پڑ رہا تھا۔

*******************&&&&**************

صبح 9 بجے تک رانا مبشر اور کرن تیار ہو کر وزارت ماحولیات کے دفتر میں موجود تھے۔ایک سے ڈیڑھ گھنٹے تک ان سے بحث و مباحثہ کر کے ان کی میٹینگ کامیاب رہی۔

"بہت اچھا لگا آپ کے پراجیکٹ کا حصہ بن کر۔۔۔۔"منسٹر صاحب نے فائل پر دستخط کر کے کرن کو تھمایا۔وہ تینوں گول میز کے گرد کھڑے تھے۔

"تھینکیو سو مچ سر۔۔۔۔۔آپ کا تعاون ہمارے لیے باعث فخر ہے۔۔۔۔"کرن نے ان کو سراہتے ہوئے مسکرا کر سر کو خم دیتے ہوئے کہا۔

"تکمیلی کا انتظار رہے گا۔۔۔"منسٹر صاحب نے کہتے ہوئے مصافحہ کرنے ہاتھ آگے کیا۔

Posted On Kitab Nagri

کرن کے تاثرات بدل گئے اس نے کنکھیوں سے رانا صاحب کو دیکھا۔

رانا صاحب سپاٹ انداز میں منسٹر صاحب کو دیکھ رہے تھے جیسے ان کے حرکات و سکنات بغور مشاہدہ کر رہے ہو۔ کرن نے گلا تر کرتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کیا ہی تھا کہ رانا صاحب نے تیزی سے منسٹر صاحب کا ہاتھ تھام لیا۔

"ضرور۔۔۔۔۔آپ کو جلد اطلاع مل جائے گی۔۔۔۔once again thank you۔۔۔۔۔"انہوں نے منسٹر صاحب کا ہاتھ تھامے جنبش دیتے ہوئے کہا اور رخصت لینے لگے۔

کرن نے سر جھکا کر اپنا ہاتھ پیچھے کر دیا۔ اسے ہر چیز میں رانا مبشر کی مداخلت سے چڑ ہونے لگی تھی۔

*****************&&&&******************

ہوٹل پہنچ کر رانا صاحب اپنے کمرے میں آئے اور ٹائی کھولنے لگے تھے کہ کمرے کا دروازہ بغیر دستک دیئے کھلا اور کرن تند تاثرات بنائے اندر داخل ہوئی۔

"مسئلہ کیا ہے آپ کو۔۔۔۔۔۔کیوں میرے کام میں مداخلت کر رہے ہیں۔۔۔۔"اس کی اونچی آواز اور تند و تیز ٹون سے رانا مبشر کے آبرو تن گئے لیکن وہ ضبط کرنے خاموش رہے۔

"میں مداخلت نہیں کر رہا۔۔۔۔ایک مرد ہی دوسرے مرد کی نیت اچھے سے سمجھ سکتا ہے۔۔۔۔یوں ہی نہیں باپ بھائی یا شوہر اپنے گھر کی عورتوں پر پابندی لگاتے پھرتے۔۔۔۔۔دوسرا مرد کب کس نیت سے عورت کو چھونے لگا ہے یہ اچھے سے جانچ لیتے ہیں ہم۔۔۔۔۔"طیش سے ان کے گردن کی رنگیں ابھر گئی تھی لیکن وہ ہر حد امکان اپنا لہجہ ہموار رکھے ہوئے تھے۔

"لیکن نہ آپ میرے باپ بھائی ہے۔۔۔۔نہ شوہر۔۔۔۔۔۔پھر کس حق سے یہ سب کر رہے ہیں۔۔۔۔"کرن کے غضب میں کوئی نرمی نہیں آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

راناصاحب کرن کو تندی سے گھورتے اس کے روبہ رو آئے۔

"غلط فرمایا مس کرن۔۔۔۔۔رانا مبشر کا ہمیشہ سے تم پر حق تھا اور رہے گا۔۔۔۔تم نے دھوکے سے مجھ سے خلا لیا تھا۔۔۔۔میں نے اپنی رضامندی سے نہیں چھوڑا تمہیں۔۔۔۔"وہ دبے دبے غصے سے کرن پر غرائے۔

کرن کے آبرو پھیل گئے۔

"اگر میں برا تھا۔۔۔۔تو تم بھی برابر کی غلط تھی۔۔۔۔تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔۔تم نے میرا اعتماد توڑا۔۔۔۔تم نے مجھے دھوکا دیا۔۔۔۔تم نے میرے ہی بھائی کو میرے خیلاف استعمال کیا۔۔۔۔"رانا مبشر نا چاہتے ہوئے بھی اپنے دہشت کے روپ میں آگئے تھے۔اتنے برسوں کا دل میں دبایا غصہ آج کرن کو اپنے لپیٹ میں لے رہا تھا۔

کچھ دیر پہلے کی کرن کی ہمت ہوا بن کر اڑ گئی تھی۔راناصاحب کے طیش کے آگے اس سے ہلا تک نہیں گیا۔

"میں نے بہت مواقع دیے آپ کو۔۔۔۔بہت برداشت کیا۔۔۔۔آپ نہیں سدھرے۔۔۔۔"

کرن کی آنکھیں بھر آگئی تھی۔اس کی آواز کانپنے لگی۔

"آپ اب بھی نہیں سدھرے۔۔۔۔"اس نے مایوسی سے راناصاحب کا یہ پرانا جنونی روپ دیکھ کر گلہ امیز انداز میں کہا۔

"کیا برداشت کیا ہے تم نے۔۔۔۔نرم بستر چھوڑ کر زمین پر سوئی ہو۔۔۔۔فائف سٹار کا کھانا چھوڑ کر پھیکی سبزی کھائی ہے۔۔۔۔اپنوں سے الگ ہو کر سالوں سال تنہا رہی ہو۔۔۔۔"راناصاحب کی آواز میں افسردگی در آئی تھی۔آنکھوں میں زخمی سی ویرانی صاف ظاہر ہو رہی تھی۔

کرن کے پاس ان کے شکایات کا جواب نہیں تھا وہ دم سادھے ان کے شکوے سنتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تھی تم میرے بغیر۔۔۔۔۔اپنی چچی کی نوکرانی۔۔۔۔۔تمہارا یہ سٹیٹس۔۔۔۔۔یہ رتبہ۔۔۔۔۔۔تمہارا یہ مقام آج میرے ہی بل بوتے پر ہے۔۔۔۔۔اور تم حق کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔"انہوں نے بے بسی سے ہنہ کرتے سر جھٹکا اور چند قدم پیچھے ہٹ کر رخ پھیر لیا۔

کرن کو زوروں سے رونا آرہا تھا وہ الٹے قدم کمرے سے باہر بھاگی۔رانا صاحب نے اففففف کرتے لمبی سانس خارج کی اور آنکھیں میچھ لی انہیں ایسے کرن پر غصہ کرنا بہت برا لگا۔ خصوصاً طیش میں رانا مبشر اپنے دل کی وہ باتیں اُگل گئے جو وہ کبھی کسی پر بھی ظاہر کرنے کے حمایت میں نہیں تھے۔انہوں نے ہوا میں افسوس سے پیر پٹخا۔لیکن کمان سے نکلا تیر اور زبان سے نکلی بات کبھی واپس نہیں پلٹ سکتے۔اس لیے رانا صاحب کا اب افسوس کرنا بے مول تھا۔

*****************&&&&&************

کرن اپنے کمرے میں بیڈ کے پائنتی سے سر ٹکائے چھت پر لگے جگمگاتے فانوس کو دیکھ رہی تھی۔آنسو رخسار پر خشک ہو چکے تھے۔

"ہر بار ہر زمانے میں عورت کو ہی کیوں قربانی دینی ہوتی ہے۔۔۔۔کیوں ہر بار عورت ہی ملامت قرار دی جاتی ہے۔۔۔۔"اس نے مایوسی سے دل میں سوچا۔

"اگر کوئی عورت ظلم و ستم سہتی رہے تو وہ مظلوم بیچاری لاچار کہلاتی ہیں۔۔۔۔۔اور اگر اپنے لیے آواز اٹھائے خود پر ظلم ہونے سے روکے تو وہ سرکش باغی بد تہذیب۔۔۔۔۔کیوں عورت ہی ہر تنقید کا نشانہ بنتی ہے۔۔۔۔"اس کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگی۔

"رانا صاحب تب بھی مجھے نہیں سمجھ پائے تھے۔۔۔۔اب بھی نہیں سمجھ پائے۔۔۔۔۔مانتی ہوں انہوں نے اتنے سال تکالیف میں گزارے ہیں۔۔۔۔۔وہ قید کی تنہائی میں رہے ہے تو میں دنیا کی بھیڑ میں بھی تنہا

Posted On Kitab Nagri

رہی ہوں۔۔۔" کئی گھنٹوں سے ایک ہی زاویئے میں بیٹھے رہنے سے اس کی گردن میں ٹیس اٹھنے لگی۔ اس نے گھٹنوں کے گرد بازو مائل کر کے اپنی پیشانی گھٹنوں پر ٹکا دی۔

"میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔ رانا صاحب آپ نے تو اپنا غصہ مجھ پر نکال لیا۔۔۔۔ میں کس پر اپنا غصہ نکالوں۔۔۔۔ میں کس سے حالِ دل بیان کروں۔۔۔۔ کوئی نہیں ہے میرا اپنا۔۔۔۔" چند آنسو ٹوٹ کر اس کے رخسار پر بہہ رہے تھے۔

وہ اسی انداز میں بیٹھی بے آواز آنسو بہا رہی تھی جب اس نے دروازے پر دستک سنی۔ ایک جھٹکے سے وہ خیالوں سے باہر آئی۔ تیز تیز آنسو صاف کر کے گھڑی دیکھی جہاں آدھی رات کا ایک بج رہا تھا۔ اس کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

"اس وقت کون ہے۔۔۔۔" وہ اپنے سارے حس بیدار کرتے ہوئے اٹھی۔

"who is there!۔۔۔۔" اس نے بلند آواز میں صدا لگائی لیکن کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

دروازے پر پھر سے دستک ہوئی۔ کرن نے آہستہ آہستہ چلتے سائیڈ ٹیبل پر پڑا گلدان اس نیت سے اٹھایا کہ دروازے پر موجود خطرے پر وار کر سکے۔ گلدان مضبوطی سے تھامے اس نے دروازہ کھولا تو سامنے رانا صاحب ہاتھوں میں لوازمات سے سجی ٹرے اٹھائے کھڑے مسکرا رہے تھے۔ کرن کے ہاتھ میں گلدان دیکھ کر وہ ٹھٹک گئے۔

شام کے برعکس وہ اس وقت ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں تھے۔

"تم کھانے پر نیچے نہیں آئی تو میں کھانا یہیں لے آیا۔۔۔" انہوں نے خوش مزاجی سے کہا۔

کرن کے آبرو تن گئے۔ اتنی جلدی وہ ان کے شام کا رویہ بھولی نہیں تھی کہ خوش دلی سے بات کریں۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"اس نے تمانیت سے جواب دیا اور دروازے بند کرنے لگی لیکن رانا صاحب نے دروازے کے آگے آگئے اور خود ہی دھکیلتے ہوئے کمرے میں اندر داخل ہوئے۔

"لیکن مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔اور تمہیں بھی دن بھر اتنا کام کرنے کے بعد بھوکا نہیں سونا چاہیئے۔۔۔"وہ جوش و خروش سے کہتے بڑے سینٹرل ٹیبل پر ڈشز سجانے لگے۔

"دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔آج کھانے میں کیا ہے۔۔۔۔"وہ ایک ایک کرکے ڈونگے کا ڈھکن ہٹا کر جھانکنے لگے۔

"واو۔۔۔اٹالین میرا فیوریٹ۔۔۔۔اور چائنیز تمہارا فیوریٹ۔۔۔۔۔"رانا صاحب تہزیب اپنے آگے نیپکن پھیلا کر پلیٹ میں اٹالین ڈش نکالنے لگے۔کرن بے زاری سے سینے پر ہاتھ باندھے انہیں دیکھ رہی تھی۔رانا صاحب کے انداز سے یہ بلکل ظاہر نہیں تھا کہ چند گھنٹے پہلے وہ وحشتناک غصے میں کرن کو جھڑک رہے تھے۔

"وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔آ کر کھانا کھاو۔۔۔۔ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔۔"رانا صاحب نے کرن کو تپے مزاج میں دیکھ کر مخاطب کیا۔کرن ان کے مقابل سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔اسے رانا صاحب کے مزاج سمجھ نہیں آرہے تھے۔

رانا صاحب نے پاستہ منہ میں ڈالتے ہوئے کرن کو دیکھا تو پریشان ہوگئے۔کرن کی سوجی آنکھیں اور سرخ پڑتی ناک اس کی کیفیت صاف ظاہر کر رہی تھی۔

رانا صاحب اس سے نظریں چراتے اس کے پلیٹ میں چائنیز رائس ڈالنے لگے۔وہ کرن کو اس حال میں مزید نہیں دیکھ سکتے تھے۔

"رانا صاحب۔۔۔۔"کرن نے بے لچک لہجے میں مخاطب کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"کھانے پر غصہ نہیں نکالتے۔۔۔۔۔پہلے ڈنر کرو۔۔۔۔پھر جو کہنا ہوا۔۔۔۔۔کہہ دینا۔۔۔۔"رانا صاحب نے اپنائیت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھوڑی بہت نوک جوک تو سب میں ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔میرا تم سے اور کوئی رشتہ نہ صحیح۔۔۔۔۔پر سپانسر اور کلائنٹ کا تو ہے۔۔۔۔۔اس لیے تمہاری مجھ سے زبان لڑانے کی غلطی سے میں درگزر کرتا ہوں۔۔۔۔۔میرے جھڑک سے تم کر دو۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"رانا صاحب نے معذرت خواہاں انداز میں مزید وضاحت پیش کی۔

کرن کو واقعی بہت بھوک لگ رہی تھی اوپر سے ٹیبل پر پڑے لوازمات کی اشتہا انگیز خوشبو اسے اپنے جانب متوجہ کرنے میں برابر کا کام کر رہی تھی۔اس نے نظریں گھماتے ہوئے غصہ جھٹکا اور کھانا کھانے لگ گئی۔

رانا صاحب بہ ظاہر تو کرن کو نظر انداز کئے ہوئے تھے لیکن وہ اس کی ساری کاروائی مشاہدہ کر رہے تھے اس لیے محظوظ ہوتے ہوئے مسکرا دیئے۔

جو مرد یہ سمجھ لے کہ عورت کا دل شیشے کی طرح نازک ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ نرمی سے پیش آئے گا، کیونکہ عورت اچھی ہو یا بری۔ عقل مند ہو یا بیوقوف قابو صرف محبت اور عزت سے آتی ہے۔

رانا صاحب کرن کے اچھے سے کھانا کھانے تک وہی رہے پھر ویٹر کو بلا کر برتن واپس کیئے اور کرن سے شب بخیر کہتے خود اپنے کمرے میں آ گئے۔

کرن جتنی جلدی غصہ ہوتی اتنا ہی فوراً سے مان بھی جایا کرتی تھی۔رانا مبشر کی تھوڑی سی اپنائیت اور مہربانی نے اس کے دل کی ساری کڑواہٹ دور کر دی تھی۔ان کے جاتے ہی وہ بھی سب بھلا کر سونے لیٹ گئی۔

ہاں البتہ دل کے شک و شبہات ابھی بھی پوری طرح ختم نہیں ہو سکے تھی۔

****************&&&&*****************

Posted On Kitab Nagri

اگلی رات کرن اور رانا مبشر کی واپسی ہوئی۔ڈرائیور کو چونکہ کرن نے دو دن کی چھٹی دے رکھی تھی اس لیے ایرپورٹ سے انہوں نے ٹیکسی کروائی۔کرن کے اپارٹمنٹ کے دروازے تک رانا صاحب اس کا بیگ اٹھائے اس کے ساتھ آئے پھر اس سے رخصت لیتے روانہ ہو گئے۔

کرن اندر داخل ہوئی تو پورا گھر تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔اسے تعجب سا ہوا۔اس نے انی کو پکارتے لاؤنج کی لائٹس جلائی۔پھر انی کے کمرے پر دستک دی لیکن انی کہی نہیں ملی۔کرن وہی صوفے پر بیٹھ کر انی کو کال ملانے لگی پر ان کا نمبر مصروف آرہا تھا۔اسے مزید شاک سا لگا۔

"اس وقت انی کہاں جاسکتی ہے۔۔۔۔"کرن سوچتے ہوئے اپنے کمرے میں فریش ہونے چلی گئی۔

**************&&&&************

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کررہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

رانا مبشر کرن کے اپارٹمنٹ سے اتر کر لابی سے گزر رہے تھے جب انہیں ایک کونے سے کسی نسوانی آواز کا منمنانا سنائی دیا۔ رات کے اس پہر دور دور تک وہاں کوئی بشر موجود نہ تھا۔ رانا صاحب دبے پاوں آواز کا تعاقب کرتے اس بھاری بھر کم سائے کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

"اووو ہووو۔۔۔۔۔بولا ہے نا۔۔۔۔۔ تھوڑا وقت دو۔۔۔۔۔ابھی وہ میٹینگ کے لیے گئی ہے۔۔۔۔۔میں تب تک کچھ کرتی ہوں۔۔۔۔۔"انہیتا جی منہ کے آگے ہاتھ کا پیالہ بنائے موبائل پر سرگوشی کے انداز میں گفتگو کر رہی تھی۔ انہیں اپنے پیچھے کسی کی آہٹ سنائی دی تو بھوکلا کر موبائل نیچے کر لیا اور خوف وہراس سے دل پر ہاتھ رکھ کر مڑی تھی کہ ٹھٹک گئی۔

رانا صاحب پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے تند تاثرات بنائے یک ٹک اسے دیکھ رہے تھے۔

"مممم۔۔۔مسٹر۔۔۔۔ررررانا۔۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔"انی کی سانس اٹک گئی زبان لھڑکرا گئی۔

"آپ جانتی ہے نا مس انہیتا۔۔۔۔میں کرن کے معاملے میں کتنا سنجیدہ ہوں۔۔۔۔۔۔اس لیے اسے کبھی دھوکہ دینے کا سوچنا بھی مت۔۔۔۔"رانا صاحب نے سختی سے تنبیہہ کرتے ہوئے انی کے ہاتھ سے موبائل چھینا اور تندی سے گھورتے ہوئے کال پر موجود شخص سے بات کرنے لگے۔

انی مضطرب سی یہاں وہاں دیکھتی ان سے نظریں ملانے سے کتراتی رہی۔

************&&&&************

اپنا سامان کمرے میں رکھ کر پھر چینج کر کے کرن کمرے سے باہر آئی تب بھی گھر خالی پڑا تھا۔ اسے انی کی فکر ہونے لگی وہ گھڑی کو دیکھتے ہوئے جو رات کے ساڑھے گیارہ بجا رہی تھی؛ پھر سے انی کو کال ملانے لگی۔ پہلی بیل گئی تھی کہ دروازہ کھول کر انی اندر داخل ہوتی دکھائی دی۔

Posted On Kitab Nagri

"انی۔۔۔کہاں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔فکر ہو رہی تھی مجھے۔۔۔۔"کرن نے ان کے پاس آکر ناراض ہوتے ہوئے گلہ کیا۔

"کیا ہوا انی سب ٹھیک تو ہے۔۔۔"کرن کو انی کا رنگ اڑا ہوا لگا تو متفکر انداز میں پوچھا۔

"ہاں ہاں مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔۔فرینڈز کے ساتھ پارٹی کرنے گئی تھی۔۔۔۔دیر ہو گئی۔۔۔۔تم بھی تھکی ہوئی ہو گی۔۔۔۔جا کر سو جاو۔۔۔۔میں بھی سونے جا رہی ہوں۔۔۔۔"انی اپنی گھبراہٹ چھپانے کی کوشش کرتی جعلی مسکرا کر بے پرواہی سے ہاتھ ہوا میں لہرا کر وضاحت دیتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

کرن کو وہ کچھ مشکوک سی لگی لیکن زیادہ سوچے بغیر شانے اچکاتے وہ بھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

****************&&&&***************

پچھلے دو دنوں سے کرن کو انی کی حرکات مشکوک سے لگے۔وہ اکثر بنگالی زبان میں کسی سے کال پر مصروف رہتی کبھی اچانک گھر سے نکل جاتی۔کرن کے پوچھنے پر بھی انی نے کچھ نہیں بتایا۔

سنڈے کی صبح کرن دیر سے اٹھی۔حسب توقع انی گھر پر نہیں تھی اور ناشتہ بھی نہیں بنا تھا۔

کرن کو کھٹک محسوس ہوئی وہ معاملے کی جانچ پڑتال کے ارادے سے انی کے کمرے میں داخل ہوئی اور سامنے کا منظر دیکھ کر دنگ رہ گئی۔انی کے بیڈ پر بہت سے کاغذات بکھرے پڑے تھے۔کچھ بینک کے دستاویزات بھی الگ کر کے رکھے گئے تھے۔وہ قریب آکر بغور ان کاغذات اور دستاویزات کا مشاہدہ کرنے لگی تو بینک کے ایک آدھ دستاویز پر اسے رانا مبشر کا نام دکھائی دیا۔کرن کے آبرو حیرت سے پھیل گئے۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ کاغذ اٹھایا اور اس پر لکھے عبارت پڑھنے لگی۔پچھلے تین دنوں میں رانا مبشر نے پاکستانی حساب سے تیرا لاکھ روپے انی کے اکاونٹ میں ٹرانسفر کروائے تھے۔کرن کو مزید شاک لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔ رانا صاحب نے انی کے اکاونٹ میں اتنے پیسے کیوں بھجوائے ہیں۔۔۔۔۔" اس نے آس پاس ملاتشی نظروں سے دیکھ کر اور ثبوت ڈھونڈنا چاہے۔

اسی اثناء دروازہ کھول کر انی اندر داخل ہو رہی تھی اور کرن کو اپنے کمرے میں بینک کے کاغذات ہاتھ میں پکڑے دیکھ کر انی متذبذب سی ہو گئی۔

"کیا چل رہا ہے یہ سب۔۔۔۔۔۔ رانا صاحب نے اتنی رقم کیوں بھیجی ہے آپ کے اکاونٹ میں۔۔۔۔۔ خرید لیا ہے نا انہوں نے آپ کو۔۔۔۔۔" اپنی ماں جیسی انی کو اپنے پیٹھ پیچھے رانا مبشر کے ساتھ ملوث پا کر کرن کا دل بھر آنے لگا۔

"بھیج دیا خود کو آپ نے۔۔۔۔۔۔ ان کے ساتھ مل کر کیا سازش رچ رہی ہے آپ میرے خیلاف۔۔۔۔۔۔ بولیں۔۔۔۔۔۔ چپ کیوں ہے۔۔۔۔۔" کرن کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ وہ بلند آواز میں انی پر چیخ پڑی۔

انی نفی میں سر ہلاتے قریب آئی اور کرن کو اپنے حصار میں لینا چاہا۔

"تم غلط سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے کرن۔۔۔۔" انہوں نے اداسی سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کرن ان کے رقبت سے دور ہٹ گئی۔

"میں غلط ہوں تو پھر یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔" اس نے ہاتھ میں پکڑے کاغذات ہوا میں لہرائے۔

"کرن۔۔۔۔۔ میری بچی۔۔۔۔۔ میں سب بتاتی ہوں۔۔۔۔۔ مجھے وضاحت کا موقع تو دو۔۔۔۔۔" انی روہانسی ہو گئی۔ کرن کا غصہ ان سے سنبھالا نہیں جا رہا تھا۔

"مسٹر رانا نے وہ پیسے میرے بیٹے کے آپریشن کے لیے دیئے ہیں۔۔۔۔۔" انی نے تند آواز میں جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

کرن پھٹی نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔انی شکست خوردہ ہوگئ تھی۔ان کے چہرے سے ان کی بے بسی صاف چھلک رہی تھی۔

"ایک ہفتے پہلے میرے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔۔اس کے پیر کی ہڈی ٹوٹ گئ تھی۔۔۔۔۔فوری طور پر آپریشن کرنے کے لیے پندرہ لاکھ روپے درکار تھے۔۔۔۔اس کے خود کے پاس پچاس ہزار سے زیادہ نہیں تھے تو اس نے مجھ سے درخواست کی۔۔۔"انی کے آنسو جاری ہو گئے تھے۔

"اس نے بھلے مجھ سے تعلق توڑ دیا ہو کرن۔۔۔۔لیکن میں اس کی ماں ہوں۔۔۔۔۔میں اپنے بچے کو تکلیف میں اکیلا کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔۔۔۔۔"وہ اپنے بیڈ پر سر پکڑ کر بیٹھ گئ اور زار و قطار رونے لگی۔

"میں مشکل سے ڈیڑھ سے دو لاکھ کا ہی بندوبست کر پائی تھی۔۔۔باقی کی رقم کے لیے بہت پریشان تھی جب تمہارے استنبول سے لوٹنے کی رات مسٹر رانا نے مجھے اپنے بیٹے سے کال پر بات کرتے پکڑ لیا۔۔۔۔" انی بہتے آنسوؤں سے ساری روداد سناتی گئ۔

کرن انی کے پاس آکر بیٹھی اور ان کے گرد بازو مائل کرتے ہوئے انہیں دلاسہ دینے لگی۔

"انی آپ مجھ سے کہہ دیتی۔۔۔۔میں تھوڑی آپ کو پیسے دینے سے انکار کرتی۔۔۔"کرن نے نرمی سے شکوہ کیا۔

"سوچا تو یہی تھا۔۔۔۔لیکن مسٹر رانا نے کہا تمہاری سیونگ اس پراجیکٹ اور تمہاری نئ کتاب کی پبلیشنگ پر لگی ہے۔۔۔۔۔اور جب وہ دیں رہے ہیں تو میں تمہیں اس سب کے لیے پریشان نہ کروں۔۔۔۔"انی نے افسوس کرتے ہوئے سر جھٹکا۔

کرن کو رانا مبشر کے اس کے اکاونٹس کے بارے میں اتنی معلومات رکھنے پر شاک لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور ان پیسوں کے بدلے ضرور رانا صاحب نے مجھے طلب کیا ہو گانا۔۔۔۔" کرن نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے اپنے آنکھوں کے بھیگے کنارے صاف کیئے۔ اسے قسمت اپنا کھیل ایک مرتبہ پھر دہراتے ہوئے محسوس ہوئی۔

انی نے اپنے جذبات پر قابو پاکر کرن کے جانب افسردگی سے دیکھا۔

"پتا ہے کرن۔۔۔۔ تم نے اپنے دماغ میں مسٹر رانا کا ایک خاکہ بنا کر رکھا ہے۔۔۔۔۔ جس میں وہ مطلبی۔۔۔ خود غرض۔۔۔۔۔ ہر طرح کے جذبات سے عاری ظالم شخص ہے۔۔۔۔۔ اور اس خاکے کے آگے تمہیں ان کی نیکیاں۔۔۔۔ ان کا اچھا آدمی بننا دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔۔" انی کے تاثرات سپاٹ ہو گئے لہجے میں سختی در آئی تھی۔ وہ کرن کا بازو جھٹک کر اس کے پہلو سے اٹھ کھڑی ہو گئی۔

"یا پھر یوں کہوں۔۔۔۔ کہ تمہارے ضمیر کو ان کا اچھا بننا گوارا نہیں ہو رہا۔۔۔۔ کہ کہی تم ان کے محبت میں گرفتار نہ ہو جاو۔۔۔۔۔ یا تمہارا دنیا کے سامنے بنایا ہوا ان کا منفی کردار ختم نہ ہو جائے۔۔۔۔" انی نے اپنے بیڈ پر بکھرے کاغذات سمیٹتے ہوئے اپنا فقرہ مکمل کیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

کرن بے جان سی کافی دیر وہی بیٹھی رہی۔ کہی نا کہی انی کی باتوں نے اس کے اندیشوں کو اس پر ظاہر کر دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

جب وہ انی کے کمرے سے باہر آئی تو انی کچن میں شیلف پر لنچ میں بنانے کے لیے سبزی کاٹ رہی تھی۔ کرن لب کاٹتے ہوئے ان کے پاس آئی اور ان کے گرد بازو مائل کئے۔

"سوری۔۔۔ ویسے آپ کا بیٹا کیسا ہے۔۔۔۔ آپریشن ہو گیا اس کا۔۔۔۔" کرن نے اپنی بات پر معذرت کرتے ہوئے انی کے بیٹے کی عیادت کی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں کل رات آپریشن ہو گیا خیر سے۔۔۔ٹھیک ہو جائے گا کچھ دنوں میں۔۔۔۔" انی نے سپاٹ انداز میں قدرے نرم لہجے میں جواب دیا اور کرن کے حصار سے الگ ہو گئی۔

"انی۔۔۔۔آپ چاہے۔۔۔۔تو کچھ دن بنگلہ دیش جا کر اس سے مل آئے۔۔۔۔" کرن نے اپنائیت سے تجویز دی۔

اس بات پر انی مسکرادی اور سر کو خم دے کر اس کی تجویز منظور کی۔کرن بھی خوشگواریت سے مسکرادی۔

"کرن۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔میری ایک تجویز تم بھی مان لو۔۔۔مسٹر رانا کے لیے اپنا دل صاف کر لو۔۔۔۔انہوں نے فی سبیل اللہ میری مدد کی ہے۔۔۔۔بدلے میں کچھ نہیں مانگا۔۔۔۔یقین کرو میرا۔۔۔"انی نے اس کے رخسار پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے سمجھایا۔

کرن زخمی مسکرادی۔

"میں اپنے دل کو بدلنے کی کوشش کروں گی انی۔۔۔"اس نے انی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

*******************&&&&**************

اگلی صبح انی دو ہفتوں کے لیے اپنے بیٹے بہو کے پاس رہنے بنگلادیش چلی گئی تھی۔اس دوران کرن اور رانا مبشر کی ملاقاتیں اپنے معمول پر چلتی رہی۔مگر نہ کرن نے ان سے انی کو دیئے پیسوں کا ذکر کیا اور نہ ہی رانا صاحب نے کرن پر ایسا انکشاف ظاہر کیا۔

*****************&&&&***************

اس دن کرن بہت خوش تھی۔تعمیراتی کام اپنے تکمیل کی طرف زور و شور سے رواں دواں تھا۔تین ماہ میں کافی حد تک عمارت بن چکی تھی۔اس کے اس کار خیر سے سب ہی بہت خوش تھے۔ہر دوسرے دن

Posted On Kitab Nagri

اخبارات میں نیوز چینلز پر کرن کے متعلق خبریں چلتی۔کچھ اسے بہت سراہتے لیکن کچھ اس کا تنقید بھی کرتے۔

رانا صاحب کی موجودگی سے کرن کی بہت مدد ہو گئی تھی۔انہیں ایسے تعمیراتی منصوبوں میں کرن سے بہتر تجربہ تھا۔سارا کنسٹرکشن کا کام ان ہی کے زیر نگرانی ہوتا رہا۔

اس دن بھی کرن رانا صاحب کے ہمراہ سائٹ سے واپس آفس لوٹی تو کوریڈور میں ہی اسے ایلف اور اورہان مل گئے تھے۔ایلف کرن کی ہم منصب تھی اور اورہان ٹیکنیکل ڈائریکٹر تھا حال ہی میں ان دونوں کی شادی ہوئی تھی اور وہ آج ہی اپنے ہنی مون سے لوٹے تھے۔

ایلف کو دیکھ کر کرن کی خوشی دگنی ہو گئی تھی۔پہلے خود ان سے مل کر پھر کرن نے رانا صاحب کو متعارف کروایا۔

"یہ مسٹر رانا ہے۔۔۔۔۔میرے۔۔۔۔۔بہت خاص مہمان۔۔۔۔"اس نے رانا صاحب کے جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ایلف اور اورہان ہیں۔۔۔۔میرے بہت اچھے کولیگ۔۔۔۔دو ماہ پہلے ان کی شادی ہوئی ہے۔۔۔۔"

پھر کرن نے رانا صاحب کو دیکھتے ہوئے اس جوڑی کا تعارف بتایا۔

"اووو Congratulations۔۔۔۔۔"رانا صاحب نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے اورہان سے مصافحہ کیا۔

ایلف بھی رانا صاحب کی مبارکباد وصول کرتے ہوئے مسکرائی۔

"یہ میرے ریسپشن پارٹی کا کارڈ ہے۔۔۔۔آپ کو لازمی آنا ہو گا کرن۔۔۔۔"ایلف نے ہینڈ بیگ سے دو عدد کارڈز نکالے۔

Posted On Kitab Nagri

"اور مسٹر رانا۔۔۔چونکہ آپ کرن کے خاص مہمان ہے۔۔۔تو آپ ہمارے بھی خاص مہمان ہوئے۔۔۔۔آپ کو بھی لازمی آنا ہے۔۔۔"ایلف نے ایک کارڈ رانا صاحب کو بھی پیش کیا۔

رانا صاحب کارڈ تھام کر مشکور ہوتے ہوئے مسکرائے۔وہ اپنے آنے سے معذرت کرتے لیکن اورہان نے ان کے بازو پر ہاتھ رکھا۔

"پلیز مسٹر رانا۔۔۔۔آپ بہت لطف اندوز ہو جائے گے۔۔۔۔یہ پارٹی کم اور کانسرٹ زیادہ ہے۔۔۔الگ الگ انٹرنیشنل گلوکار بھی اس میں حصہ لینے والے ہے۔۔۔آپ کو آنا ہی پڑے گا۔۔۔بہت مزا آئے گا۔۔۔"اورہان کے ضد کے آگے رانا صاحب نے اس کی پیشکش منظور کرتے ہوئے سر اثابت میں ہلا دیا۔

***************&&&&&**************

پارٹی کی شام کرن کے اسرار پر سب سے پہلے اس کا ڈرائیور رانا صاحب کو لینے گیا پھر ان کو لیتے ہوئے وہ کرن کو اٹھانے واپس اس کی اپارٹمنٹ کے سامنے آگئے۔رانا صاحب پورے بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھے حتہ کے ٹائی جوتے گھڑی سب بلیک کلر کے تھے۔بال اور شیو تازہ تراشی ہوئی وہ ہشاش بشاش سے تیار فرنٹ سیٹ پر بیٹھے کرن کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ابھی وہ سر اونچا اٹھا کر اس کے اپارٹمنٹ کے باہری حصے کو مشاہدہ کر رہے تھے جب کرن سیڑھیوں پر سے اترتی دکھائی دی۔رانا صاحب کی نظریں اس پر آکر رک سی گئی۔

کرن گولڈن کلر کا کام دار فراک اور چوڑی دار پجامہ پہنے ہوئے تھی۔کھلے بال رول کئے ہوئے تھے نفیس سا میک اپ کیا تھا جو اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہا تھا۔کانوں میں ڈائمنڈ ٹاپس اور ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے وہ بلکل دیسی انداز میں تیار ہوئی تھی۔فراک کا دامن پہلوؤں سے اٹھائے وہ نیچے آئی۔کرن کو قریب آتے دیکھ کر رانا صاحب کار سے اترے اور ڈیش بورڈ پر رکھے گلاب کا چھوٹا سا گلدستہ اٹھا کر کرن کو پیش کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی سے کچھ بڑا گلدستہ انہوں نے اس شادی شدہ جوڑے کی تقریب کے مناسبت سے الگ تیار کروایا تھا۔

کرن ان کا پیش کردہ وہ گلدستہ دیکھ کر حیران ہو گئی۔

"راستے میں ایک فلاور شاپ مل گئی تھی تو۔۔۔۔۔تمہارے لیے لیں لیئے۔۔۔۔"رانا صاحب نے کچھ جھجکتے ہوئے وضاحت پیش کی۔انہیں کرن کے ساتھ دوستانہ ہونے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوئی۔

کرن نے تسکین سے مسکرا کر وہ گلدستہ تھاما پھر تازہ پھولوں کی خوشبو سے مسرور ہوتے ہوئے اپنے پیچھے کھڑے ملازم کو پکڑایا جو کرن کا تحفہ اٹھائے کھڑا تھا۔

"انی سے کہنا میرے سٹوڈیو میں لگا دیں۔۔۔۔۔"اسے حکم صادر کر کے کرن نے اس کے ہاتھ میں سے تحفہ اٹھا کر ڈرائیور کو دیا جو اُس نے پیچھے سیٹ پر معظم انداز میں رکھ دیا۔

'چلیں۔۔۔۔"رانا صاحب کہتے ہوئے کرن کے سامنے سے ہٹے۔وہ آگے آ کر پیچھے سیٹ پر اپنا فراک سنبھالتے ہوئے بیٹھ گئی۔رانا صاحب نے آگے کی سیٹ سنبھالی اور کار تقریب کے جانب روانہ ہو گئی۔

************&&&&*********************

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہال کے استقبالیہ میں ایلف سلور کلر گاؤن پہنے اور اور ہان گرے کلر سوٹ پہنے تیار کھڑے سب ہی مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے۔کرن اور رانا صاحب ساتھ چلتے قریب آئے اور ان سے ملے۔کرن نے تحفہ پیش کیا اور رانا صاحب نے گلدستہ۔

ہال کے اوپن ائیر میں منعقد کردہ وہ تقریب واقعی کانسرٹ نما تھا۔بڑے سے اسٹیج پر میوزیکل ٹیم موسیقی بجا کر شام کو رنگین بنا رہے تھے۔اسٹیج کے سامنے ہی قطار سے میز اور کرسیاں لگائی گئی تھی۔ایلف کرن اور رانا صاحب کی رہنمائی کرتی انہیں اسٹیج کے سامنے دو نفری میز پر لے آئی۔اس کا شکریہ ادا کرتے ان دونوں نے آمنے سامنے نشست پر سنبھال لی۔وہاں ان کے آفس کے بہت سے کارکنان تشریف فرما تھے۔دور

Posted On Kitab Nagri

ایک میز پر سیلان بھی اپنی منگیتر کے ہمراہ شام کو انجوائے کرتا نظر آرہا تھا۔البتہ انشا گل کی ساس کی طبعیت ناساز ہونے کے باعث وہ شرکت کرنے سے قاصر تھی۔

ابھی تک کانسرٹ کا آغاز نہیں ہوا تھا۔فلحال مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری وساری تھا۔

جب تقریباًسارے مہمان تشریف لیں آئے تھے اور اکے دکے میز کے علاوہ سارا ہال بھر گیا۔تب اورہان ایلف کا ہاتھ تھامے اسٹیج پر گیا اور مائک میں گویا ہوا۔سب سے پہلے وہ سب مہمان گرامی کے آنے سے مشکور ہوا اور پھر ایلف سے اپنی محبت کے اظہار کے طور پر کچھ پیار بھرے کلمات کہے۔سب ان دونوں کی اس محبت بھری جوڑی کو دعائیں دینے لگے۔مزید وقت ضائع کئے بغیر اورہان نے کانسرٹ کے پہلے گلوکار کو اسٹیج پر مدعو کیا۔وہ ترکش سنگر تھا۔آغاز وہاں کے مقامی موسیقی سے ہوا جس کا سب نے بہت لطف اٹھایا۔

اسی طرح ترکش کے بعد انگلش اور فرینچ سنگرز نے ایک ایک کرکے اپنے ہنر سے مہمانوں کا دل بہلایا۔

ایلف اور اورہان سب میزوں پر جاجاکر مہمانوں کی خیر مقدمی بھی کرتے رہے۔ایک آدھ مرتبہ وہ کرن اور رانا مبشر کے میز پر بھی آئے تھے۔شام کی رونق کو مزید بڑھانے ویٹرز الگ الگ لوازمات کی ٹرے اٹھائے میزوں کے گرد چکر کاٹتے رہے۔

فرینچ سنگر کے بعد باری انڈین سنگر کی آئی۔اس نے اپنے سروں سے جادوئی سماء باندھ دیا تھا۔ایک گانا ختم کر کے جب اس نے دوسرا شروع کیا تو رانا صاحب کے تاثرات بدلنے لگے۔وہ گانا اس وقت انہیں اپنے کیفیت پر بنا ہوا لگا۔

Tum mere ho is pal mere ho

Kal shayed ye alam na rahy

Kuch aisa ho tum tum na raho

Posted On Kitab Nagri

Kuch aisa ho hum hum na rahy

Ye rasty alag hojaye

chalty chalty hum kho jaye

Mai phir b tum ko chaho ga

Mai phir b tum ko chaho ga

Is chahat mai mar jao ga

Mai phir b tum ko chaho ga.

رانا صاحب گانے کے ہر لفظ کو محسوس کرتے ہوئے کرن کو دیکھنے لگے۔وہ ان کے جذبات سے بے خبر محظوظ ہوتے ہوئے کُہنی میز پر ٹکائے ہاتھ گال کے نیچے رکھے ایلف اور اورہان کے ڈانس کو دیکھ رہی تھی۔ اور سنگر اپنے دھن میں مگن گائیں جارہا تھا

Aise zaruri ho mujh ko tum

Jaise hawaien sanso ko

Aise talashu mai tum ko

Jaise k pair zameeno ko

Hasna ya rona ho mujhy

pagal sa dhondo mai tujhy

کچھ ویٹر ان کے ٹیبل پر آکر لوازمات سجانے لگے۔کرن نے رانا صاحب کو دیکھا تو ان کی گہری آنکھیں خود پر جمی پا کر متذبذب سی ہو گئی۔ایک ویٹر نے مشروبات سے سجایا ٹرے کرن کے آگے کیا تو کرن نے پھیکا مسکرا

Posted On Kitab Nagri

کر نفی میں سر ہلایا۔ویٹر اس کی مرضی کا احترام کرتے ہوئے سر کو خم دے کر رانا صاحب کے جانب بڑھ گیا۔کرن بھی اسی طرف متوجہ تھی۔رانا صاحب نے ٹرے پر ایک نظر دوڑا کر سادا پانی کا گلاس اٹھایا تو کرن کو دھچکا سا لگا۔وہ شاک کے عالم میں رانا صاحب کو دیکھنے لگی۔ان کے گلاس اٹھاتے ہی ویٹر سر کو خم دے کر دوسرے سمت روانہ ہو گیا۔کرن بے یقینی سے رانا صاحب کو بغور مشاہدہ کر رہی تھی۔جہاں تک اسے یاد پڑتا تھا رانا مبشر سموکنگ اور ڈرنکنگ کے عادی تھے۔اتنے ماہ سے کرن نے انہیں سیگریٹ نوشی بھی کرتے نہیں دیکھا تھا لیکن آج ڈرنک کرنے سے بھی گریزاں دیکھ کر کرن کے حواس اڑ گئے تھے جبکہ وہاں ایک سے بڑھ کر ایک برانڈ کے انواع واقسام شراب موجود تھیں؛یہ دیکھ کر کرن دنگ رہ گئی تھی۔

رانا صاحب اپنے خیالات مہو کرنے کی کوشش کرتے کرن سے نظریں ملانے سے کتراتے پانی کے گھونٹ پینے لگے۔پس منظر میں سنگر کا گانا اسی سُر اور تال میں جاری تھا۔

Kal mujh se muhabat ho na ho

Kal mujh ko ijazat ho na ho

Toty dil k tokre le kar

Tere dar par he reh jao ga

Mai phir b tum ko chaho ga

Mai phir b tum ko chaho ga

Is chahat mai mar jao ga

-----Mai phir b tum ko chaho ga

Posted On Kitab Nagri

گانا ختم ہوا تو ہال کی فضاء تالیوں سے گونج اٹھی۔ سب نے تلیاں بجا کر سیٹیاں بجا کر گلوکار کو سراہا۔ رانا صاحب نے تالیاں بجاتے ہوئے کرن کو دیکھا وہ ان سے نظریں چراتی وہاں سے اٹھ کر باہر چلی گئی۔

"کوئی اچھا بننے کی جتنی بھی اداکاری کر لیں۔۔۔۔ لیکن برسوں پرانی عادت کو ایسے نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ کیا واقعی رانا صاحب اتنا بدل گئے ہے۔۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔کوئی سازش چل رہی ہے۔۔۔۔" کرن ہال کے باہری حصے میں چکر کاٹتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ ابھی وہ اسی شش و پنج میں مبتلا تھی کہ اس نے اپنے پیچھے رانا صاحب کی پکار سنی۔

"کرن۔۔۔۔سب خیرت۔۔۔" انہوں نے متفکر انداز میں پوچھا۔

کرن ایک جھٹکا کھا کر سیدھی ہوئی اور خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

"جی رانا صاحب سب خیریت ہے۔۔۔" اس نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

رانا صاحب نے غور سے کرن کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھا۔

"طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تو۔۔۔ گھر چلتے ہیں۔۔۔" انہوں نے کرن کے مضطرب تاثرات جانچتے ہوئے پیشکش کی۔

"نہیں نہیں رانا صاحب میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔ ایسے بیچ میں سے جائے گے تو ایلف اور اورہان کو بہت برا لگے گا۔۔۔۔ فنکشن ختم ہوتے ہی چلیں گے۔۔۔" کرن نے تیزی سے وضاحت پیش کی اور سر جھکائے رانا صاحب کے سائیڈ سے گزرتے ہوئے واپس ہال کے اندر آگئی۔ رانا صاحب سپاٹ انداز میں اسے جاتے دیکھتے رہے پھر وہ بھی سر جھٹک کر اندر بڑھ گئے۔

کانسرٹ ختم ہونے کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا اور پھر ایلف اور اورہان کے کیک کاٹنے کے بعد فنکشن اختتام پذیر ہوا۔ واپسی پر پہلے رانا صاحب کو ہوٹل پہنچایا پھر کرن اپنے گھر لوٹی۔

Posted On Kitab Nagri

***************&&&&***************

کرن بے دم قدموں سے لاؤنج میں داخل ہوئی۔انی صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی اور پیر میز پر دراز کر رکھے تھے۔

کرن کو آتے دیکھ کر انہوں نے ٹی وی بند کر دیا اور پیر نیچے کر کے اسے مخاطب کیا۔

"آگئی۔۔۔۔کیسی رہی پارٹی۔۔۔۔۔مسٹر رانا نے انجوائے کیا۔۔؟"انی نے ایک کے بعد دوسرا سوال پوچھا۔

کرن اسی فینسی فراک میں ہی انی کے پاس آکر بیٹھی اور انی کے گود میں سر رکھ دیا۔اس وقت اسے سکون کی تلاش تھی۔انی نے اپنائیت سے اس کے تھکے تھکے چہرے کو دیکھا۔

"کرن تم کچھ دنوں کی چھٹی لے لو۔۔۔۔کام کا بوج بہت بڑھ گیا ہے تم پر۔۔۔۔۔"انی کی آواز میں افسردگی اور فکر در آئی تھی۔وہ ہلکے ہاتھ سے کرن کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔

کرن آنکھیں موندھے ان کے پیار کو محسوس کرتی خاموش رہی۔

اسے خاموش دیکھ کر انی جھجکتے ہوئے کنکاری۔

"ایک بات کہو کرن۔۔۔۔۔ویسے تو یہ تمہارا پرسنل معاملہ ہے۔۔۔۔لیکن میں عمر اور تجربہ میں تم سے بڑی ہوں۔۔۔۔میں نے تم سے زیادہ زندگی کی بہاریں اور طوفان دیکھے ہیں۔۔۔۔۔"انی اس کے بالوں کو سہلاتی سامنے غیر مروی نقطہ کو دیکھتے ہوئے گویا تھی۔کرن نے نظریں اٹھا کر کے ان کے جھریوں بھرے چہرے کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے شوہر کی بے وفائی بھی دیکھی اور اولاد کی جدائی بھی۔۔۔۔۔ پر کیا تم جانتی ہو۔۔۔۔۔ جو مرد اپنے غلطیاں قبول کر کے۔۔۔۔۔۔ انہیں سدھار کر۔۔۔۔۔ عورت کے پاس واپس لوٹے وہ سب سے سچا ہوتا ہے۔۔۔۔۔" انی نے کرن کو نئی امید دلانے کی کوشش کی۔

کرن اٹھ بیٹھی اور اپنی چوڑیاں اتار کر میز پر رکھنے لگی۔

"آپ کا تجربہ اپنی جگہ درست ہے انی۔۔۔۔۔ ہوتے ہونگے ایسے مرد۔۔۔۔۔ لیکن رانا مبشر ایسے مردوں میں سے نہیں ہیں۔۔۔۔۔" کرن کا دل اب بھی رانا صاحب کی تبدیلیاں قبول کرنے پر راضی نہیں تھا۔

جہاں سے ہمیشہ ٹھوکر ملی ہو اس جگہ پھر سے اعتبار کا دیوار بنانا مشکل ہوتا ہے۔

انی نے ہمدردی سے کرن کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ کرن کے جیولری اتارتے ہاتھ رک گئے۔

"سات سال پہلے تم جس رانا مبشر کو جانتی تھی۔۔۔۔ وہ ایسا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ لیکن میں جس رانا مبشر سے ملی ہوں۔۔۔۔۔ وہ ایسا ہی ہے۔۔۔۔۔ میں نے ان کی آنکھوں میں تمہاری محبت دیکھی ہے کرن۔۔۔۔۔" انی حقیقی ماں کے جیسے ہی کرن کو سمجھا رہی تھی۔

"اپنا سکھ چین گنوا کر وہ کتنے لگن اور محنت کر کے تمہارے پراجیکٹ کو کامیاب کرنے میں لگے ہیں۔۔۔۔ تم نے پہلے بھی انہیں کتنا برا بھلا کہا لیکن وہ پھر بھی پیچھے نہیں ہٹے۔۔۔۔۔۔ ایک سچا ہمسفر ہی اتنا ساتھ دیتا ہے۔۔۔۔۔۔ ورنہ جعلی دعوے دار تو ایک ہی جھڑک میں چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔۔۔۔۔" انی نے ہمایوں کی حرکت کو یاد کرتے ہوئے تندی سے کہا۔

کرن ان کی بحث و مباحثہ سے تنگ ہونے لگی۔ لیکن اس کے لب کھولنے سے پہلے انی نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیئے۔

Posted On Kitab Nagri

"تم نے پہلے بھی یک طرفہ فیصلہ کیا تھا کرن۔۔۔۔۔اس بار ایسی بے وقوفی مت کرنا۔۔۔۔۔تمہیں رانا مبشر کو ان کی سچائی ثابت کرنے کا ایک چانس دینا چاہیئے۔۔۔"انی نے کچھ سخت لہجے میں کرن کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا اور اس کا جواب سنے بغیر وہاں سے اٹھ کر روانہ ہو گئی اور کرن مایوسی سے ان کو جاتے دیکھنے لگی۔

*************&&&******************

زندگی نے کرن کو پھر سے کشمکش میں ڈال دیا تھا۔اس کا دل سب کاموں سے اچاٹ ہو گیا تھا۔اس دن وہ اپنے باس سے بات کرنے مین آفس چلی گئی۔

"سر مجھ پر کام بہت زیادہ ہے۔۔۔اب تو ایلف واپس آگئی ہے۔۔۔آپ یہ پراجیکٹ اس کے تحویل میں دے دیں۔۔۔"کرن نے بے بسی سے اس پراجیکٹ سے دستبردار ہونے کی درخواست کی۔

وہ برف کے جیسے سفید بالوں والے اڈھیر عمر آدمی کرن کے انکشاف پر حیران ہو گئے تھے۔

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہو کرن۔۔۔۔اس درجہ پر آکر تم اس پراجیکٹ سے دستبردار نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔یہ پراجیکٹ تمہارا آئیڈیا تھا۔۔۔۔اسے شروع بھی تم نے کیا تھا۔۔۔اب اسے ختم بھی تم کرو گی۔۔۔۔۔"باس نے یک ٹک اس کی پیشکش منظور کرنے سے انکار کر دیا۔

"سر۔۔۔۔۔سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔۔میں نہیں کر پارہی۔۔۔"کرن نے انہیں قائل کرنے کی ایک اور کوشش کی۔

"سمجھنے کی کوشش تم کرو۔۔۔۔۔یہ اکیلے میرے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔۔۔۔۔مجھے آگے اسمبلی میں درخواست دائر کرنی پڑے گی۔۔۔۔وہ آگے اقوام متحدہ تک رسائی کریں گے۔۔۔۔پھر ان کی کمیٹی بیٹھائی جائے گی۔۔۔اس سب میں دو سے تین ماہ لگ جائے گے۔۔۔۔۔تب تک تو تم اس پراجیکٹ کو

Posted On Kitab Nagri

مکمل بھی کر چکی ہو گی۔۔۔۔۔بہتر یہی ہے اسے تم ہی لیڈ کرو۔۔۔۔۔چاہے تو مزدوروں کی تعداد بڑھا دو۔۔۔۔انہیں بونس دے کر کام کا دورانیہ بڑھا دو۔۔۔۔لیکن میں تمہاری عرضی قبول نہیں کر سکتا۔۔۔۔سوری۔۔۔۔۔" باس نے ہاتھ اٹھا کر اپنا حتمی فیصلہ سنایا۔کرن پھیکا مسکرا کر ان کا حکم مانتے ہوئے وہاں سے روانہ ہو گئی۔

****************&&&&****************

ہیڈ آفس سے کرن سیدھے سائٹ پر ہی آ گئی۔انشا گل اور رانا صاحب پہلے سے وہاں موجود تھے۔رانا صاحب سر پر پی کیپ پہنے آنکھوں پر گلاسس لگائے آر کیٹکٹ سے کھڑکیوں کے متعلق مباحثہ کرنے میں مشغول تھے۔کرن آہستہ آہستہ ان کے سمت آتی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔واقعی اس پراجیکٹ کا سارا ذمہ تو رانا صاحب نے اٹھایا ہوا تھا وہ تو بس دن بھر کے کام کے اخراجات کی رپورٹ بنا کر ہیڈ آفس مہیا کر دیتی۔

رانا صاحب نے کرن کو دیکھا تو آر کیٹیکٹ سے ہوئے مباحثے سے اسے آگاہ کرنے لگے۔کرن دم سادھے انہیں سن رہی تھی۔سماعتوں میں کل رات کی انی کی باتیں گردش کر رہی تھی جب اس کے سوچ کا تسلسل موبائل بجنے سے ٹوٹا۔

"ہیلو۔۔۔۔۔جی کرن بول رہی ہوں۔۔۔۔" کرن کال اٹھا کر لائن پر موجود لڑکی کی بات سننے لگی۔

"کیا۔۔۔۔کب۔۔۔۔۔کس ہسپتال میں ہے۔۔۔۔۔۔اوکے میں آتی ہوں۔۔۔۔۔جی جی بس میں آ رہی ہوں۔۔۔۔" کرن نے گھبرا کر موبائل واپس ہینڈ بیگ میں ڈالا۔

رانا صاحب کرن کے چہرے کا بدلتا رنگ دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے۔

"کرن سب ٹھیک تو ہے۔۔۔۔" انہوں نے کرن کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اسے مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

اسی دوران انشا گل بھی وہاں بھاگ آئی تھی۔

کرن نے رانا صاحب کے بجائے انشا گل کو مخاطب کیا۔

"انشا وہ ماہ پری بچی ہے نا۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ پر فریکچر ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ میں ہسپتال جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ تم جلدی سے وکیل اور پولیس کو لے کر پہنچو۔۔۔۔۔ میں تم سے وہی ملتی ہوں۔۔۔" کرن نے تیز تیز اپنا دماغ استعمال کرتے ہوئے انشا گل کو آگے کا لائحہ عمل سمجھایا اور اپنے کار کی جانب بھاگی۔

"کرن رکو۔۔۔۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔۔۔۔" رانا صاحب نے راستے میں اسے روک کر ساتھ آنے کی پیشکش کی اور کرن کا جواب سنے بغیر خود آگے ہو کر ڈرائیور کو ان کے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

کرن اس وقت اس بچی کے بارے میں سوچ رہی تھی رانا صاحب کے پیشکش پر رد عمل دکھانے کا وقت نہیں تھا۔ کار ان کے قریب آئی تو وہ دونوں کار میں سوار ہو گئے اور جائے وقوع کے جانب روانہ ہو گئے۔

*****************&&&&*****************

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ہسپتال پہنچ کر کرن اور رانا صاحب نے سب سے پہلے ریسپشن پر بچی کی معلومات بتا کر کمرے کا پوچھا۔ پھر تیسرے کوریڈور کے پہلے کمرے میں داخل ہوئے۔

"ماہ پری۔۔۔۔۔" کرن اس بچی کو پکارتے ہوئے اس کے سرہانے آگئی۔ اس کے بائیں بازو پر پٹی لگی ہوئی تھی چہرے پر بھی زخم کے نشان واضح تھے۔

"کرن باجی۔۔۔۔۔ ہم کو بچالو۔۔۔۔ وہ ہم کو مار دے گا۔۔۔۔" ماہ پری کرن سے لپٹ کر رونے لگی۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ میں آگئی ہوں نا۔۔۔۔" کرن اسے دلاسہ دیتے ہوئے چپ کروانے لگی۔

ماہ پری چودہ سال کی افغانی بچی تھی۔ اس کے باپ نے افغانستان میں بڑھتے غربت کے باعث اسے چند پیسوں کے بدل بھیج دیا تھا۔ جس آدمی کو وہ بھیجی گئی تھی وہ دو سال پہلے مزدوری کرنے کے سلسلے سے ماہ پری کو لیئے غیر قانونی طریقہ سے ترکی آگیا۔ دو سال سے وہ ماہ پری کے ذریعے مزدوری کرواتا اور خود اس کے پیسوں سے عیاشی کرتا۔ جس دن ماہ پری کی دہاڑی نہیں ہوئی ہوتی اس کے پاس پیسے نہیں ہوتے تو وہ اسے مارتا اس پر تشدد کرتا۔ ایک دن مزدوری کے دوران کسی خاتون نے ماہ پری کو کرن کے ادارے کے متعلق معلومات فراہم کیئے۔ تب ماہ پری نے اپنے مالک سے چھپتے چھپاتے کرن کے ادارے سے رابطہ کیا اور اپنی آپ بیتی سنائی۔ تب سے ماہ پری کرن کے ادارے کے زیر نظر تھی۔

رانا صاحب کرن اور اس زخمی بچی سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے جب لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ آدمی کمرے کے اندر داخل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

کرن نے پلٹ کر غصے سے اسے دیکھا۔

"کیسے انسان ہو تم۔۔۔۔ایک تو تمہیں کما کر لا کر دیتی ہے۔۔۔۔تم اسی کو مار رہے ہو۔۔۔۔چودہ سال کی معصوم بچی ہے وہ۔۔۔ذرا بھی رحم نہیں آیا تمہیں۔۔۔انسان ہو یا جانور۔۔۔۔۔۔" کرن نے اسے دبے غصے سے احساس دلانے کی کوشش کی۔

وہ آدمی سب احساسات بالائے طاق رکھے ہوئے تھا۔اس نے حقارت بھری نظروں سے کرن کو دیکھا۔

"تم کون ہوتا ہے۔۔۔۔نکل جاو۔۔۔ورنہ ادھر ہی تمہارا منہ بھی توڑ دے گا۔۔۔"اس آدمی نے ہاتھ کی مٹھی بنائے کرن کے جانب قدم اٹھایا۔کرن سہم کر ایک قدم پیچھے ہو گئی۔لیکن اس سے پہلے رانا مبشر نے مضبوطی سے اس آدمی کا کرن پر اٹھتا ہاتھ جکڑ لیا۔کرن نے رانا صاحب کو دیکھا۔ان کے کان کے لوہ ضبط سے سرخ پڑ رہے تھے۔آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے۔رانا صاحب نے دانت پیستے ہوئے دوسرے ہاتھ سے ایک زوردار ضرب لگا کر اس آدمی کو کرن سے دور پٹخ دیا۔

کرن نے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔اس کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں تھی۔رانا صاحب تندی سے اس آدمی کو گھورتے کرن کے آگے اس زاویے سے کھڑے ہو گئے تھے کہ کرن کو ان کے دہشت بھرے تاثرات صاف دکھائی دے رہے تھے۔کرن اسی انداز میں منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے کبھی رانا صاحب کو آگ بگولا ہوتے دیکھتی کبھی زمین بوس ہوئے اس آدمی کو۔

رانا صاحب کا دل کیا اس آدمی کو زندہ گاڑ دے۔کرن پر وہ صرف اپنا حق سمجھتے تھے۔ہاں وہ ان کا جنون تھی ان کا فتور تھی ان کے محبت کی انتہا تھی۔اس پر اٹھتی نظر بھی رانا مبشر کو کبھی گوارا نہ ہوئی تھی پھر آج اٹھتا ہاتھ اور ہاتھ اٹھانے والے کو کیسے بخشتے۔کرن اچھے حال میں ہو یا برے حال میں لیکن ہمیشہ سے وہ صرف رانا

Posted On Kitab Nagri

مبشر کی تھی اور یہ بات قدرت نے بھی ثابت کر دی تھی۔ تب بھی کرن کے لیے رانا مبشر کو چُنا گیا تھا اور آج بھی رانا مبشر ہی اس کے تقدیر کا حصہ تھا۔

اس آدمی نے اٹھ کر بدلے میں رانا صاحب پر وار کرنا چاہا۔ رانا مبشر نے خود کو بچاتے ہوئے اس آدمی کی گردن مضبوطی سے اپنے بازو میں جکڑلی۔ اس اثناء دروازہ کھلا اور انشا گل پولیس کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوئی۔ رانا صاحب نے ایک جھٹکے سے اس آدمی کو پولیس کے طرف دھکیل دیا۔ پولیس اہلکاروں نے پھرتی دکھا کر اسے اپنے حراست میں لے لیا۔

کرن اب بھی بے یقینی سے رانا صاحب دیکھ رہی تھی۔ اسے رانا صاحب آج سات سال پہلے والے جنونی اور دہشت والے رانا مبشر لگے۔ بس فرق یہ تھا کہ آج ان کا یہ جنون یہ دہشت کرن کو مارنے نہیں بلکہ اس کے دفاع کے لیے تھا۔

جب پولیس اہلکار اس آدمی کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لیں گئے تب رانا صاحب کے طیش میں کمی آئی۔ وہ لمبی سانس لیتے ہوئے خود کو نارمل کر کے کرن کے جانب متوجہ ہوئے تو وہ وحشت زدہ سی انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔ رانا صاحب کو لگا وہ ان سے پھر خوفزدہ ہو گئی ہے لیکن آج انہیں اس آدمی پر ہاتھ اٹھانے کا کوئی افسوس نہ تھا۔ کرن کے معاملے میں ان کے دل میں کسی کے لیے گنجائش نہیں تھی۔ کرن کے تاثرات نظر انداز کرتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گئے اور کرن نے اپنے تصورات جھٹک کر ماہ پری کے جانب رخ کر لیا۔

*****************&&&&*****************

اس رات ڈنر کے بعد کرن دیر گئے تک اپنی کتاب کی آخری قسط لکھ رہی تھی جو کہ اسی ماہ پری بچی کی آپ بیتی کی کہانی تھی۔ ماہ پری کی کہانی لکھتے ہوئے کرن کے ذہن کے پردے پر آج کی ساری روداد لہرا رہی تھی۔ اس کی نظروں میں بار بار وہ منظر آ جاتا۔ رانا صاحب کا وہ انداز کرن کے ذہن سے محو نہیں ہو پا رہا تھا۔ اسی

Posted On Kitab Nagri

کے چلتے بار بار اس سے ٹائپنگ میں غلطی ہو جاتی۔ آخر کار اس نے تنگ آ کر لیپ ٹاپ بند کر کے پرے کھسکا دیا۔ کبھی اسے رانا صاحب کی اچھائی پر یقین آنے لگتا کبھی ان کا وہی پرانا مزاج دیکھ کر خوف۔ وہ سچ اور جھوٹ کے مابین فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔

***************&&&&****************

وہی دوسری جانب رانا مبشر ہوٹل کے کمرے میں بیڈ پر نیم دراز ہو کر بیٹھے ٹی وی اسکرین کو بے دھیانی میں دیکھ رہے تھے۔ جہاں کوئی ترکش ڈرامہ بند آواز میں چل رہا تھا۔

انسان تقدیر کے سامنے بے بس ہوتا ہے۔ اپنے تقدیر کے سامنے بھی۔ اور دوسرے کے تقدیر کے سامنے بھی۔ وہ نہ اپنی بد قسمتی کو خوش قسمتی میں بدل سکتا ہے اور نہ دوسرے کی خوش قسمتی کو بد قسمتی میں۔ اور نہ ہی بے بسی کے اس احساس کو ختم کر سکتا ہے جس سے وہ اس صورتحال میں دوچار ہوتا ہے۔

رانا مبشر کو تو اس بے بسی کا احساس ہو چکا تھا۔ لیکن کرن کو یہ احساس ہونا ابھی باقی تھا۔

***************&&&&***************

انتالیہ کا موسم اس دن بہت خوشگوار تھا۔ آسمان ہلکے بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور ٹھنڈی ہواؤں نے اپنا رخ کیا ہوا تھا۔ اس دن ترکی کا یوم آزادی کا دن تھا۔ سب کاروباری مراکز سرکاری اور نجی شعبے بند تھے۔ لوگ سڑکوں پر نکلے خوشیاں منا رہے تھے۔ صبح طلوع آفتاب کے ساتھ ہے گہما گہمی شروع ہو گئی تھی۔

کرن بلیک ٹراؤزر کے ساتھ مکسی پہنے اسکارف گلے میں ڈالے ہوٹل کے ویٹنگ ایریا میں بیٹھی رانا صاحب کی منتظر تھی۔

رانا صاحب ٹریک سوٹ پہنے ورزش سے تھکے ماندے سے ہوٹل میں داخل ہوئے تو ایک ویٹر نے انہیں روک کر کسی لڑکی کے آمد کا بتایا۔ رانا صاحب نے حیرت سے اپنی سمارٹ واچ دیکھی جو صبح کے 8:30 بتا رہی

Posted On Kitab Nagri

تھی تو حیران رہ گئے۔ویٹر کو رخصت کر کے وہ خود ویٹنگ ایریا میں آئے تو کرن کو باقی دنوں کے برعکس آج عام انداز میں دیکھ کر ان کی حیرانگی میں مزید اضافہ ہوا۔

کرن نے رانا صاحب کو آتے دیکھا تو کھڑی ہو گئی۔

"آج یوم آزادی کا دن ہے۔۔۔۔سب اپنے فرینڈز اور فیملی کے ساتھ گھومنے پھرنے گئے ہیں۔۔۔۔انی بھی اپنی ہم عمر سہیلیوں کے ساتھ باہر گئی ہیں۔۔۔"ابتدائی حال احوال دریافت کرنے کے بعد کرن نے کچھ جھجکتے ہوئے وضاحت پیش کی۔

"میں نے سوچا۔۔۔۔آپ کا یہاں کوئی دوست ہو گا نہیں جو آپ کے ساتھ گھومنے چلے۔۔۔اور سارا دن ہوٹل میں بیٹھے آپ بور ہو جائے گے تو۔۔۔۔میں آپ کو گھماتی ہوں۔۔۔"آخری فقرہ کہتے ہوئے وہ چہک اٹھی۔

رانا صاحب نے آبرو اٹھا کر مسکراتی کرن کو دیکھا۔ناجانے کتنی مدت سے وہ اس لمحے کو دیکھنا چاہتے تھے۔ ان کا دل باغ باغ ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں بس 5 منٹ میں تیار ہو کر آتا ہوں۔۔۔"تھکے ہونے کے باوجود انہوں نے وقت ضائع کئے بغیر ہامی بھری اور تیزی سے کپڑے چینج کرنے چلے گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انہیں کرن کی اس تبدیلی پر یقین نہیں آرہا تھا لیکن کام کے علاوہ آج دن بھر وہ کرن کے ساتھ رہیں گے؛یہ احساس ہی انہیں مسرور کرتی جارہی تھی۔

رانا صاحب بلیو شرٹ اور جینز پہنے تیار ہو کر نیچے آئے اور کرن کے ہمراہ پارکنگ کے جانب روانہ ہو گئے۔ آج کرن کا ڈرائیور بھی چھٹی پر تھا۔کرن خود ڈرائیو کر رہی تھی۔گاڑی کے پاس پہنچ کر رانا صاحب نے اپنائیت بھرے لہجے میں کرن کو مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کرن میں ڈرائیو کرتا ہوں۔۔۔۔۔تم راستہ گائیڈ کرتی رہنا۔۔۔"

کرن ان کی پیشکش پر تسکین سے مسکرائی اور سر اثابت میں ہلایا۔پھر اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر رانا صاحب کو آنے کی اجازت دی اور خود فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

**************&&&&**************

سب سے پہلے وہ ایک بہت بڑے ترکش ریسٹورنٹ گئے وہاں سے ناشتہ کیا۔پھر ایک عجائب گھر گئے۔وہاں مغل بادشاہ کے دورِ سلطنت کے عجائبات اور اس زمانے کے جنگجو کے قدیم ساز وسامان کی نمائش لگی تھی۔ ہر جگہ سیاحوں کا ہجوم لگا ہوتا۔جس بھی جگہ جاتے کرن وہاں کے متعلق معلومات فراہم کر رہی ہوتی اور رانا صاحب بغور سن رہے ہوتے۔

راستے میں ڈرائیو کرتے ہوئے کسی سگنل پر کوئی غریب و فقرا مل جاتے تو رانا صاحب ان کی مدد کر دیا کرتے۔ کبھی زیبر اکراسنگ پر اگر کوئی بزرگ عمر سڑک پار کر رہا ہوتا تو رانا صاحب اس کے تسلی سے گزر جانے تک رکے ہوتے۔کرن کو ہر قدم پر نیاء شاک مل رہا ہوتا تھا۔وہ تو ہمیشہ سے جس رانا صاحب کو جانتی تھی وہ ہر قسم کے احساس اور جذبات سے عاری تھا۔مگر آج جس رانا صاحب کو وہ دیکھ رہی تھی وہ کوئی اور ہی شخص ثابت ہو رہا تھا۔

******************&&&&**************

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

عجائب گھر سے وہ ایک قدیم مسجد میں آ گئے۔

مسجد کے احاطے میں داخل ہوتے ہوئے کرن نے ہیل سینڈل اور رانا صاحب نے بوٹ اتار کر جوتوں والے ریک میں رکھ دیئے۔

مسجد کا احترام کرتے ہوئے کرن نے گلے میں لیا اسکارف سر پر پہن کر چہرے کے گرد حجاب کی شکل میں لپیٹ لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مرات پاشا (muratpaşa) مسجد عثمانیہ سلطنت کے دور میں عثمان بادشاہ کے ریاست میں 1500 صدی میں بنایا گیا تھا۔اس مسجد کا شمار ترکی کے مشہور اور بڑے مسجدوں میں کیا جاتا ہے۔انتالیہ شہر کے سب سے خوبصورت مساجد میں سے ایک مرات پاشا مسجد بھی ہے جس کی بناوٹ فن تعمیر کا حسین شاہکار ہے۔

رانا مبشر اور کرن ساتھ ساتھ چلتے لان میں سے گزر کر ایک بڑے سے داخلی ہال میں آ ئے۔ دیوراوں پر عربی عبارات میں ہمارے رب العالمین اللہ تبارک وتعالی اور خاتمالنَبِیّن ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ

Posted On Kitab Nagri

علیہ وسلم کی صفات بیان کی گئی تھی۔ان کے آسماالحسنی نقش گئے تھے۔کرن اور رانا مبشر کے علاوہ وہاں بہت سے سیاح موجود تھے۔بچے بڑے بزرگ سب ہی وہاں کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے آئے ہوئے تھے۔

اس ہال کے پچھلے حصے میں ایک کوریڈور نماء راستہ تھا جو کے اگلے ہال میں کھلتا تھا۔کوریڈور میں چلتے وہاں کی ایثار قدیمہ کے دلکشی کو سراہتے رانا صاحب نے مرد اور عورتوں کا جمگھٹا بنا دیکھا۔وہ جس طرف چل رہے تھے ان کے دائیں جانب دیوار تھی اور بائیں جانب کرن۔کرن کورش کے جمگھٹے سے بچانے کے لیے وہ ایک قدم رکے اور پھر کرن کے بائیں طرف آگئے۔اب دیوار کے سمت کرن ہو گئی تھی اور جمگھٹے کے سمت رانا مبشر۔کرن اس مسجد کی تاریخ بیان کرتے کرتے رانا صاحب کے اس مہربانی پر خاموش ہو گئی اور تعجبی انداز میں میں انہیں دیکھنے لگی۔

رانا صاحب نے جب کرن کی نظریں خود پر محسوس کی تو اس کے کسی سوال سے بچنے خود ہی سامنے دیوار پر بنی عبارت کے بارے میں سوال کرنے لگے۔کرن نے آبرو اچکا کر مسکراتے ہوئے رخ پھیر لیا۔وہ رانا صاحب کا یہ تحفظی بند سمجھ گئی تھی۔

مسجد کا اگلا حصہ بہت بڑا وسیع و عریض ہال تھا جو کے مردوں کے نماز کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔اور اس کے وسطی دیوار سے اوپری منزل پر عورتوں کی نماز پڑھنے کی الگ جگہ تھی۔

اس ہال کا چھت گنبد کے جیسا تھا اور اس کو آخری سطح تک ترکش نقاشی سے دلکش بنایا گیا تھا۔

ابھی کرن اور رانا صاحب وہاں کے حسین نظاروں سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ ظہر کی اذان ہونے لگی۔

"واپس باہر چلتے ہیں۔۔۔۔۔یہاں نمازی نماز کے لیے آئیں گے۔۔۔۔"کرن نے مدافعتی انداز میں کہا اور مڑ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

راناصاحب اسی طرح اس کے ساتھ ساتھ چلتے کرن کو کوریڈور پار کرواکے خود پہلے ہال کے سرے تک آکر رک گئے۔ کرن نے حیرانگی سے پیچھے مڑ کر انہیں دیکھا۔

"کرن تم چلو۔۔۔۔۔میں نماز پڑھ کر آتا ہوں۔۔۔۔۔"راناصاحب نے اپنے رکنے کی وجہ بتائی پھر واپس بڑے ہال کے جانب بڑھ گئے۔

کرن جانے کے بجائے وہی کھڑی شاک کے عالم میں انہیں جاتے دیکھ رہی تھی۔ وہ کوریڈور میں چلتے ہوئے اپنے شرٹ کے آستین نیچے کر رہے تھے پھر جھک کر جینز کے پائنچے بھی ٹخنوں سے اوپر کئے۔ جب وہ نظروں سے اوجھل ہوئے تو کرن تیزی سے بڑے ہال میں واپس آئی اور دروازے کے ساتھ ہی بنی سیڑھیاں چڑھ کر اوپری منزل پر آگئی جہاں کچھ عورتیں اپنے نماز کی تیاری کرنے لگی تھی۔ کرن دیوار گیر کھڑکی میں کھڑی ہو کر نیچے دیکھنے لگی۔ راناصاحب نے جیب سے جالی دار ٹوپی نکال کر پہنی اور تیسری قطار میں اپنی ترتیب بناتے نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ نمازیوں کی قطاریں بن گئی تو امام صاحب نے سب سے آگے کھڑے ہو کر نماز کا آغاز کیا۔

کرن کھڑکی کے پاس ساکت کھڑی راناصاحب کو نماز ادا کرتے دیکھ رہی تھی۔

کرن نے اپنے ذہن پر زور دے کر یاد کرنا چاہا اس نے راناصاحب کو نماز کب پڑھتے دیکھا تھا لیکن جواب ندارد۔ اس کے لیے راناصاحب کے نماز پڑھنے کا انکشاف بھی اتنا ہی حیرت انگیز تھا جتنا ان کا شراب چھوڑنا۔

جب پہلے رکعت پوری کرکے مرد حضرات دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے تب کرن کو اپنی نماز یاد آئی۔ اس نے متلاشی نظروں سے آس پاس دیکھا تو دیوار سے لگے ریک پر چند بڑی چادریں پڑی ہوئی تھی اس نے ایک چادر اٹھا کر اوڑھی اور وہی کھڑکی کے پاس ہی خود نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

نماز ادا کر کے جلدی سے دعا کر کے اس نے بیٹھے بیٹھے ہی کھڑکی سے نیچے دیکھا چند مرد حضرات کے علاوہ سب اٹھ کر جا رہے تھے۔ رانا صاحب اسی انداز میں بیٹھے تسبیح پڑھ رہے تھے۔

کرن گہری سوچ میں ڈوب گئی۔

"کوئی اتنا کیسے بدل سکتا ہے۔۔۔۔ چاہے انسان جتنا بھی مکار ہو۔۔۔ اگر اس کا ضمیر زندہ ہو گا تو وہ کم سے کم دکھاوے کے لیے اللہ کے حضور نماز پڑھنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ اداکاری کرنے سموکنگ ڈرنکنگ تو چھوڑ سکتے ہیں۔۔۔۔ نرم مزاج بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔ لیکن اتنے عقیدت سے عبادت نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ کیا واقعی کوئی اپنے فطرت کو اتنا بدل سکتا ہے۔۔۔" کرن نے دل ہی دل میں سوچا۔

رانا صاحب ٹوپی طے کر کے جیب میں رکھتے ہوئے اٹھنے لگے تو کرن بھی خیالات سے بیدار ہو گئی اور تیزی سے اٹھ کر چادر اتاری پھر اسے طے کر کے ریک پر رکھ تیزی سے سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی۔

وہاں باپ بیٹے کا ایک جوڑا نماز پڑھ کر ہال سے آہستہ آہستہ چلتے نکل رہا تھا ساتھ ہی وہ باپ اپنے دس سالہ چھوٹے بیٹے کو اللہ کی شان بیان کر رہا تھا۔

"اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔ وہ چاہے تو کچھ بھی کر سکتے ہے۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے۔۔۔ ابلیس فرشتوں کا سردار تھا۔۔۔ لیکن اس نے جب سجدہ کرنے سے منع کیا۔۔۔ تو اللہ نے اسے شیطان بنا دیا۔۔۔۔ اور عمر رضی اللہ عنہ۔۔۔۔ بہت بڑے شرابی تھے۔۔۔۔۔ لیکن جب انہوں نے توبہ کیا اور اسلام قبول کیا تو اللہ نے انہیں خلیفہ اسلام بنا دیا۔۔۔۔ یہ ہے ہماری اللہ کی شان۔۔۔ کون کتنا گنہگار ہے۔۔۔ کون کتنا نیک یہ اللہ کی ذات طے کرتی ہے ہم انسان نہیں۔۔۔۔ کسی کے اعمال کو جج کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ یہ صرف اللہ سبحان و تعالی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔" اس آدمی نے نرمی سے اپنے بیٹے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

کرن ان کے سامنے کھڑی ان کی گفتگو سن رہی تھی۔اس آدمی کی نصیحت سن کر کرن کا دل بھر اگیا۔اس کی آنکھیں بھیگنے لگی۔کچھ دیر پہلے اس کے دل میں رانا صاحب کے ایمان اور عقیدہ کو لے کر جو شک و شبہات تھے، کرن کو اس کا جواب مل گیا تھا۔

"مجھے کسی کے ایمان پر سوال کرنے سے بچانے کے لیے شکریہ اللہ۔۔۔۔۔"کرن نے اللہ کے حضور شکر ادا کرتے ہوئے آنکھوں کے بھیگے گوشے صاف کئے ہی تھے کہ اپنے پیچھے اس نے ان کی پکار سنی۔

"چلیں۔۔۔۔"رانا صاحب اس کے عین پیچھے کھڑے تھے۔کرن نے بغیر مڑے سر اثابت میں ہلایا اور آگے بڑھ گئی۔اس وقت وہ رانا صاحب پر اپنے جذبات ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

*******************&&&&***************

مسجد سے نکل کر وہ دونوں یوں ہی بے مقصد سڑک پر مٹر گشتی کر رہے تھے۔کرن بلکل خاموش سی ہو گئی تھی۔چلتے چلتے رانا صاحب نے ایک گھوڑا گاڑی روکی۔کرن اور رانا صاحب بگی میں سوار ہو گئے۔گھوڑا گاڑی انہیں الگ الگ سڑکوں پر لوگوں کے جشن دکھاتے گزار رہی تھی۔کرن کا مزید گھومنے پھرنے سے دل اچاٹ ہو گیا تھا لیکن رانا صاحب کی خاطر زبردستی خوش ہونے کی کوشش کرتی رہی۔ایک پاکستانی ریسٹورنٹ کے سامنے بگی روک کر وہ دونوں لنچ کرنے اترے۔اس سارے دورانیہ میں کرن بلکل خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھی۔رانا صاحب کچھ پوچھ لیتے تو وہ جواب دیتی ورنہ چپ رہتی۔

عصر کی نماز وہی قریبی مسجد میں ادا کر کے وہ پیدل چلتے اپنی گاڑی تک آئے۔راستے میں ایک گفٹ شاپ سے رانا صاحب نے روحان نور اور بچوں کے لیے کچھ تحائف بھی لیں لیئے تھے۔مغرب تک وہ پھر سے اسی مسجد کے سامنے موجود تھے جہاں ان کی گاڑی کھڑی تھی۔مغرب کی نماز ادا کر کے جب رانا صاحب گاڑی سٹارٹ کرنے لگے تب کرن سے مزید رہا نہیں گیا اور اس نے رانا صاحب کو مخاطب کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"راناصاحب ایک بات پوچھوں سچ بتائیں گے۔۔۔۔" کرن نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

"ہاں کیوں نہیں۔۔۔پوچھو۔۔۔"راناصاحب نے گاڑی پارکنگ سے نکالتے ہوئے مصروف انداز میں جواب دیا۔

"آپ نماز کیسے پڑھنے لگ گئے۔۔۔" کرن نے سوال بغیر کسی تمہید باندھے پوچھا۔

راناصاحب ایک گہری نظر کرن کو دیکھا۔وہ اپنے ڈایریکٹ سوال پر متذبذب سی ہوگئ۔

"ہمم۔۔۔بہت لمبی کہانی ہے۔۔۔۔سنو گی۔۔۔"انہوں نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

کرن نے جھٹ سے پلکیں جھپکا کر سر اثابت میں ہلایا۔راناصاحب مستحکم بھرے انداز میں مسکرائے۔

"پھر کسی ایسی جگہ جاتے ہیں۔۔۔جہاں رش نہ ہو۔۔۔۔خاموشی ہو۔۔۔۔سکون ہو۔۔۔۔معلوم ہے کوئی ایسی جگہ۔۔۔"انہوں نے محظوظ ہوتے ہوئے کہانی سنانے کے نسبت سے پُرسکون جگہ کی خواہش ظاہر کی۔

کرن کچھ لمحے سوچ میں پڑگئی پھر ایک خیال آتے چہک اٹھی اور راناصاحب کو اپنے اپارٹمنٹ کے پیچھے سمندر کا ایڈریس بتانے لگی۔راناصاحب نے بھی اس کی ہدایت کی پیروی کرتے ہوئے کار چلادی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

***************&&&&***************

ساحل سمندر پر پہنچ کر راناصاحب کو واقعی بہت اچھا محسوس ہورہا تھا۔وہاں دور دور تک کوئی انسان بشر نظر نہیں آرہا تھا۔وہاں کرن اور رانامبشر کے علاوہ صرف سمندر کی لہرے اور آسمان میں چمکتی چاندنی موجود تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رانا صاحب ایک جگہ ریت پر بیٹھے اور ساتھ ہی ریت پر ہاتھ تھپتھپا کر کرن کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کرن اس کے سائیڈ پر بیٹھی اور ہواؤں سے اڑتے اپنے بالوں کو وہ بار بار چہرے پر سے ہٹاتی رانا صاحب کو دیکھنے لگی۔ وہ سامنے پانی کی تیز لہروں کو دیکھ رہے تھے۔

ایک سرد آہ بھرتے ہوئے وہ گویا ہوئے۔

"جب قید کی سزا ہوئی اور مجھے سینٹرل جیل میں ڈال دیا گیا تو ایک سال تک میں پاگل سا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔ عادت نہیں تھی نا۔۔۔ ایسا لگتا تھا کسی نے آسمان سے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا ہو۔۔۔۔" اپنی بات پر وہ خود ہی استہزیہ ہنسے۔

کرن دم سادھے کوئی مداخلت کیئے بغیر انہیں سن رہی تھی۔

"نہ میرا وہاں کے دوسرے قیدیوں سے رویہ اچھا تھا۔۔۔۔ نہ پولیس اہلکاروں سے۔۔۔۔ وہ تو اچھا تھا کہ D I G میرا دوست تھا اور کچھ روحان کے بنائے شرائط و ضوابط کے مطابق مجھے مشقت کرنے پر فورس نہیں کیا گیا۔۔۔۔" وہ مسلسل لہروں کو دیکھ رہے تھے اور کرن ان کے بے بس تاثرات کو۔

"پر ہمارے ملک کا نظام تو تمہیں پتا ہی ہو گا۔۔۔ قید خانوں میں برائے نام کوئی سہولت دستیاب نہیں ہوتی۔۔۔۔ نہ سونے کی برابر جگہ ہوتی نہ کھانے پینے کی صفائی۔۔۔۔۔ اسی طرح ہر سیل میں دو سے تین قیدی ساتھ رکھے جاتے تھے۔۔۔۔ دو سال تک میں ضد پر اڑا رہا۔۔۔۔۔ میں نے اپنا سیل کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرنے دیا۔۔۔۔ میرے اسی مزاج کے چلتے میں بلکل اکیلا ہو گیا تھا۔۔۔۔ کوئی میرے خوف سے مجھ سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا۔۔۔۔" وہ سانس لینے کچھ لمحے خاموش ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

کرن کو ان کے چہرے پر کرب اور تکلیف کے تاثرات ابھرتے نظر آئے۔انہیں کرن کو اپنی کہانی بتاتے ہوئے تکلیف ہو رہی تھی۔لیکن زندگی کے ہر موڑ پر واپسی کا موقع نہیں ملتا پر رانا مبشر کو یہ موقع ملا تھا تو اب وہ اس موقع کو قطعی ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔

"اکیلے رہتے رہتے میں پوری طرح خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔حتہ کہ روحان سے بھی ملنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔کہتے ہیں کہ انسان کو زوال کے دن اکیلے ہی گزارنے چاہیئے۔۔۔۔زوال میں ساتھی مل جائے تو پتا کیسے چلے گا کہ زوال آ گیا ہے۔۔۔۔۔میں نے بھی اپنے زوال کے دن اکیلے گزارنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔دو سال تک میں بلکل اکیلا رہا۔۔۔۔اسی دوران میں نے جیل کے قوائد و ضوابط کے مطابق رہن سہن سیکھ لیا۔۔۔۔اس کے بعد کم سے کم کوئی مجھ سے خوفزدہ نہیں ہوا کرتا تھا۔۔۔۔۔دو سال بعد جب دوبارہ سیل میں ساتھی رکھنے کی نوبت آئی تو میں نے ضد نہیں کی۔۔۔۔۔"انہوں نے رخ موڑ کر کرن کو دیکھا وہ بنا پلک جھپکائے ان ہی کے جانب متوجہ تھی۔رانا صاحب نے پھر سے نظریں سمندر کے لہروں پر مرکوز کر دی۔

"جنرل صاحب نے مجھے ایک بزرگ شیخ کے ساتھ سیل میں شریک بنا دیا۔۔۔۔وہ شیخ بھی خاموش مزاج تھا۔۔۔۔اپنے آپ میں رہتا۔۔۔۔اور میں بھی۔۔۔۔ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے مسائل میں دخل اندازی کرنے سے عاری تھے۔۔۔۔۔ایک رات میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔شیخ صاحب جب اپنی عبادت سے فارغ ہوئے تو مجھے مخاطب کیا۔۔۔۔۔۔

############سات سال قبل#############

"نام کیا ہے تمہارا۔۔۔۔"؟شیخ صاحب نے گفتگو کا آغاز کیا۔

Posted On Kitab Nagri

رانا مبشر اکیلے رہ رہ کر اکتا گئے تھے اس وقت انہیں شیخ صاحب کا خود کو مخاطب کرنا بھی غنیمت لگا۔ انہوں نے سپاٹ انداز میں اپنا نام بتایا۔

"کس جرم میں اندر ہوئے ہو۔۔۔۔" شیخ صاحب نے اپنی چھٹائی جھاڑتے ہوئے دوسرا سوال پوچھا۔

رانا مبشر کو ان کے دھول اڑانے سے تپ چڑھنے لگی۔

"کوئی ایک ہوتا تو بتاتا نا۔۔۔۔بہت سے ہیں۔۔۔ظالم تھا۔۔۔۔جابر تھا۔۔۔۔۔بے حس تھا۔۔۔ تشدد کرتا تھا۔۔۔۔بیوی بچے کی قدر نہیں تھی۔۔۔۔" انہوں نے بے زاری سے جواب دیا۔ پہلے انہیں شیخ صاحب کا مخاطب کرنا اچھا لگا تھا لیکن اب بار بار سوال کرنا طیش دلا رہا تھا۔

"کتنا عرصہ ہو گیا ہے یہاں۔۔۔" وہ داہنے سمت میں لیٹے رانا مبشر کے بے تاثر چہرے کو دیکھ رہے تھے۔

"دو سال۔۔۔" رانا مبشر کے جانب سے جواب اب بھی کراہٹ بھرا ملا۔

شیخ صاحب نے رانا صاحب کے بے زاری کو نظر انداز کر کے پھر سے سوالات کا سلسلہ جاری کیا۔

"سب سے زیادہ کس جرم کا دکھ ہے۔۔۔" اب وہ رانا مبشر کے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ رہے تھے۔

رانا صاحب نے ان کے سوال پر غور کیا اور بہت سوچ کر ایک جواب دیا۔

"بیوی اور بچے کو مارنے پر۔۔۔۔" ان کی آواز میں افسردگی در آئی تھی۔

شیخ صاحب جو سکون سے رانا مبشر کے چہرے کو دیکھ رہے تھے اس اعتراف پر اٹھ بیٹھے۔

"تم نے اپنے بیوی اور بچے کا قتل کیا ہے۔۔۔" باقی قیدیوں کے جیسے انہیں بھی لگا رانا مبشر کوئی بڑا مجرم ہے۔

رانا صاحب کو ان کے ردعمل سے فرق نہیں پڑا وہ پچھلے دو سال سے یہی ردعمل دیکھتے آرہے تھے۔ شیخ کے سوال پر انہوں نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

Posted On Kitab Nagri

"پہلی بیوی نے خودکشی کرلی تھی۔۔۔دوسری گر گئی تھی جس کے نتیجے میں بچہ ضائع ہو گیااور پھر اس نے مجھے ان سب کا زمہ دار ٹھہرا کر چھوڑ دیا۔۔۔"انہوں نے چھت کو گھورتے ہوئے لاپرواہ انداز میں کہا۔

"پر تم قاتل تو نہیں ہوئے۔۔۔۔قتل تو وہ ہوتا ہے جو کسی نے اپنے پورے ہوش و حواس میں اپنے ہاتھوں سے انجام دیا ہو۔۔۔۔۔۔"شیخ صاحب نے حیران ہو کر دیوار سے ٹیک لگا لی۔

ان کا جواب سن کر رانا مبشر کے آبرو پھیل گئے۔وہ جو سیدھے لیٹے چھت کو دیکھ رہے تھے تیزی سے رخ پھیر کر شیخ صاحب کو دیکھا۔شیخ صاحب کی روئی کے مانند سفید داڑھی مونچھ پیاری بڑی بڑی آنکھیں لمبی برابر ناک؛متواست جسامت؛ان کا چہرہ بہت نورانی تھا اور وہ مستحکم بھرے انداز میں رانا مبشر کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔رانا مبشر کو ان کے پُر کشش صورت پر پیار آنے لگا۔

وہ تہذیب و تمدن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے چھٹائی پر اٹھ بیٹھے۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے۔اس چوکور سے کمرے کے ایک دیوار کے ساتھ رانا صاحب کی جگہ تھی اور دوسرے دیوار کے ساتھ شیخ صاحب کی۔کونے میں پانی بھرنے کا مٹکا رکھا ہوا تھا۔

"آپ کس جرم میں اندر ہوئے ہو۔۔۔"رانا صاحب نے اپنے شخصیت پر مزید سوال اٹھنے سے پہلے موضوع گفتگو بدل دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرا اور تمہارا قصہ الٹ ہے۔۔۔۔تم نے تشدد کیا۔۔۔۔اور میں نے تشدد سے روکا۔۔۔۔"شیخ صاحب ہاتھوں میں پکڑے تسبیح کے دانوں کو گھماتے ہوئے اپنا جرم سنانے لگے۔

"ہمارے محلے میں ایک پولیس اہلکار کا گھر تھا۔۔۔رتبے اور وردی کی طاقت میں اندھا ہو کر وہ اپنی اہلیہ اور بچوں پر جبر کرتا تھا۔۔۔اس کے بچے میرے پاس قرآن پاک پڑھنے آتے تھے۔۔۔۔ایک دن بچی روتے ہوئے آئی۔۔۔میں نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ والد آج پھر آپے سے باہر ہے سب کو ڈانٹ مار رہا

Posted On Kitab Nagri

ہے۔۔۔بچوں کو جھڑک کر اب باری بیوی کی تھی۔۔۔۔میں اس کو سمجھانے اس کی مدد کرنے اس کے دروازے پر گیا تو دیکھا وہ یزید بنا بیوی پر برس رہا تھا۔۔۔جب ہاتھ اٹھانے لگا۔۔۔۔تو میں نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔بس اتنا سا تھا میرا جرم۔۔۔۔" انہوں نے ہاتھ ہوا میں اٹھا کر لہرائے اور واپس سونے لیٹ گئے۔

رانا صاحب کو اس بزرگ شیخ پر ترس آیا۔

" آپ کو اس کی مزمت کرنی چاہیئے تھی۔۔۔۔اس کے خیلاف کورٹ کیس کرنا چاہیئے۔۔۔" ان کو غصہ آنے لگا۔

" میں ٹھہرا غریب آدمی۔۔۔۔میری کہاں حیثیت ہے قانون سے لڑنے کی۔۔۔۔اور پھر اس عمر میں کورٹ کچہری میری کہاں سنے گے۔۔۔۔۔یہاں حکومت پیسے اور رتبے کی چلتی ہے بیٹا۔۔۔۔غریب تو بس پیروں تلے روندتے چلے جاتے ہیں۔۔۔" شیخ صاحب نے رخ دیوار کے جانب کیئے ہوئے ہی جواب دیا۔

رانا صاحب کا دل افسردہ ہونے لگا لیکن وہ رات کے اس پہر اس بزرگ مرد کو مزید تکلف نہیں دینا چاہتے تھے اس لیے خاموشی سے سونے لیٹ گئے۔

******************&&&&&******************

بات چیت اور دوستی کا سلسلہ یہی سے شروع ہوا۔ شیخ صاحب زیادہ بولتے نہیں تھے لیکن جب بھی بولتے دین اور اللہ رسول کی باتیں ہی کرتے۔ سب کو نیکی کی تلقین کرتے رہتے۔ اسلام پر قائم رہنے کی ہدایت دیتے۔

دو ماہ تک ان کا یہی کارواں چلتا رہا۔

Posted On Kitab Nagri

ایک دن رانا مبشر قیدیوں کا لباس پہنے بر آمدے کی سیڑھیوں پر بیٹھے سیگریٹ نوشی کر رہے تھے جب شیخ صاحب اس کے پاس میں سے گزرتے ہوئے رک گئے۔

"مبشر آجاو نماز پڑھنے۔۔۔۔۔ اذان ہو گئی ہے۔۔۔۔۔" شیخ صاحب جیل کے چھوٹے سے مسجد میں ظہر کی نماز پڑھنے جا رہے تھے جب رانا مبشر کو سیگریٹ کا دھواں اڑاتے ہوئے دیکھ کر مخاطب کیا۔

"میں نماز نہیں پڑھتا۔۔۔" رانا مبشر نے بے پرواہ انداز میں جواب دیا اور پھر سے سیگریٹ کا کش بھرنے لگے۔

"کیوں۔۔۔ مسلمان نہیں ہو۔۔۔۔۔ یا اللہ پر ایمان نہیں ہے۔۔۔۔" شیخ صاحب وہی سیڑھیوں پر رانا مبشر کے ساتھ بیٹھ گئے۔

"جن کا ایمان ہے۔۔۔ جو پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں۔۔۔۔ انہیں کیا مل گیا۔۔۔۔ وہ بھی تو اسی جیل میں سڑ رہے ہے۔۔۔۔" رانا مبشر نے تنے ہوئے اعصاب سے کہا۔

شیخ صاحب کو رانا مبشر کی باتوں سے افسوس ہوا۔ انہوں نے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"یہ دنیا آزمائش کے لیے بنائی گئی ہیں۔۔۔۔ اس دنیا میں انسان اچھے حال میں ہو یا برے حال میں ہو۔۔۔ آزمایا ضرور جاتا ہیں۔۔۔۔۔ کسی کو دین سے آزماتے ہیں۔۔۔۔ تو کسی کو دنیاوی نعمتوں سے۔۔۔" شیخ صاحب انہیں نرمی سے سمجھانے لگے اور رانا صاحب بے دلی سے ان کی گفتگو سنتے رہے۔

"لیکن ہمیں اپنے اصل کو نہیں بھولنا چاہیئے۔۔۔۔۔ حالات جیسے بھی ہو۔۔۔ نا امیدی اور ناشکری کرنا گناہ ہے۔۔۔۔ ہمیں عبادت نہیں چھوڑنی چاہیئے۔۔۔۔" انہوں نے بہت ہی نرم لہجے میں کہا۔

رانا مبشر کے تاثرات بگڑنے لگے تو شیخ صاحب اس کے کندھے پر زور دیتے کھڑے ہوئے اور مسجد کے سمت جانے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"چل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ تم سوچ لو۔۔۔۔۔میں تم سے اس بارے میں تفصیل سے بات کروں گا۔۔۔۔"
کہتے ہوئے وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر زور دیتے سیڑھیاں اترے اور وہاں سے روانہ ہو گئے۔
رانا مبشر نے ان کی بات مانو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دی۔ وہ دوسری سیگریٹ جلا کر اپنے سیل کے جانب چل پڑے۔

***************&&&&***************

رات تک جب اپنے عبادات سے فارغ ہو کر شیخ صاحب رانا مبشر کے جانب متوجہ ہوئے تو انہوں نے ان کے سوالات سے بچنے آنکھیں موندھ لی اور سونے کی اداکاری کرنے لگے۔
"مجھے پتا ہے۔۔۔۔ تم جاگ رہے ہو مبشر۔۔۔" شیخ صاحب نے مٹکے سے پانی پیتے ہوئے کچھ چھنٹے ان پر اچھالی۔
وہ ٹھنڈا پانی منہ پر پڑتے جلملا گئے اور منہ بھسورتے ہوئے اٹھ بیٹھے۔
"آپ کوئی پیر بابا ہو گیا۔۔۔۔ ہر چیز کا پتا لگ جاتا ہے۔۔۔۔ کوئی علم غائب جانتے ہو گیا۔۔۔"انہوں نے ہنہ کرتے ہوئے اپنے آپ پر منڈلاتے مچھر ہاتھ جھلا کر دور کئے۔
"ہاہاہا۔۔۔ بیٹا غائب کا علم تو صرف ایک ذات کو ہے۔۔۔۔ جو سب کو بنانے اور مٹانے والا ہے۔۔۔۔ میں تو بس اس کا مومن بندا ہوں۔۔۔۔" شیخ صاحب نے روز کی طرح اپنی چھٹائی جھاڑتے ہوئے کہا۔
رانا صاحب نے ان کی اس عادت پر تپ کر دھول مٹھی سے بچنے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔
"تمہیں پتا ہے۔۔۔۔ کبھی کبھی انا اور غصہ ایسا جن بن جاتا ہے جو دوسروں کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی کھا جاتا ہے اور ہمیں پتا تک نہیں چلتا۔۔۔۔۔ تمہیں بھی تمہارے انا اور غصے نے کھوکھلا کر دیا ہے۔۔۔" انہوں نے افسردگی سے سر جھٹکا۔

Posted On Kitab Nagri

رانا صاحب دانت پیستے ہوئے انہیں تند و تیز نظروں سے دیکھنے لگے۔اگر اس وقت یہ بات شیخ صاحب کے بجائے کسی اور نے کہی ہوتی تو رانا صاحب اس پر جھڑپ پڑتے لیکن شیخ صاحب کا لحاظ کرتے وہ چپ رہے۔

"تم زندگی سے اتنے مایوس ہو گئے ہو کہ تمہیں اللہ کے شان پر بھروسہ ہی نہیں ہے۔۔۔" شیخ صاحب ہمدردی سے رانا مبشر کو دیکھ رہے تھے اور رانا مبشر اپنے غضب کو قابو رکھنے ان سے نظریں چرا رہے تھے۔

"سب کے دلوں میں ایک مایوسی سی ہے۔۔۔۔کیونکہ ہمیں یہ یقین ہی نہیں ہے کہ اب کچھ بدلے گا۔۔۔کیا مایوسی کے بعد امید آئے گی؟ کیا اندھیرے کے بعد روشنی ہو گی؟ کیا کبھی ہمارے حالات بدلیں گے؟ کیا کبھی ہماری زندگی بدلے گی؟ کیا کبھی لوگ ہمیں سمجھیں گے؟۔۔۔۔۔"وہ زندگی کے تلخ حقائق بیان کر رہے تھے۔رانا مبشر کو ان کی باتیں اپنے جانب راغب کرنے لگی۔وہ اب غصہ چھوڑ کر بغور ان کو سننے لگے۔ایک عجیب سی کشش تھی ان کے لہجے میں جو ہر کسی کو اپنی طرف متوجہ ہونے پر مجبور کر دیتی۔

"یہ ایمان کی کمی ہمیں عبادت نہیں کرنے دیتی۔۔۔۔ ہمیں اللہ سے دور کر دیتی ہے۔۔۔۔اب سوال یہ ہے کہ امید کہاں سے لائیں۔۔۔جو دنیا نے بجادی ہے۔۔۔۔وہ یقین کہاں سے لائیں جو حالات کے سختیوں سے کہیں کھو سا گیا ہے۔۔۔اس کا جواب بھی اللہ کے ذات میں ہے۔۔۔" شیخ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔انہیں رانا مبشر کو بغور اپنی باتیں سنتے دیکھ کر اچھا لگا۔انہیں محسوس ہوا کہ رانا مبشر کے اندر کا اچھا انسان چیخ چیخ کر ان سے مدد مانگ رہا ہے۔وہ اس ڈھونگ بھری بناوٹ سے تنگ آ گیا ہے۔وہ ہاتھ بڑھا کر اچھائی کو تھامنا چاہتا ہے لیکن سامنے کھڑے برائی کی دیوار اسے ایسا کرنے نہیں دے رہی۔

"مبشر میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔۔ تم ابد سے برے نہیں تھے۔۔۔۔ تمہیں حالات نے برا بنا دیا تھا۔۔۔ لیکن اب تمہیں ان حالات کو بدلنا ہو گا۔۔۔۔اپنے اندر کی اچھائی کو پہچاننا ہو گا۔۔۔۔اور یہ کام تمہیں

Posted On Kitab Nagri

خود ہی کرنا ہو گا۔۔۔۔میں صرف تمہیں راستہ دکھا سکتا ہوں۔۔۔۔اس پر چلنا تم نے خود ہے۔۔۔۔۔۔اچھائی کا راستہ بلکل آسان نہیں ہے۔۔۔۔۔اس کے ہر پڑاو کو پار بھی تمہیں خود کرنا ہو گا۔۔۔۔کوئی تمہیں ہاتھ پکڑ کر اس پر نہیں چلا سکتا۔۔۔۔" شیخ صاحب کہتے ہوئے اپنی جگہ سے کھسک کر رانا مبشر کے سامنے آئے اور ان کے کندھے کو تھپکتے ہوئے کہا۔

رانا صاحب بغور ان کے نورانی چہرے کو دیکھنے لگا۔وہاں نہ کوئی طنز کے ایثار تھے نہ شرمندہ کرانے کا جذبہ۔کچھ تھا تو صرف اپنائیت ہمدردی رانا مبشر کو اس تکلیف سے نجات دلانے کا عزم جس سے وہ بچپن سے جو نجتے آرہے ہیں۔

رانا مبشر زخمی سا مسکرائے۔

" تمہیں اگر کسی پر بھی بھروسہ نہیں رہا تو اللہ پر بھروسہ کرو۔۔۔اس کا دامن تھام کر دیکھو۔۔۔۔۔وہ تمہیں رسوا نہیں ہونے دے گا۔۔۔۔وہ تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔۔۔وہ تمہارا سہارا بنے گا۔۔۔" شیخ صاحب اسی طرز میں رانا مبشر کے سامنے بیٹھے ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے گویا تھے۔

رانا مبشر کو لگا کوئی ان کے دل کے کرچیاں اٹھا کر جوڑ رہا ہو۔شیخ صاحب کی باتیں انہیں مرہم کی طرح لگ رہی تھی۔

"لیکن سارا معاملہ دل کا ہے۔۔۔نیت کا ہے۔۔۔گمان کا ہے۔۔۔اللہ تمہارے گمان کے ساتھ ہے۔۔۔یعنی تم اللہ کے بارے میں جیسا گمان رکھو گے وہ ویسا ہی ہو گا۔۔۔اگر تم یہ گمان کرو گے کہ اللہ تمہیں معاف نہیں کریں گا۔۔۔وہ تمہاری توبہ قبول نہیں کریں گا۔۔۔۔وہ تم سے ناراض ہے۔۔۔تمہاری دعائیں نہیں سنے گا۔۔۔تم ان کے پسندیدہ نہیں بن سکتے۔۔۔۔۔تم کبھی سچے مسلمان نہیں بن سکو گے تو یقین جانو ایسا ہی ہو گا اور اپنی اس بدگمانی کے باعث تم اللہ سے مزید دور ہو جاو گے۔۔۔لیکن اگر تم

Posted On Kitab Nagri

اپنے رب سے اچھا گمان رکھو گے۔۔۔۔اور بھلے تم سے جتنا گناہ ہو جائے یا ہو گئے ہو۔۔۔۔۔تم اپنے خاندان کے سب سے بری اولاد ہو۔۔۔اپنے ملک کے سب سے بدنام آدمی ہو۔۔۔دنیا کے لیے ظالم ہو۔۔۔بھلے تمہاری جیسی بھی شخصیت ہے۔۔۔جیسے بھی اعمال ہے۔۔۔۔اگر تم یہ گمان رکھو گے کہ میرے رب کا دروازہ میرے لیے آج بھی کھلا ہے۔۔۔اور میں جیسے ہی اس کے پاس جاوں گا وہ مجھے سنبھال لے گا۔۔۔مجھے اس کے پاس سے معافی مل جائے گی۔۔۔اور پھر میری دعائیں سنی بھی جائے گی اور قبول بھی ہو گی۔۔۔پھر مجھے دنیا بھر کی نعمتیں اسی کے پاس سے ملے گی۔۔۔تو یقیناً ایسا ہی ہو گا۔۔۔۔" شیخ صاحب ان کا ہاتھ تھپتھپا کر ان میں نئی امید جگا کر واپس اپنے جگہ پر چلے گئے۔

رانا صاحب گہری سوچ میں ڈوبے تھے۔ شیخ صاحب ان کے جانب سے کسی جواب کے منتظر تھے۔رانا مبشر کے چہرے پر اضطرابی کیفیت نمایاں واضح تھی۔جب اتنا بتانے کے بعد بھی وہ خاموش رہے تو شیخ صاحب پھر سے کنکارے۔

"اور اگر تمہارا دل اتنا اداس ہے کہ اس سے اچھا گمان بھی نہیں کیا جا رہا تو ایمان دینے والی ذات بھی اللہ کی ہی ہے۔۔۔ایمان بھی تمہیں اسی سے ملے گا۔۔۔تم اس سے ایمان مانگو کہ اللہ تمہیں ایمان دے۔۔۔۔تمہارے دل پر لگے زنگ کو اتار دے۔۔۔۔تمہارے نظر کے گدلے پن کو دھو دے۔۔۔اسی سے دعا کرو کہ وہ تمہارے دل میں اچھے گمان ڈال دے۔۔۔۔تمہیں سیدھی راہ پر لے آئے۔۔۔" شیخ صاحب نے لیٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن یاد رہے۔۔۔۔یہ سب تب ہی ممکن ہو گا۔۔۔۔جب تم واقعی اچھے بننا چاہو۔۔۔۔جب تم سچ میں توبہ کرنا چاہو۔۔۔"انہوں نے فوراً سے یاددہانی کروائی۔

Posted On Kitab Nagri

"اب تم سوچو۔۔۔۔۔ تمہیں کونسی راہ چاہیئے نیکی کی یا برائی کی۔۔۔۔۔شب بخیر۔۔۔۔"انہوں نے رانا صاحب کو ہدایت دی اور رخ پھیر کر سونے لگے۔

****************&&&&***************

کافی دنوں تک رانا مبشر اسی کشمکش میں مبتلا رہے تھے۔ان سے فیصلہ نہیں کیا جا رہا تھا۔اور ان دنوں میں شیخ صاحب نے بھی ان سے دوبارہ کوئی مباحثہ نہیں کیا وہ انہیں حتمی فیصلہ کرنے وقت دے رہے تھے۔

ایک رات رانا مبشر خود شیخ صاحب کے پاس آئے۔وہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے کہ مبشر نے اچھائی کا راستہ چننے کا فیصلہ کیا ہے۔جب رانا مبشر ان کے پاس گئے تو انہوں نے اٹھ کر انہیں آغوش میں لے لیا۔

"میں عشاء کی نماز پڑھنے ہی جا رہا تھا۔۔۔۔۔تم نیکی کی راہ پر آنا ہی چاہتے ہو تو چلو آغاز ابھی سے کرتے ہیں۔۔۔۔"انہوں نے رانا صاحب کے کندھے کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن۔۔۔۔مجھے ٹھیک سے نماز پڑھنی نہیں آتی۔۔۔۔"رانا صاحب نے کچھ جھجکتے ہوئے وضاحت پیش کی۔

"کوئی بات نہیں میں سیکھا دونگا۔۔۔۔"شیخ صاحب نے پہلے حیرت سے انہیں دیکھا پھر مسکراتے ہوئے پیشکش کی۔

"یہ میری کوئی عمر ہے نماز سیکھنے کی۔۔۔۔وہ تو بچپن میں سیکھتے ہے۔۔۔۔"رانا مبشر اپنے آپ پر طنزیہ ہنستے ہوئے ان کے حصار سے الگ ہو گئے اور اپنے چھٹائی پر بیٹھ کر سیگریٹ جلا لی۔

"تو تب کیوں نہیں سیکھا۔۔۔۔ماں باپ نے کبھی مدرسہ نہیں بھیجا۔۔۔۔"شیخ صاحب کھڑے کھڑے ہی ان سے مخاطب تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"انہیں بچوں پر دھیان دینے فرصت کہاں تھی۔۔۔۔۔باپ اپنی عیاشیوں میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔۔اور ماں اپنے۔۔۔۔ان کا فرض بس ہمیں پیدا کر کے چھوڑ دینے تک کا ہی تھا۔۔۔۔"اپنے والدین کے متعلق بتاتے ہوئے رانا صاحب کی آواز میں افسردگی بھرا غصہ در آیا تھا۔

شیخ صاحب سر جھٹکتے ہوئے رانا صاحب کے سامنے جھکے اور ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دلاسہ دینے لگے۔

"اللہ اپنے در پر آنے والے کی عمر نہیں دیکھتا۔۔۔۔وہ اس کا ارادہ۔۔۔۔اس کی نیت دیکھتا ہے۔۔۔۔۔وہ توبہ کرنے والے کا دل دیکھتا ہے۔۔۔۔کہ کیا واقعی وہ اپنے کئے پر پچھتا رہا ہے۔۔۔۔کیا وہ واقعی نیکی پر آنا چاہتا ہے۔۔۔۔"ان کے کندھے کو تھپکتے ہوئے وہ اپنے سیل سے باہر نکل گئے۔

***************&&&&***************

ایک ہفتے تک رانا مبشر شیخ صاحب کے زیر نگرانی ان کے سیکھائے طریقہ کار سے سیل کے اندر ہی نماز کی پریکٹس کرتے رہے۔انہیں دوسرے قیدیوں کے ہمراہ باجماعت نماز ادا کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوتی تھی۔

دوسرے ہفتے انہوں نے سیل سے نکل کر مسجد میں قدم رکھا۔پہلے انہیں عجیب سا لگا۔انہیں ایسا محسوس ہوتا جیسے سب ان ہی کو دیکھ رہے ہیں اور کوئی ایک غلطی بھی ہوئی تو سب مذاق اڑائیں گے طعنے دینگے۔اسی وہم سے وہ ہر دوسرے دن نماز پڑھنے سے معذرت کر لیتے لیکن دن گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اس کیفیت میں سدھار آتا گیا اور شیخ صاحب کی حوصلہ افزائی سے ان میں دوبارہ نماز کے جانب آنے کی ہمت پیدا ہوتی۔

تیسرے ہفتے تک وہ نارمل ہو گئے تھے۔ظہر عصر مغرب کی تو وہ باجماعت ادا کر لیتے لیکن عشاء کے وقت انہیں سستی جکڑ لیتی اور ایسے ہی فجر میں نیند ان پر غلبہ حاصل کر لیا کرتی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک ماہ تک یہی سلسلہ چلتا رہا۔ایک صبح شیخ صاحب نے انہیں فجر کے لیے اٹھانے کی کوشش کی۔

"مبشر اٹھ جاو۔۔۔۔۔نماز قضاء ہو جائے گی۔۔۔۔۔چل میں وضو کر کے آتا ہوں۔۔۔۔تب تک تم اٹھ جانا۔۔۔"ان کے کندھے پر جنبش دے کر شیخ صاحب سیل سے باہر نکل گئے۔

رانا مبشر بے دلی سے کروٹ بل کر سیدھا لیٹا۔

"اس بابے کی سنگت تمہیں مزید پاگل کر دے گی رانا۔۔۔"انہوں نے زبردستی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے سوچا۔

وہ ابھی پلکیں جھپکا کر نیند سے نکلنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ایک جھٹکے سے ان کی واپس آنکھ لگ گئی تھی۔ انہوں نے دیکھا وہ ایک بہت ہی پیارے ہرے بھرے باغ میں اکیلے کھڑے ہے۔جہاں تک نظر پہنچ پا رہی ہے سبزہ ہی سبزہ ہے۔سر پر تیز دھوپ چمک رہی ہے۔درختوں پر پرندے چہچہا رہے ہیں۔پاس کہی آبشار بہنے کی آواز بھی سماعتوں میں پڑ رہی ہیں۔اس جگہ کی حسین نظاروں نے انہیں اپنے حصار میں لے لیا ہے۔ وہ آس پاس دیکھتے ہوئے وہاں کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہو رہے ہے کہ ان کے آوٹ سے ایک لڑکی چہکتے ہوئے گزری۔انہیں اس لڑکی کی ہنسی مزید محظوظ کرنے لگی۔ان کے جانب لڑکی کی پشت تھی۔وہ سفید لمبا میکسی پہنے۔بال کمر تک آتے۔پہلوؤں سے دامن اٹھائے ہنستے ہوئے آگے بھاگ رہی تھی۔انہیں اس لڑکی کو قریب سے دیکھنے کا تجسس ہوا۔وہ بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگے۔وہ لڑکی محض اسی طرح ہنستی جا رہی تھی۔وہ اس کا چہرے دیکھنے کبھی دائیں کبھی بائیں سمت سے دیکھنے کی کوشش کرتے لیکن اس کا چہرہ نہ دیکھ سکے۔ایک جگہ آبشار کے پاس پہنچ کر لڑکی رک گئی اور خاموش ہو گئی۔وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر اسے مشاہدہ کرنے لگے چاروں طرف سب دھندلا سا ہو گیا صرف وہ لڑکی شفاف انداز میں نظر آ رہی تھی۔انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس لڑکی کے کندھے پر تھپک کر اپنے جانب متوجہ کیا۔وہ لڑکی پھر سے کھکھلا

Posted On Kitab Nagri

کر ہنسنے لگی اور آہستہ سے پلٹی تو وہ کرن تھی۔ ہنستی کھلکھلاتی چنچل سی۔ سب سے حسین۔ ان کے حیرت سے آبرو پھیل گئے تھے۔ وہ اپنی جگہ جامد ہو گئے۔ کرن نے بانہیں پھیلائے سر کو جنبش دیتے ہوئے انہیں اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے خوشی سے سرشار ہوتے جیسے ہی قدم بڑھایا کرن نیچے بہتے آبشار میں گر گئی۔

"کرن۔۔۔۔" اسے پکارتے رانا صاحب کی آنکھ کھل گئی اور وہ وحشت زدہ سے اپنی جگہ پر اٹھ بیٹھے۔ انہوں نے تیز نگاہوں سے آس پاس نظر دوڑائی تو وہ جیل کے سیل میں تھے۔ خواب ٹوٹ چکا تھا۔ لمبی لمبی سانس لیتے ہوئے خود کو نارمل کرتے انہوں نے پیشانی پر نمودار ہوتا پسینہ صاف کیا۔ دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ مانو باہر نکل آئے گا۔

"ڈھائی سال بعد کرن کیسے میرے خواب میں آگئی۔۔۔۔۔ میں نے تو پچھلے ڈھائی سالوں میں اسے یاد تک نہیں کیا۔۔۔۔ پھر آج۔۔۔ اور وہ بھی ایسا خواب۔۔۔" انہوں نے اٹھ کر مٹکے سے پانی پیتے ہوئے سوچا۔

"کہیں وہ کسی مصیبت میں تو نہیں۔۔۔۔" انہیں بری طرح کرن کی فکر ہونے لگی۔

"نہیں۔۔۔ میں اس کے بارے میں کیوں سوچوں۔۔۔۔ اسی کی وجہ سے میں آج اس حال میں ہوں۔۔۔۔ ویسے بھی میرا اس سے اب کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔ چھوڑ گئی ہے وہ مجھے۔۔۔۔" ان کے تاثرات بدل گئے۔ چہرے پر سختی در آئی۔ دل میں ٹیس سی اٹھتی محسوس ہوئی۔ اسی اثناء شیخ صاحب واپس سیل میں داخل ہوتے دیکھائی دیئے۔

"شاباش۔۔۔ اٹھ گئے ہو۔۔۔۔" انہوں نے رانا مبشر کو فجر کے لیے اٹھنے پر سراہا۔

Posted On Kitab Nagri

رانا صاحب ان کے کسی بھی سوال کا جواب دیئے بغیر خاموشی سے ان کے ساتھ سیل سے مسجد کے جانب روانہ ہو گئے۔

****************&&&&***************

اس خواب کی وجہ سے رانا مبشر کافی دنوں تک ڈسٹرب رہے۔ان کا پھر سے نمازوں سے دل اچاٹ ہو گیا تھا۔وہ دن کے پہر بھی ایک کونے میں خاموش بیٹھے رہتے۔

اس دن وہ جیل کے کونے میں بیٹھے سیگریٹ کے کش بھر رہے تھے۔ شیخ صاحب قدم قدم چلتے ان کے پاس آئے اور اس کے ساتھ بیٹھ کر صحن میں کام کرتے قیدیوں کو دیکھنے لگے۔

"کیا بات ہے مبشر۔۔۔۔۔اتنے دنوں سے تم فجر کے لیے بھی نہیں اٹھ رہے اور اکثر عشاء بھی چھوڑ دیتے ہو۔۔۔۔ظہر کی بھی بے دھیانی سے ادا کرتے ہو۔۔۔۔۔"انہوں نے ہمدردی سے پوچھا۔

"پتا نہیں دل نہیں کرتا۔۔۔۔"رانا صاحب نے یک ٹک سیدھا جواب دیا۔

شیخ صاحب کچھ دیر انہیں سیگریٹ نوشی کرتے دیکھتے رہے پھر ان کے ہاتھ سے سیگریٹ اچک لی۔رانا صاحب کے عصاب تن گئے۔

"اس کی وجہ سے تمہیں سجدے کی توفیق نصیب نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔راہ راست پر چلنے کے لیے اپنے نفس کو مارنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔"انہوں نے وہ سیگریٹ بجھا کر دور پھینک دی۔

"میں نے تو سنا تھا اسلام بہت آسان دین ہے۔۔۔۔۔ایک تو پہلے اتنے مشکلات ہے۔۔۔۔سب کچھ تو چھوڑ دیا ہے۔۔۔اب یہ بھی چھوڑنا پڑے گا۔۔۔۔"رانا صاحب اپنی جگہ سے اٹھ گئے اور طیش میں کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ سب شیطان تمہیں بھٹکا رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ انسان کو کبھی آسانی سے نیکی کی راہ پر قائم نہیں رہنے دیتا۔۔۔ میں نے پہلے دن بھی کہا تھا۔۔۔۔۔ یہ آسان نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ ہر قدم پر تمہارے ارادے کو آزمایا جائے گا۔۔۔۔ لیکن تمہیں ثابت قدم رہنا ہو گا۔۔۔۔۔" شیخ صاحب نے نرمی سے انہیں سمجھایا اور پھر سے انہیں اپنے ساتھ بیٹھا دیا۔

"اچھا یہ بتاؤ۔۔۔۔۔ بہت اچھی تھی وہ۔۔۔۔" شیخ صاحب نے حس و مزاح کرتے بات کا پہلو بدل دیا تھا۔

رانا صاحب نے حیرانگی سے رخ موڑ کر انہیں دیکھا۔

"کون۔۔۔۔" انہوں نے انجان بنتے تعجب سے پوچھا

"وہی جس کے بارے میں سوچتے رہتے ہو۔۔۔۔" انہوں نے آبرو اچکا کر اشارہ کیا اور مسکرا دیئے۔

رانا صاحب سپاٹ تاثرات بنائے سامنے دیکھنے لگے۔

"ہمم اچھی تھی۔۔۔۔" انہوں نے سچ بات کہی۔ وہ جانتے تھے شیخ صاحب سے بہانہ نہیں کر سکتے اور نا ہی جھوٹ بول سکتے ہے۔

"پیار کرتے ہو اس سے۔۔۔۔۔" سوال اب بھی شریر انداز میں ہوا۔

"پیار کا تو پتا نہیں۔۔۔۔ لیکن کئی دنوں سے اس کی بہت یاد ستا رہی ہے۔۔۔۔۔" رانا صاحب کا لہجہ شکست خوردہ ہو گیا تھا۔

"کوشش کے باوجود اسے بھلا نہیں پا رہا۔۔۔۔ حالانکہ دو دن پہلے تک وہ مجھے بلکل یاد نہیں تھی۔۔۔۔ پر اب سکون نہیں مل رہا۔۔۔۔" انہوں نے بے بسی سے مزید اضافہ کیا۔

شیخ صاحب ہلکا مسکرائے۔

"اللہ نے اس کی محبت ڈال دی ہے تیرے دل میں۔۔۔۔" انہوں نے مسرور ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

رانا مبشر نے کوئی جواب دینے کے بجائے پھر سے سیگریٹ کا ڈبہ نکالا لیکن شیخ صاحب نے ان کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔

"ابھی منع کیا ہے نا۔۔۔"ان کی آواز میں سختی در آئی تھی۔

"سکون اس میں نہیں۔۔۔۔تلاوت میں ہے۔۔۔آج سے تم روز تلاوت قرآن مجید بھی شروع کرو۔۔۔دیکھنا دل کو بہت آرام آجائے گا۔۔۔"انہوں نے اٹھتے ہوئے کہا اور رانا مبشر کو اپنے ساتھ سیل میں لے جانے لگے۔

***************&&&&***************

رانا مبشر باقی گناہوں اور غلطیوں پر پہلے دن ہی توبہ کر لی تھی۔اور آج سیگریٹ شراب جیسے کسی بھی منشیات کو دوبارہ ہاتھ لگانے سے بھی توبہ کر لی۔اس دن کے بعد شیخ صاحب کے کہنے کے مطابق وہ تلاوت بھی کرنے لگے۔جیسے شروعات میں نماز پڑھنے میں دکت پیش آتی ویسے ہی روانی سے تلاوت قرآن مجید سیکھنے نے بھی ان کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

آج ایک سال ہو گیا تھا ان کو برائی کی راہ چھوڑ کر نیکی کے راہ پر چلتے ہوئے۔تلاوت سے ان کے دل کو سکون تو مل جاتا لیکن کرن پھر کبھی ان کے ذہن سے مھو نہیں ہو سکی تھی۔ان کو بیشک صبر آگیا تھا لیکن اس کی محبت دل میں موجود تھی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ان کا سیگریٹ نوشی کرنے کی طلب بڑھتی جاتی۔جس سے ان کے سر اور پورے جسم میں شدید درد کی لہر دوڑ جاتی۔اس دن بھی صبح سے ہی وہ سر پکڑ کر درد سے کراہ رہے تھے۔کوئی pain killerدوائی بھی ان پر اثر کرنے سے قاصر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

شیخ صاحب کو ان پر ترس آنے لگا وہ ان کی حالت کے ذمہ دار خود کو تصور کرنے لگے تھے اس لیے ایک دوسرے قیدی سے ایک عدد سیگریٹ لے کر ان کے پاس لیں آئے۔

"نہیں شیخ صاحب۔۔۔۔۔جب توبہ کر لی ہے۔۔۔۔۔ارادہ بنا لیا ہے۔۔۔۔۔پھر اب توڑوں گا نہیں۔۔۔۔۔اپنے ارادے سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔۔"رانا صاحب نے کراہتے ہوئے سر پکڑے ان کے آفر کورد کر دیا۔

ایک طرف کرن کی محبت دوسری طرف نشے کی لت سے بگڑتی طبیعت۔رانا مبشر درد کو ہر حد برداشت کرتے دل گرفتہ ہو گئے۔ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔اس بے بسی پر ان کا زور نہیں چل رہا تھا۔وہ جو کبھی جنگل کا شیر تھا۔جس کی ایک نظر سے دنیا کانپ جاتی تھی آج وہ اپنے نفس اور روح کے جنگ میں بکھر کر رہ گیا تھا۔

شیخ صاحب نے جنرل کے ذریعے روحان کو کال کروائی اور رانا صاحب کے لیے ڈاکٹر بلاوایا۔

روحان سوٹ بوٹ میں تیار آفس سے فوراً کے پہلے ڈاکٹر کو لیئے جیل پہنچا۔

روحان کے اوسان خطا ہو گئے تھے وہ رانا بھائی کو ایک پرائی لڑکی کے خاطر خود سے دور تو کر چکا تھا لیکن اب کھونا نہیں چاہتا تھا پر ڈاکٹر نے تفصیلی معائنہ کر کے اسے ان کے صحت کے بابت تسلی دلائی۔

ڈاکٹر نے انہیں آرام آور ادویات کے ساتھ منشیات سے نجات دلانے میں مدد کرنے والی کچھ گولیاں بھی لکھ دی۔ان ادویات کے زیر اثر رانا مبشر کی صحت پھر سے برابر ہونے لگی۔

وہ راتیں رانا مبشر کے لیے ہجر کی راتیں ثابت ہوئی جہاں نہ ان کا اپنے دل پر بس چل پا رہا تھا نہ دماغ پر۔

***************&&&&***************

Posted On Kitab Nagri

روحان اور اپنے وکلاء کے ٹیم کی مدد سے رانا صاحب نے شیخ صاحب کے طرف سے اس پولیس اہلکار پر کورٹ کیس کروایا اور دو ماہ کے اندر ہی ان کی رہائی کی عرضی بھی قبول ہو گئی بلکہ اس پولیس اہلکار کو اپنے پاور کا غلط استعمال کرنے پر بھاری جرمانہ ادا کرنے کی سزا ہوئی۔

جس رات شیخ صاحب کی جیل میں آخری رات تھی وہ دونوں تقریباً ساری رات بیٹھے باتیں کرتے رہے۔

"میں آپ سے ہمیشہ رابطے میں رہوں گا۔۔۔ میں نے روحان کو کہہ دیا ہے وہ ہر ہفتے مجھے آپ کی خبر لا کر دیتا رہے۔۔۔" رانا صاحب نے مستحکم بھرے انداز میں مسکرا کر کہا۔

"مبشر تم بھی رہا ہو کر۔۔۔۔ اس کے پاس ضرور جانا۔۔۔۔ اس سے اعتراف کرنا۔۔۔ اسے اپنا نیک ہونا ضرور دکھانا۔۔۔" شیخ صاحب نے پیار سے مشورہ دیا۔

"شیخ صاحب مجھے نہیں معلوم وہ کہاں ہے۔۔۔ اب تو 3 سال گزر گئے ہیں۔۔۔۔ ہو سکتا ہے اس نے شادی کر لی ہو۔۔۔ اس کی فیملی ہو گئی ہو۔۔۔۔" رانا صاحب کی آواز سے نا چاہتے ہوئے بھی مایوسی چھلک رہی تھی۔

"اگر وہ تمہارے قسمت میں ہے۔۔۔ تو یقین جانو۔۔۔ وہ آج بھی دنیا کے کسی نہ کسی گوشے میں تمہاری منتظر ہے۔۔۔۔" شیخ صاحب نے انہیں امید دلاتے ہوئے کہا۔ رانا صاحب تعجب سے انہیں دیکھے جا رہے تھے۔

"ہو سکے تو اس سے مل کر معافی بھی مانگ لینا۔۔۔۔ چاہے تمہاری غلطی نہ بھی ہو۔۔۔۔ معذرت چاہنے سے کوئی بڑا چھوٹا نہیں ہو جاتا۔۔۔ درگزر کرنے سے دل کی میل نکل جاتی ہے اور ایمان تازہ رہتا ہے۔۔۔" وہ اسی نرم لہجے میں گویا تھے۔

"ایسا کرنے سے کیا وہ میری زندگی میں واپس آ جائے گی۔۔۔۔" رانا صاحب متفکر انداز میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"پتا نہیں۔۔۔۔ہو سکتا ہے تمہاری معافی قبول بھی نہ کریں۔۔۔۔تم پر چیخیں چلائے۔۔۔۔تمہیں جھڑکیں۔۔۔۔لیکن تمہیں خاموشی سے برداشت کرنا ہو گا۔۔۔ایک کامیاب زندگی کا دارو مدار ہی صبر اور برداشت پر ہے۔۔۔۔" شیخ صاحب نے مستقبل کے اندیشوں سے روشناس کرایا۔

"پھر کیا فائدہ۔۔۔۔پھر ایسا کرنے سے کیا مل جائے گا۔۔۔" رانا مبشر نے ہنہ کرتے ہوئے سر جھٹکا

"تسکین۔۔۔۔کم سے کم تمہارے دل کو تسلی ہو جائے گی۔۔۔۔۔یہ سکون مل جائے گا کہ تم نے کوشش کی تھی۔۔۔۔تم گئے تھے اس کے پاس۔۔۔۔لیکن وہ نہیں آئی۔۔۔۔تم نے اپنا کام کر دیا۔۔۔آگے اللہ کی مرضی۔۔۔۔۔" شیخ صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک دفعہ جبر اور زبردستی کر کے نتیجہ دیکھ لیا ہے نا۔۔۔۔۔اس مرتبہ پیار اور صبر سے کام لینا۔۔۔میں بھی دعا کروں گا تم اپنی محبت کو پانے میں کامیاب ہو جاو۔۔۔۔" انہوں نے رانا صاحب کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا اور سیل سے باہر نکل گئے۔

رانا صاحب آگے کا لائحہ عمل سوچ رہے تھے۔

" مگر میں چاہتا ہوں۔۔۔۔میں ہمیشہ اس کے پاس رہوں۔۔۔۔بے شک وہ مجھے کبھی معاف نہ کریں۔۔۔۔۔اس کا ساتھ ہی میرے زندہ رہنے کے لیے کافی ہو گا۔۔۔۔" انہوں نے بے بسی سے لب مینچھے سوچا۔

محبت کی شدت پر ان کا زور نہیں چل رہا تھا۔انہیں اپنی کیفیت سے بے چینی ہونے لگی۔

وہ کبھی نا ہارنے والا شخص کبھی کسی کے آگے نا جھکنے والا آج اپنی قسمت کی بے بسی اور ایک لاحاصل محبت کے روگ میں مبتلا ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

خواہش اور چاہ میں بڑا فرق ہوتا ہے۔۔۔خواہش انسان کو گھمنڈی کر دیتی ہے۔۔۔چاہت انسان کو مٹی کر دیتی ہے۔۔۔کرن کی جدائی نے اس کی چاہت نے رانا مبشر جیسے لوہے کو پگلا دیا تھا انہیں مٹی کر دیا تھا۔ آج انہیں کرن کو پانے کی خواہش نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھ کی چاہ تھی۔

*****************&&&&*****************

شیخ صاحب کے آزاد ہونے کے بعد بھی پچھلے چار سالوں سے رانا صاحب میں وہ نمایاں تبدیلیاں آگئی تھی جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی۔وہ اب پوری طرح پابندی سے نمازیں ادا کرتے تلاوت کرتے۔ سب کے ساتھ اچھے سے رہتے۔ان کی نیک اور باخلوص شخصیت نکھر گئی تھی۔

برائی چھوڑ کر نیکی پر چلتے وہ کئی مرتبہ لڑکھڑائے۔گر پڑے۔ٹوٹ کر بکھر گئے۔شیطان کے بہکاوے اور نفس کے لالچ نے انہیں راہ راست سے ہٹانے کی پوری جتن کیے لیکن ان سب کے باوجود بھی ان کا حوصلہ نہیں ڈگمگایا۔وہ اپنی اصل کو پانے کے لیے محنت کرتے رہے۔اور اللہ رحیم و کریم جسے چاہے ہدایت دے۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کبھی کبھی حالات ایسے ہو جاتے ہیں جس کو کسی بھی زبان میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔اور وہ حالات ایسے ہوتے ہیں جو انسان کو اس عمر اور زندگی کے اس مرحلے پر آ کر زیر کر دیتے ہیں جب انسان خود کو صراط مستقیم کے دوسرے سرے پر پہنچا ہوا محسوس کرتا ہے۔۔۔اور تب پہلی بار یہ احساس ہوتا ہے کہ آپ ساری عمر جس راستے کو صراط مستقیم سمجھ کر چلتے رہے وہ نہ راستہ تھا نہ سیدھا۔۔۔وہ صرف آپ کا نفس تھا یا آپ کا گمان۔ قید کے ان سالوں میں رانا صاحب بھی یہ سارے جوابات سمجھ گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

اس دن کے بعد رانا صاحب نے یہ عزم بھی کر لیا تھا کہ زندگی میں ایک مرتبہ کرن سے ضرور ملیں گے پھر چاہے وہ انہیں معاف نہ بھی کریں لیکن وہ اپنے تسکین کے لیے کوشش ضرور کریں گے۔

#############موجودہ دن#############

"بس وہ دن تھا اور آج کا دن۔۔۔۔مجھے تم مل گئی کرن۔۔۔۔۔۔آج اس پہر تم میرے ساتھ ہو۔۔۔۔۔"رانا صاحب نے اپنی داستان مکمل کی اور رخ پھیر کر کرن کو دیکھا تو اس کے رخسار آنسوؤں سے تر ہو چکے تھے۔رانا صاحب اپنا سفر حیات بیان کرتے اتنے مگن ہو گئے تھے کہ کرن کب رونے لگی انہیں پتا ہی نہ چلا۔

رات گہری ہو چکی تھی چاند تارے یوں ہی اپنی مقرر رفتار سے رواں دواں تھے۔تیز ہوائیں اور سمندر کی لہریں بھی اسی انداز میں بہہ رہی تھیں۔پھر بھی بہت کچھ تھا جو بدل گیا تھا۔کوئی سنبھل چکا تھا تو کوئی بکھر چکا تھا۔کرن نے رانا صاحب کی نظریں خود پر پائی تو رخ دوسری جانب پھیر کر آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔اس وقت اس کے پاس اپنے جذبات بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں تھے۔

آنسو صاف کرتے ہوئے وہ اٹھی اور بنا کچھ کہے اپنے اپارٹمنٹ کے سمت تیزی سے چلنے لگی۔رانا صاحب بھی اٹھ کھڑے ہو گئے لیکن انہوں نے کرن کو نہیں روکا وہ اسے جاتے دیکھتے رہے۔وہ کرن کو ساری حقیقت سمجھنے کے لیے وقت دینا چاہتے تھے۔جب کرن پوری طرح آنکھوں سے اوجھل ہو گئی تب وہ سر جھٹک کر، جینز کے جیبوں میں ہاتھ ڈالے، بادلوں کے پیچھے چھپتے چاند اور تاروں کو دیکھتے ساحل پر چہل قدمی کرنے لگے۔

*******************&&&&*****************

کرن گھر آکر سیدھے اپنے بیڈروم میں چلی گئی۔اس کے آنکھوں میں نمی تھی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ۔

Posted On Kitab Nagri

اسے رانا صاحب کے نیک بننے پر بے حد خوشی ہو رہی تھی۔اسے کوئی بے یقینی کوئی بدگمانی نہیں تھی۔وہاں فقت سچ ہی سچ تھا۔اسے رانا صاحب کی کہی ہر ایک بات پر مکمل یقین تھا۔بن کہے بھی رانا صاحب کے محبت کے اظہار سے وہ بلش کرنے لگی تھی۔

زندگی میں کچھ چیزیں آپ کی قسمت ہوتی ہیں اور ان کو آپ بدل نہیں سکتے۔ان کے ساتھ کمپرومائز ضروری ہوتا ہے۔ان کو اللہ کا فیصلہ سمجھ کر قبول کرنا ہی ہوتا ہے۔

جب رانا مبشر برے تھے تب بھی وہ کرن کی قسمت تھے اور آج اچھے ہے تو تب بھی وہ کرن کی قسمت ہے۔

****************&&&&****************

دو دنوں سے اتنالیہ شہر پر بادل اپنے پورے تاب سے برس رہے تھے۔شدید بارشوں کے باعث موسم میں خنکی بڑھ گئی تھی۔کرن کے بشمول کچھ شہریوں نے ہلکے جیکٹ اور جرسی کا استعمال شروع کر دیا تھا۔

کرن کے پراجیکٹ کا کام پایا اختتام کو پہنچ چکا تھا بس افتتاح کرنے کی دیر تھی۔انہیں اس دن چیف منسٹر کے دفتر جا کر پراجیکٹ کے تکمیلی کاغذات پر ان کے دستخط درکار تھے۔رانا صاحب آفس پہنچے تو ناک سرخ پڑ رہی تھی آواز بھی دبی دبی سی محسوس ہوئی۔

"آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے رانا صاحب۔۔۔۔"کرن نے متفکر انداز میں پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔بس ہلکا سا موسمی زکام ہے۔۔۔۔ٹھیک ہو جاوں گا۔۔۔۔"انہوں نے نرمی سے کہتے کرن کو تسلی دی۔

کرن نے خود کو لاپرواد کھانے کے لیے مزید مباحثہ نہیں کیا لیکن منسٹر صاحب سے دوران میٹنگ بھی وہ بار بار کھانستے چھینکتے رانا صاحب کو دیکھ کر پریشان ہوتی رہی۔

چیف منسٹر کے دفتر سے واپسی کرن نے رانا صاحب کو اپنے ساتھ چلنے کی پیشکش کی۔

Posted On Kitab Nagri

"راناصاحب آپ چاہے تو میرے گھر چلیں۔۔۔۔۔ ہوٹل میں آپ کی طبیعت مزید بگڑ سکتی ہے۔۔۔۔ آپ کو اس وقت دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔۔۔" شام تک راناصاحب کے زکام میں تیزی سے اضافہ ہوتے دیکھ کر کرن تشویش میں مبتلا ہوگئی تھی۔

راناصاحب خوددار آدمی تھے وہ بغیر کسی جائز رشتے کے کرن کے گھر کے دہلیز پر قدم نہیں رکھنا چاہتے تھے۔

"فکر مت کرو۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ اپنا خیال رکھ سکتا ہوں۔۔۔ کمرے میں جاتے ہی دوائی لیں لوں گا۔۔۔۔" انہوں نے فوراً کرن کے آفر سے انکار کیا اور اپنے ہوٹل چلے گئے۔

اگلے دن انہیں پھر سے منسٹر کے آفس جانا تھا۔ دن پورا چڑھنے تک بھی جب راناصاحب آفس نہیں آئے تو کرن کو پریشانی لاحق ہوگئی۔

"انشا۔۔۔ راناصاحب ابھی تک نہیں آئے۔۔۔" خود کو انجان رکھتے ہوئے کرن نے انشا گل سے پوچھا۔

"نہیں آپی ابھی تک تو نہیں آئے۔۔۔ میں نے کال کی تھی پر ان کی طرف سے جواب موصول نہیں ہوا۔۔۔۔" انشا گل نے فائل ہاتھوں میں تھامے وضاحت پیش کی۔

"پھر سے کال ملاوں۔۔۔؟" انشا گل نے اجازت چاہی۔

"نہیں ان کا ہوٹل راستے میں ہی آتا ہے۔۔۔ جاتے ہوئے خود جا کر دیکھ لینگے۔۔۔" کرن نے بار بار کال کرنے کے بجائے ہوٹل جا کر معلوم کرنا مناسب سمجھا۔

****************&&&&***************

کرن آج بلیک پینٹ شرٹ اور بلیک ہی جیکٹ پہنے ہوئے تھی۔ وہ ہوٹل پہنچ کر تیزی سے ریسپشن پر رانا مبشر کا نام اور کمرا نمبر بتا کر معلومات کرنے لگی۔ حسب معمول انشا گل اور سیلان بھی اس کے ہمراہ تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"میم وہ آج صبح سے کمرے سے باہر نہیں آئے۔۔۔۔روم سروس ناشتہ لیں کر گیا تو بھی انہوں نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔۔۔۔میں کمرے میں کال ملا کر دیکھتا ہوں۔۔۔۔"ریسیپشن میز پر کھڑے تر کش نوجوان نے پروفیشنل انداز میں روداد سنائی اور لوکل فون کا رسیور اٹھا کر کال ملانے لگا۔

"سوری میم۔۔وہ کال رسیو نہیں کر رہے۔۔۔"اس لڑکے نے معذرت خواہاں انداز میں وضاحت دی۔

"انشا گل موبائل پر کوشش کرو۔۔۔۔"کرن انشا گل کے جانب مڑی اور اسے رانا صاحب کے موبائل پر کال کرنے کا کہا۔

انشا گل نے کرن کی ہدایت کی پیروی کرتے ہوئے فوراً سے کال ملائی لیکن وہاں بھی جواب ندارد رہا۔کرن کا دل دہل گیا۔

"کل ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔کہی کچھ۔۔۔۔"اس نے آگے کرن خواب میں بھی نہیں سوچنا چاہتی تھی۔اسے ٹھنڈ میں بھی پسینے آنے لگے۔

"کیا آپ کے پاس ان کے کمرے کی اضافی چابی ہے۔۔۔"کرن نے کانپتے ہوئے پوچھا تو لڑکے نے اثابت میں سر ہلاتے ہوئے دراز سے کارڈ کی شکل چابی نکال کر کرن کے آگے رکھی۔کرن نے ایک جھٹکے سے چابی اٹھائی اور تیزی سے لفٹ کو لپکی۔سیلان اور انشا گل بھی متفکر تاثرات بنائے اس کے پیچھے ہو لیئے۔ مندرجہ منزل پر لفٹ رکتے ہی کرن کوریڈور میں بھاگی اور رانا صاحب کے کمرے کے سامنے آئی۔خوف و ہراس سے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اس سے کارڈ درز میں نہیں دیا جا رہا تھا۔سیلان نے مدد کرنے اس کے ہاتھ سے کارڈ لیا اور تیزی سے درز میں دے کر دروازے کا ناب گھمایا۔اندر داخل ہوتے ہی کرن

Posted On Kitab Nagri

دروازے پر ٹھٹک گئی۔ رانا مبشر کل کے ہی سوٹ اور جوتوں سمیت اوندھے منہ بیڈ پر لیٹے تھے۔ کرن ہمت کر کے آگے آئی اور انہیں پکارتے ہوئے جھنجوڑنے لگی۔

"رانا صاحب۔۔۔۔۔۔ یا اللہ یہ تو بخار سے تپ رہے ہے۔۔۔۔۔" ان کے پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہی کرن کو لگا اس نے دہکتے ہوئے کوئلے کو چھو لیا ہو۔

"سیلان جلدی ایمبولینس منگواو۔۔۔" وہ روہانسی ہو کر دھاڑی تھی۔

سیلان موبائل پر نمبر ملاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ انشا گل گلاس میں پانی بھر لائی تھی۔

"رانا صاحب۔۔۔۔۔ پلیز آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔ ہوش میں آئے رانا صاحب۔۔۔" کرن رانا صاحب کے منہ پر پانی کی چھنٹے ڈالتی انہیں پکارنے لگی۔

حد سے زیادہ تیز بخار کے باعث رانا مبشر کے حسات کام کرنے سے قاصر تھے۔ وہ بے جان سے کرن کے بازووں میں تھے حتہ کہ ان کی دھڑکن بھی کم ہو رہی تھی۔

کرن نے ابتدائی طبی امداد کے طور پر ان کی ٹائی کھول کر اتار دی جوتے جراب اتار دیئے۔ پھر اس نے کھڑکیاں دروازے بھی کھول دیئے تاکہ تازہ ہوا آ سکے۔ لیکن رانا مبشر اب بھی بے حس و حرکت تھے۔

****************&&&*****************

ایمبولینس عملہ کی مدد سے رانا صاحب کو اسٹریچر پر ڈال کر ہسپتال لے جایا گیا۔

ہسپتال کے چمکتے فرش پر کرن ان کے سپیڈ سے قدم ملاتی تیز تیز چل رہی تھی۔ ہاتھ اس کا متواتر رانا مبشر کے دل کے حصہ پر رکھا ہوا تھا۔ ان کی ہر اٹھتی دھڑکن کے ساتھ کرن کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوتا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹرز نے پھرتی سے رانا صاحب کو ICU میں داخل کیا اور سارا اسٹاف ان کے علاج میں جھٹ گیا۔کوئی آکسیجن ماسک لگا رہا تھا کوئی انجیکشن تیار کر رہا تھا ڈاکٹر ان کی کلائی پکڑے گھڑی کو دیکھتے ہوئے نبض دیکھ رہا تھا کوئی ان کے شرٹ کے بٹن کھول کر سینے سے الگ الگ مشینوں کے تار چسپاں کر رہا تھا۔

کرن کے اضطراب میں ہر گزرتے پل کے ساتھ اضافہ ہو رہا تھا وہ دائیں سے بائیں چکر کاٹ رہی تھی۔

"نہیں رانا صاحب۔۔۔آپ ایسے مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔۔۔۔ابھی بہت سے حساب باقی ہے۔۔۔۔میں نے ابھی تک آپ کو معاف نہیں کیا۔۔۔۔۔ابھی تو آپ کو مجھے بہت سی صفائیاں دینی ہے۔۔۔۔۔آپ کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔آپ کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔پلیززز پلیززززز۔۔۔۔"کرن شیشے کے سامنے کھڑی دل میں اٹھتے وسوسوں کو دبانے کی کوشش کرتی رونے لگی۔

"آپی۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ہمت سے کام لیں۔۔۔۔"انشا گل کے لیے کرن کو اکیلے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا اس لیے اس نے انی کو کال کر کے بلایا۔انی آدھ گھنٹے میں ہسپتال پہنچ گئی تھی۔انی کو دیکھتے ہی کرن روہانسی ہو گئی اور مزید زار و قطار رونے لگی۔

"حوصلہ رکھو کرن۔۔۔۔مسٹر رانا کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"انی نے اسے خود سے لگا کر دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

"انی اگر انہیں کچھ ہو گیا۔۔۔میں زندہ نہیں رہ سکوں گی۔۔۔۔میں خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔۔۔انی پلیز کچھ کریں۔۔۔۔۔انہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔رانا صاحب کو بچا لیں۔۔۔۔۔"

کرن چاہ کر بھی اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکی تھی اور انی اسے خاموش کرواتی اسے دلاسہ دیتی پریشان

Posted On Kitab Nagri

ہوتی رہی۔انشان گل بھی اشک بار آنکھوں سے کرن کو امید دلانے کی کوشش کرتی رہی جبکہ سیلان ڈاکٹرز کے حکم کے تابعداری کرتا رہا۔

*****************&&&&****************

ڈاکٹرز کی مسلسل کوششوں اور کرن کے متواتر دعاوں سے رانا صاحب کو پورے دو دن بعد ہوش آ گیا۔

کرن کو ان کے بیدار ہونے کی خبر ملی تو وہ بھاگتے ہوئے I C U کے کمرے میں داخل ہوئی۔وہ دو دن پہلے کے ہی لباس میں خستہ حال میں تھی۔اس کے پژمردہ چہرے سے صاف واضح تھا کہ وہ دو دنوں سے جاگتی اور روتی رہی ہیں۔

"کیسے ہے رانا صاحب۔۔۔۔"کرن نیم دراز لیٹے رانا مبشر کے پہلو میں بیٹھ کر ان سے مخاطب ہوئی۔

"پہلے سے بہتر ہوں۔۔۔سوری میں نے تمہیں بہت پریشان کر دیا۔۔۔"رانا صاحب نے گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔انہوں نے کرن کی حالت سے اس کی کیفیت کا اندازہ لگا لیا تھا۔

"پریشان۔۔۔۔جان نکال دی تھی میری۔۔۔۔۔کہا تھا نا میرے گھر چلیں۔۔۔پر نہیں آپ کو تو اپنی من مانی کرنی ہوتی ہے ہمیشہ۔۔۔۔بہت برے ہو آپ۔۔۔بہت اچھا لگتا ہے نا آپ ک مجھے ستانا۔۔۔۔"کرن نے منہ بھسورتے ہوئے ہنہ کرتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رانا مبشر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔وہ کرن کی جھڑک میں چھپے اس کی محبت سے خوش ہونے لگے تھے۔

"ایسا نہیں ہے۔۔۔بس اندازہ نہیں تھا کہ اتنا سیریس ہو جاوں گا۔۔۔"رانا صاحب نے دفاعی لہجے میں وضاحت دینا چاہی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ڈاکٹر سے بات کر کے آتی ہوں۔۔۔۔۔ آپ ابھی آرام کریں۔۔۔" کرن نے نرمی سے ان کے بازو پر ہاتھ رکھ کر تجویز دی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ وہ رانا صاحب پر غصہ کر کے ان کی طبیعت پھر سے ناساز نہیں کرنا چاہتی تھی۔

رانا صاحب محبت اور اپنائیت سے اس کے متفکر تاثرات یاد کر رہے تھے جب سرہانے ٹیبل پر پڑا ان کا موبائل بجنے لگا۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا اور کال پک کر کے ہیلو کہتے ساتھ ہی انہیں کھانسی ہونے لگی۔ وہ موبائل فون کان سے ہٹا کر کھانسنے لگے۔

وہی دوسری جانب پاکستان میں روحان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ جہاں وہ رانا صاحب کے اتنے دن کال نہ کرنے پر خفا ہونے لگا تھا ان کے بیمار ہونے کا جانچ کر وہ مضطرب سا موبائل کان سے لگائے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے تاثرات بدلتے دیکھ کر نور بھی فکر مند ہونے لگی۔

کھانسی رکنے پر رانا صاحب نے موبائل پھر سے کان سے لگایا

"ہیلو۔۔۔ روحان۔۔۔۔۔" دوسری طرف مکمل خاموشی سن کر انہوں نے اپنے جانب سے روحان کو مخاطب کیا۔

"رانا بھائی " are you alright " روحان نے پریشان کن آواز میں پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ بس فلو ہو گیا ہے۔۔۔۔ اور۔۔۔۔ "

"واٹ۔۔۔۔۔ رانا بھائی۔۔۔۔۔ آپ کہاں ہے۔۔۔۔۔ کس ملک میں ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر کو دکھایا۔۔۔۔۔ میری ہوٹل مینیجر سے بات کروائیں میں اس سے آپ کے لیے ڈاکٹر منگوانے کا کہتا ہوں۔۔۔۔۔" رانا صاحب کی بات مکمل سنے بغیر روحان نے روہانسی ہو کر ایک کے بعد دوسرا سوال شروع کر دیا۔

رانا صاحب سر جھٹکتے رہ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"روحان ۔۔۔۔۔میری بات سنو ۔۔۔۔میں ترکی میں ہوں ۔۔۔۔اور اس وقت ہسپتال میں ہی ہوں ۔۔۔۔۔تم فکر مت کرو میں اب بلکل ٹھیک ہوں ۔۔۔۔۔کرن ہے میرے ساتھ ۔۔۔۔۔وہ میرا پورا خیال رکھ رہی ہے ۔۔۔۔"رانا صاحب نے خراش زدہ آواز میں بھی تیز تیز روداد بتا کر روحان کی تشویش ختم کرنے کی کوشش کی۔

روحان رانا بھائی کے زبانی کرن کا نام سن کر ٹھٹک گیا۔حیرت سے اس کے آبرو پھیل گئے۔

"کیا ۔۔۔۔کون ہے آپ کے ساتھ ۔۔۔۔۔"روحان نے حیرانگی سے پوچھا۔اسے لگا شاید اس سے رانا بھائی کی بات سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔یا رانا مبشر تیز بخار کے باعث صدمے میں ہے اور تصوراتی دنیا میں چلے گئے ہیں۔

"میرے ساتھ کرن ہے ۔۔۔۔۔کرن جمیل ۔۔۔۔۔نور کی کزن ۔۔۔۔۔"رانا مبشر نے مستحکم بھرے انداز میں تصدیق کروائی۔

روحان جواب میں خاموش رہا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا۔

"اچھا روحان ڈاکٹر آرہا ہے ۔۔۔۔میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں ۔۔۔۔۔"رانا صاحب نے دروازے پر کرن کے ہمراہ ڈاکٹر کو بھی نمودار ہوتے دیکھا تو روحان کی کال کاٹ دی۔

*******************&&&&******************

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"کیا ہوا روحان۔۔۔۔۔رانا بھائی ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔" نور نے روحان کے بازو کو جھنجوڑ کر متوجہ کیا۔

"ہاں بس فلو ہو گیا تھا۔۔۔۔وہ ترکی میں ہے۔۔۔۔اس وقت ہسپتال میں تھے۔۔۔"روحان نے کھوئے کھوئے انداز میں جواب دیا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

"انہوں نے کہا کرن ان کے ساتھ ہے۔۔۔"روحان کے سماعتوں میں اب بھی رانا مبشر کا وہ جملہ گردش کر رہا تھا۔

"ہو سکتا ہے کوئی اور کرن ہو۔۔۔۔"نور نے روحان کے ساتھ بیٹھ کر اس کی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

"نہیں نور۔۔۔۔انہوں نے پورا تعارف بتایا۔۔۔کرن جمیل۔۔۔نور کی کزن۔۔۔۔۔"روحان نے رانا بھائی کے کلمات دوہرائے۔

نور کے تاثرات بدل گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"کرن ترکی میں ہے۔۔۔۔۔پر رانا بھائی کو کیسے ملی۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔اگر کرن کو دیکھ کر رانا بھائی پھر سے جنون میں آ گئے تو۔۔۔۔"نور نے دھڑکتے دل کے ساتھ اندیشہ ظاہر کیا۔

"نہیں اس دفعہ میں ایسا کچھ نہیں ہونے دونگا۔۔۔۔۔اصل ماجرہ کیا ہے۔۔۔۔یہ ترکی جا کر ہی پتا لگے گا۔۔۔۔"روحان حتمی فیصلہ کرتے ہوئے صوفے پر سے اٹھا۔

"نور۔۔۔۔۔میرا بیگ تیار کرو۔۔۔۔۔میں ٹریول ایجنٹ سے بات کر کے آتا ہوں۔۔۔۔۔۔مجھے رانا بھائی کو لینے ترکی جانا ہوگا۔۔۔۔۔"روحان نے لاؤنج میں سے نکلتے ہوئے نور کو آواز لگائی۔پھر کار میں سوار ہو کر تیزی سے کار چلا دی۔

ایک مرتبہ پھر کرن ان دونوں کی خوشیوں میں خلل بن گئی تھی۔نور بے دلی سے اپنے کمرے میں جا کر روحان کی پیکنگ کرنے لگی۔

*******************&&&&**************

رانا مبشر اگلے روز ہسپتال سے رخصت ہوئے۔کرن اس وقت ان کی ادویات اور ڈاکٹر سے بقیہ ہدایات پوچھ کر کمرے میں داخل ہوئی تو رانا مبشر سفید شرٹ اور بلیو پینٹ پہنے جانے کے لیے تیار تھے۔صحت میں کسالت اب بھی موجود تھی۔ہلکا ہلکا بخار برقرار تھا۔البتہ کھانسی میں کچھ بہتری آ گئی تھی۔کرن کے حرکات سے یہ واضح ظاہر تھا کہ وہ ہرگز رانا مبشر کو ہوٹل جانے کی اجازت نہیں دیں گی پھر بھی رانا صاحب نے انکار کی کوشش کی۔

"بلکل نہیں۔۔۔۔جب تک آپ پوری طرح تندرست نہیں ہو جاتے آپ میرے گھر ہی رہیں گے۔۔۔۔۔اور اب میں کوئی بحث نہیں سنوں گی۔۔۔۔"کرن نے سختی سے انگلی اٹھا کر تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔رانا مبشر کو مجبوراً اس کے ضد کے آگے ہار ماننی پڑی۔وہ اس کے ساتھ گھر چلنے پر راضی ہو گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کرن کے گھر پہنچ کر انی نے خوش دلی سے ان کا استقبال کیا۔ کرن رانا صاحب کو سیدھے گیسٹ روم میں لیں آئی جو انی نے ان کے آنے سے پہلے ہی تیار کر دیا تھا۔

کرن رانا صاحب کو آرام کرنے کا کہہ کر خود کچن میں آگئی جہاں انی لنچ کی تیاری کر رہی تھی۔ کرن کو بالوں کو باندھے آستین اوپر چڑھا کر برتن نکالتے دیکھ کر انی حیران پریشان ہو گئی تھی۔

"کرن۔۔۔"انہوں نے شاک سے کرن کو مخاطب کیا۔

"جی انی۔۔۔"کرن نے سوپ کے لیے اجزاء برابر کرتے ہوئے مصروف انداز میں جواب دیا۔

"کیا تمہیں مسٹر رانا سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔"انی نے بنا تمہید باندھے سیدھے سیدھے پوچھا۔

کرن کے تیزی سے چلتے ہاتھ رک گئے۔ وہ انی کے اس ڈائریکٹ سوال پر گڑبڑا گئی۔

"نہیں وہ۔۔۔۔ دراصل۔۔۔۔میرے موجودگی کے پچھلے پانچ سالوں میں تم پہلی بار کچن میں کام کرنے آئی ہو۔۔۔۔خود اپنے ہاتھوں سے کوکنگ کر رہی ہو۔۔۔۔۔وہ بھی مسٹر رانا کے لیے۔۔۔۔ پچھلے تین چار دنوں سے تم نے دیسی بیوی جیسے ان کی خدمت گزاری میں دن رات ایک کر دیا ہے۔۔۔۔اور اب یہ سب۔۔۔تم کہی سے بھی کوئی پروفیشنل رائٹر یا سوشل اکٹوسٹ نہیں لگ رہی۔۔۔۔البتہ معشوقہ ضرور لگ رہی ہو۔۔۔"انی نے کرن میں نمودار ہوئی تبدیلیوں سے روشناس کروایا۔

کرن ان کے بیان کردہ حقائق سے واقف تھی لیکن پھر بھی تاثرات سپاٹ رکھے انجان بن رہی تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔وہ۔۔۔رانا صاحب ایک اسپیشل سوپ پینا پسند کرتے ہے۔۔۔۔۔وہ آپ کو بنانا نہیں آتا تو میں نے سوچا میں خود ہی بنا دوں۔۔۔۔۔۔آپ کو سیکھانے لگی تو ٹائم لگ جائے گا۔۔"کرن انی سے نظر ملانے سے کتراتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

"کرن۔۔۔۔۔یہ جھوٹ۔۔۔۔۔مجھ سے کہہ رہی ہو یا۔۔۔۔اپنے آپ سے۔۔۔۔۔"انی نے اس کے گڑھے بہانے پر سر جھٹکتے ہوئے کہا اور کرن کو اکیلے کام کرتے چھوڑ کر کچن سے باہر نکل گئی۔کرن کچھ دیر ساکت کھڑی تھی لیکن انی کے رویئے کا کڑوا گھونٹ اپنے اندر اتار کر وہ پھر سے سوپ بنانے لگی۔

*************** &&&& *************

کرن سوپ کا پیالہ ٹرے میں رکھے آہستہ سے گیسٹ روم میں داخل ہوئی تو رانا صاحب بیڈ پر نیم دراز لیٹے ہوئے تھے اور آنکھوں پر بازو رکھا ہوا تھا۔انہیں مخاطب کرنے کے بجائے کرن نے ان کے پہلو میں بیٹھ کر اپنے ہاتھ کی پشت سے ان کے رخسار پر بخار چیک کرنا چاہا۔

رانا صاحب نے نرم لمس محسوس کیا تو آنکھوں پر سے بازو ہٹا کر کرن کے چہرے کو دیکھ کر اٹھ بیٹھے۔

"سوری ڈسٹرب کر دیا آپ کو۔۔۔۔میں سوپ لائی تھی آپ کے لیے۔۔۔۔"کرن متذبذب ہوتی ان سے کچھ فاصلے پر ہوگئی اور ٹرے ان کے آگے کیا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔میں سو نہیں رہا تھا۔۔۔"رانا صاحب سوپ پینے لگے۔پہلا گھونٹ لیتے ہی انہوں نے حیرت سے کرن کو دیکھا۔اتنے ماہ سے ہوٹل کا کھانا کھا کر وہ اکتا گئے تھے۔اور اس وقت کرن کا اتنے اپنائیت سے بنایا سوپ انہیں بہت لزیز لگا۔وہ پھرتی سے پورا سوپ پی گئے۔

کرن لنچ ہو تا یا ڈنر رانا صاحب کے پورا کھا لینے تک ان کے پاس بیٹھی رہتی اور پھر اپنی نگرانی میں ہی دوائی کھلا کر اپنے کمرے میں جاتی۔انی کی باتوں نے اسے بہت ڈسٹرب کر دیا تھا۔وہ بہ ظاہر تو نارمل رہتی لیکن اس کے اندر بھونچال سا برپا تھا۔

"کیا واقعی اس نے رانا مبشر کو معاف کر دیا ہے۔۔۔۔کیا سچ میں اسے رانا مبشر سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔"یہ سوالات سوچ سوچ کر اس کے سر میں درد ہونے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میں تو یہ سب ہمدردی اور انسانیت کے خاطر کر رہی ہوں۔۔۔۔"اس نے سٹوڈیو میں دائیں سے بائیں چکر کاٹتے ہوئے خود کلامی کی۔

"لیکن میں اس انسان سے اتنی ہمدردی کیوں کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ جس نے مجھے سب سے زیادہ تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔۔"اس کے تاثرات سپاٹ ہو گئے۔

"بس کچھ دنوں میں بلڈنگ کی افتتاح ہو جائے پھر رانا مبشر اپنے راستے اور میں اپنے راستے۔۔۔۔۔ پھر میں ان سے کبھی نہیں ملوں گی۔۔۔۔۔ میں ان سے کہہ دوں گی۔۔۔۔ میری زندگی میں اب ان کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔۔"اپنے دلی کیفیت کو دفناتے ہوئے اس نے حتمی فیصلہ کیا۔

"جب تک وہ یہاں ہے۔۔۔۔ میں اچھے بزنس پارٹنر کی طرح ان کی ہر طرح سے آہو بگت کروں گی۔۔۔۔ لیکن پھر دوبارہ مڑ کر بھی نہیں دیکھوں گی۔۔۔۔"کرن نے رانا مبشر کے نیکی اور اچھائی کو بالائے طاق رکھ کر ایک نتیجہ اخذ کیا۔ لیکن اسے معلوم نہیں تھا بہت جلد اس کا یہ فیصلہ خاک میں ملنے والا تھا۔

*********************&&&&****************

کرن کی خدمت گزاری سے رانا صاحب کی صحت پھر سے بحال ہو گئی۔ تین دن کرن کے گھر رہ کر آج رانا صاحب واپس ہوٹل آ گئے تھے۔ ہوٹل آنے سے پہلے بھی کرن ان کے ساتھ ہسپتال جا کر ان کا دوبارہ معائنہ کروانا نہیں بھولی تھی۔ ڈاکٹرز کے یقین دہانی کروانے کے بعد ہی کرن ان کی طبیعت سے مطمئن ہو سکی تھی۔

*******************&&&&**************

Posted On Kitab Nagri

مزید ایک ہفتے بعد جب رانا مبشر پوری طرح تندرست ہو گئے تو سنڈے کو کرن ان کی گائیڈ بن کر ایک اور مشہور اور تاریخی مسجد دکھانے لیں گئی۔ابھی وہ دونوں مسجد کا دورا کر کے باہر نکل ہی رہے تھے جب رانا مبشر کا موبائل بجنے لگا۔

"ہاں روحان۔۔۔۔کیسے ہو۔۔۔"رانا صاحب نے کال اٹھاتے اسے مخاطب کیا۔کرن ان کے سائیڈ پر خاموش کھڑی تھی روحان کا نام سن کر اس کے دل میں پھر سے ماضی کے زخم تازہ ہونے لگے تھے۔

"رانا بھائی کہاں ہے آپ۔۔۔۔۔"روحان نے ان کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔وہ سرخ ہائی نیک اور بلیک ٹراوزر پہنے بال نفاست سے بنائے ہشاش بشاش تیار ہوئے ترکی کی ائیر پورٹ پر کھڑا اپنے بیگ کا انتظار کر رہا تھا۔چونکہ اس نے رومنگ سسٹم کے ذریعے رانا بھائی کو واٹس اپ کال کی تھی اس لیے رانا صاحب اس کے لوکیشن کی تبدیلی جانچ نہیں سکے تھے۔

رانا مبشر روحان کے سوال پر حیران ہوئے انہوں نے حیرت سے آبرو اچکائے۔

"میں ترکی میں ہوں روحان۔۔۔۔بتایا تو تھا۔۔۔۔"انہوں نے سپاٹ انداز میں جواب دیا۔انہیں روحان کی پہیلی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"ترکی میں کہاں رانا بھائی۔۔۔۔کس شہر میں۔۔۔۔"روحان نے اپنا بیگ اٹھائے چیک آوٹ کرواتے ہوئے ہوچھا۔

رانا مبشر کو پس منظر میں کافی شور سنائی دے رہا تھا۔ان کی چھٹی حس انہیں بار بار خدشے کا اشارہ دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"انتالیہ میں۔۔۔" جواب اب بھی سپاٹ تھا۔ کرن نے تعجب سے رانا صاحب کو دیکھا۔ وہ جتنے بھی سخت مزاج میں ہوتے لیکن روحان سے کبھی اس ٹون میں بات نہیں کی تھی۔ اس لیے پہلی مرتبہ کرن کو رانا صاحب کو روحان سے اس طرح بات کرتے دیکھ کر شاک لگا۔

"پھر guess what ۔۔۔۔ میں بھی انتالیہ میں ہوں۔۔۔۔ ابھی ابھی لینڈ کیا ہے۔۔۔۔ آدھے گھنٹے تک ہوٹل پہنچ جاوں گا آپ بھی جہاں ہے فوراً سے ہوٹل پہنچے۔۔۔" روحان نے رانا بھائی کے انداز کو نظر انداز کرتے ہوئے جوش و خروش سے کہا۔

رانا مبشر کے آبرو پھیل گئے۔

"واٹ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔" ان کا لہجہ مزید سخت ہو رہا تھا۔ کرن کو اب پریشانی ہونے لگی تھی۔

"رانا بھائییییی۔۔۔۔۔ مل کر بتاتا ہوں نا۔۔۔۔۔ میں ابھی ٹیکسی لے رہا ہوں۔۔۔۔ بائے بائے۔۔۔" روحان نے تیزی سے کہا اور رانا صاحب کا جواب سنے بغیر کال کاٹ دی۔

رانا صاحب نے سر جھٹکتے ہوئے لمبی سانس خارج کی اور موبائل جیب میں رکھا۔

کرن نے مضطرب تاثرات بنائے رانا صاحب کو مخاطب کیا۔

"رانا صاحب۔۔۔۔ سب ٹھیک تو ہے۔۔۔۔" وہ دونوں مسجد کے عمارت کے سامنے روبہ رو کھڑے تھے۔

"ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔ روحان انتالیہ آیا ہے۔۔۔۔ مجھے ہوٹل بلایا ہے۔۔۔۔" کال کے بہ نسبت کرن سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا لہجہ نرم تھا۔

"مجھے جانا ہو گا۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔" انہوں نے مدافعتی انداز میں رخصت لیتے ہوئے کہا اور کرن سے اس کے آگے کا لائحہ عمل پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں بھی گھر ہی جاوں گی۔۔۔"کرن نے تسلی بخش جواب دیا۔

رانا صاحب نے سر کو جنبش دیا اور دونوں پارکنگ کے جانب روانہ ہو گئے۔

***************&&&&**************

رانا صاحب جیسے اپنے کمرے میں پہنچے اور جیکٹ اتاری ہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔انہوں نے آگے آکر دروازہ کھولا تو روحان بیگ کا ہینڈل چھوڑ کر ان سے لپٹ گیا۔

"اووو رانا بھائییی۔۔۔۔۔۔کتنا مس کیا میں نے آپ کو۔۔۔۔۔"روحان نے رانا بھائی سے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

اتنے ماہ بعد اپنے لخت جگر کو دیکھ کر رانا مبشر بھی خوشی سے سرشار ہو گئے تھے۔رانا صاحب نے روحان کا استقبال کیا اسے خوش آمدید کہا۔روحان اپنے بیگ کو دھکیلتا بیڈ تک آیا اور ستانے بیٹھ گیا۔

بہت سے عادات کے جیسے ہر چیز ترتیب اور نفاست سے رکھنا اب بھی رانا مبشر کے شخصیت کا حصہ تھی۔ان کے کمرے کی ہر چیز بہت ترتیب سے رکھی گئی تھی جیسے وہاں کوئی رہتا ہی نا ہو۔

رانا صاحب سائیڈ ٹیبل پر پڑے لوکل فون کے پاس جھکے تاکہ روم سروس کے ذریعے روحان کے لیے کھانے پینے کو منگوا سکے کہ روحان نے انہیں مخاطب کیا۔

"رانا بھائی۔۔۔۔۔کرن کہاں ہے۔۔۔۔"اس نے محظوظ ہو کر پوچھا۔

رانا مبشر رسیور اٹھاتے اٹھاتے ٹھٹک گئے۔انہوں نے حیرت سے روحان کے جانب دیکھا۔

"وہ اپنے گھر میں ہو گی۔۔۔۔پر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔۔"انہوں نے بے پرواانداز میں جواب دیا۔وہ یہ بات چھپا گئے تھے کہ کچھ دیر پہلے وہ کرن کے ساتھ ہی تھے۔

"چلیں نا مجھے کرن سے ملنا ہے۔۔۔۔"روحان ان کے سامنے کھڑے ہو کر ضد کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"روحان۔۔۔ابھی تم آرام کرو۔۔۔۔بعد میں مل لینا۔۔۔"رانا صاحب نے اسے قائل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے ضد پر اڑا رہا۔

"میں بلکل فریش ہوں رانا بھائی۔۔۔۔فلائٹ میں آرام ہی کرتا ہوا آیا ہوں۔۔۔۔ابھی چلتے ہیں۔۔۔پلیززززز"روحان معصوم بچوں کے جیسے اصرار کر رہا تھا۔

رانا صاحب کے تاثرات سپاٹ ہوگئے لیکن ان کے سامنے روحان تھا رانا مبشر کے جگر کا ٹکرا۔ ہر بار کی طرح اس بار بھی رانا صاحب روحان کے اصرار کے آگے ہار گئے تھے۔

"ٹھیک ہے چلتے ہیں۔۔۔۔بچے کے بچے ہی رہو گے تم۔۔۔۔اپنی بات منوا کر ہی رہتے ہو۔۔۔۔"رانا صاحب نے طنزومزاح میں روحان کے سر پر تھپکی دے کر پھر سے اپنا جیکٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آپ ہی کا بھائی ہوں نا۔۔۔۔"روحان کھلکھلا کر ہنسا اور روانہ ہونے کے لیے تیاری کرنے لگا۔

*******************&&&&***************

جس وقت روحان اور رانا صاحب کرن کے گھر پہنچے شام ہو چلی تھی۔ دروازے پر دستک سنتے ہی کچن میں کام کرتی انی تیزی سے گئی اور ان کا استقبال کیا۔

ہوٹل سے نکلتے وقت رانا صاحب نے میسج کرکے کرن کو اپنے اور روحان کے آنے کی اطلاع کر دی تھی اس لیے انی مہمانوں کے آنے سے باخبر تھی۔

"خوش آمدید روحان۔۔۔۔کی۔۔۔سے ہیں آپ۔۔۔"انی نے دروازے پر انہیں اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے مغربی طرز اردو میں کہا۔

روحان پہلے اس سانولی سے گہرے رنگ کی حامل صحت مند خوش مزاج خاتون کو دیکھ کر پھر ان کے زبانی مغربی طرز اردو سن کر بہت محظوظ ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کیسی ہے۔۔۔"روحان نے نظریں گھماتے گھر کے اندرونی حصے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔گھر کا ہر ایک کونا بہت منظم طریقے سے سجایا ہوا تھا۔

"ایک دم فٹ۔۔۔۔"انی نے انہیں لاؤنج کے صوفے کے جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود اوپن کچن کے جانب بڑھ گئی۔

"یہ انہیتا جی ہے۔۔۔ کرن کی کیئر ٹیکر۔۔۔۔"صوفے پر بیٹھتے ہوئے رانا صاحب نے روحان سے انی کا تعارف کروایا اور انی کو روحان کے بارے یقیناً کرن بتا چکی تھی۔

"بہت خوبصورت گھر ہے۔۔۔"روحان نے بالکونی سے باہر نظر آتے سمندر کو دیکھتے ہوئے کہا۔رانا صاحب اور وہ ساتھ ساتھ بڑے صوفے پر بیٹھے تھے۔

"وہ تو ہے۔۔۔۔ کرن کی چوائس ہمیشہ پرفیکٹ ہوتی ہے۔۔۔"انی ٹرے میں دو جوس کے گلاس لیئے ان تک آئی پھر روحان اور رانا صاحب کو جوس پیش کیا۔

روحان جوس پیتے پیر جھلا رہا تھا۔اسے کرن سے جلدی ملنے کی بیتابی ہو رہی تھی جبکہ رانا صاحب بے تاثر تھے۔وہ خاموشی سے جوس نوش فرمارہے تھے جب کرن لکڑیوں کے بنے سیڑھیوں پر اتر کر نیچے آتی دیکھائی دی۔موقع کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے ڈیزائنر کشیدہ کاری کے بنے شلوار قمیض زیب تن کئے تھے اور ڈوپٹہ سر پر لیا ہوا تھا۔

کرن کو آتے دیکھ کر روحان احتراماً اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔اس کی نظریں مسکراتے ہوئے اس سمت آتی کرن پر مرکوز تھی۔سات سال بعد روحان کرن سے روبہ رو ہو رہا تھا۔وہ وہی کرن تھی لیکن اس کی نمایاں تبدیلیاں روحان کو مسرور کیئے جارہی تھی۔آنکھوں میں خوف کی جگہ جذبہ تھا اور

Posted On Kitab Nagri

ہونٹوں پر پر کشش سی مسکراہٹ۔وہ کہی سے بھی ڈری سہمی پریشان اداس زندگی سے مایوس کرن نہیں لگ رہی تھی۔

"السلام علیکم روحان۔۔۔۔۔کیسے ہے آپ۔۔۔۔"؟گفتگو میں پہل کرن نے کی۔

روحان کی خیریت دریافت کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے پھر سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی سامنے سنگل صوفے پر تشریف فرما ہو گئی۔

کرن کو دیسی انداز میں تیار دیکھ کر رانا صاحب کی نظریں اس پر سے نہیں ہٹ پا رہی تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔۔۔مائی گاڈ کرن۔۔۔۔آپ کو اندازہ بھی نہیں ہو گا مجھے اتنے سالوں بعد آپ کو دیکھ کر کتنی خوشی ہو رہی ہے۔۔۔۔"روحان نے بے یقینی سے ایک مرتبہ پھر سر تا پیر کرن کو دیکھا۔

"مجھے بھی اتنی ہی خوشی ہو رہی ہے۔۔۔۔نور اور بچوں کو کیوں نہیں لائیں۔۔۔۔"کرن نے اپنی خوشی ظاہر کرتے ہوئے روحان سے گلہ کیا۔

"دراصل میرا ابھی اچانک ارادہ بنا۔۔۔۔جب رانا بھائی کی طبعیت کا سنا تو پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔۔اور پھر ان کی زبانی آپ کا نام سن کر مجھے مزید شاک لگا۔۔۔۔۔اس لیے معاملے کی جانچ پڑتال کرنے خود یہاں آگیا۔۔۔۔"روحان نے مدافعتی انداز میں کہتے ہوئے رانا صاحب کو دیکھا وہ ٹھیکی نظروں سے اسی کو دیکھ رہے تھے۔روحان نے رانا بھائی کے ڈانٹ سے بچنے پھر سے کرن کو مخاطب کیا۔

"بہت پیارا گھر ہے آپ کا۔۔۔۔"روحان نے موضوع گفتگو تبدیل کر دیا۔

"تھینکس۔۔۔۔۔اوپر بھی دو کمرے ہیں۔۔۔۔ایک میرا بیڈروم اور ایک سٹوڈیو۔۔۔۔۔۔"کرن نے روحان کو تجسس سے اوپری منزل کی جانب دیکھتے ہوئے پایا تو وضاحت پیش کی۔

"کس چیز کا سٹوڈیو۔۔۔۔؟"روحان نے شاکی انداز میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"رائٹنگ کا۔۔۔۔۔کرن اب بہت مشہور مصنفہ بن گئی ہے۔۔۔کافی ناولز اور افسانے لکھے ہیں اس نے۔۔۔"جواب رانا صاحب کے جانب سے فخریہ انداز میں آیا۔وہ صوفے کے پشت سے ٹیک لگائے ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھے تھے۔کرن نے سر کو خم دے کر ان کی تعریف وصول کی۔

روحان کے مسرت سے آبرو پھیل گئے۔

"کیا بات ہے۔۔۔۔اور آپ تو جانتی ہے کرن۔۔۔۔مجھے کتابوں سے کتنی محبت ہے۔۔۔۔۔مجھے ناولز پڑھنے کا کتن شوق ہے۔۔۔پر میں نے آج تک کسی رائٹر کا سٹوڈیو نہیں دیکھا۔۔۔پلیز مجھے اپنا سٹوڈیو دکھائے نا۔۔۔۔"روحان خوشی سے سرشار ہوتے درخواست کرنے لگا۔

رانا صاحب روحان کی بے جاضد پر شرمسار ہونے لگے تھے لیکن کرن ہنستے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔آجائے۔۔۔۔"وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

روحان بھی جوش وخروش سے اٹھا اور اس نے پیچھے ہو لیا۔

"رانا صاحب آپ بھی چلیں گے۔۔۔"کرن نے پلٹ کر رانا صاحب کی مرضی جاننا چاہی۔

"نہیں میں یہی ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے کمپنی دینے انہیتا جی ہے۔۔۔۔آپ دونوں دیکھ آو۔۔۔"رانا صاحب نے مستحکم لہجے میں کہتے ہوئے ہاتھ لہرا کر انی کی طرف اشارہ کیا جو ابھی ابھی کچن میں چاول دم پر رکھ کر صوفے پر آکر بیٹھی تھی۔

کرن سر کو جنبش دیتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔روحان بھی محظوظ ہوتا ہوا اس کی پیروی کرنے لگا۔

*******************&&&&**************

دوسرے منزل پر دو آمنے سامنے کمرے تھے۔ایک کمرے کا دروازہ کھول کر کرن اندر داخل ہوئی اور دروازے پر ہی رک گئی۔پھر لائٹس آن کرکے روحان کو اندر آنے کا کہا۔

Posted On Kitab Nagri

روحان بنا پلک جھپکائے اندر داخل ہوا۔اس کے بائیں جانب پورے دیوار پر انسان قد جتنی لائبریری نما الماریاں بنی تھی۔اسی کے سامنے میز اور کرسیاں رکھی گئی تھی۔میز پر کرن کا لیپ ٹاپ ایک لیمپ اور بہت سے قلم کاغذ موجود تھے۔

دائیں جانب بالکونی کے سامنے ایک راکنگ چیئر اور چھوٹا سا میز بھی تھا جہاں کرن کام سے تھک کر ستانے بیٹھتی اور نیچے نظر آتے سمندر کو دیکھتی۔

وسطی دیوار پر کرن کے کچھ سرٹیفکیٹس اور اس کے سوشل کاموں کی فریم شدہ تصاویر بھی آویزاں تھی۔ سٹوڈیو کی خوبصورتی بڑھانے کچھ مصنوئی انڈور پودے بھی رکھے ہوئے تھے۔چھت سے ایک چمکتا فانوس منظر کی خوبصورتی کو مزید بڑھا رہا تھا۔

روحان محظوظ ہوتا الماریوں کے پاس آیا۔وہاں ہر کتاب A سے Z حرف کے ترتیب سے رکھی ہوئی تھی۔ وہ ساری کتابیں میگزینز ڈائجسٹ وغیرہ مشہور و معروف لکھاریوں کے تھے جو کرن کو اپنے رائٹنگ کے لیے مدد دیتے۔

"بہت پیارا سٹوڈیو ہے۔۔۔its wonderful۔۔۔۔"روحان تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکا۔

ٹیبل پر نظر دوڑاتے ہوتے روحان کرن کے اس عمارتی پراجیکٹ کے ڈیزائن کی ایک کاپی کو غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ میرا نیا پراجیکٹ ہے۔۔۔۔مظلوم لڑکیوں کے لیے ایک سیف ہاوس بنایا ہے ہم نے۔۔۔۔رانا صاحب نے بہت محنت کی ہے میرے اس پراجیکٹ پر۔۔۔۔"کرن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

روحان نے وہ کتابچہ اٹھایا اور صفحہ پلٹتے ڈیزائنر دیکھتے نرمی سے گویا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"رانا بھائی کے زندگی کے اتار چڑھاؤ میں نے دیکھے ہیں کرن ۔۔۔۔۔ آپ کو پتا ہے ۔۔۔۔ قید کے دوران اور رِہا ہونے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک وہ بہت خاموش ہو گئے تھے ۔۔۔۔ مجھے ان کی بہت فکر رہتی ۔۔۔۔ کہیں نا کہیں ان کے اس حالت کا ذمہ دار میں خود کو مانتا تھا ۔۔۔ ہر طرح سے کوشش کرتا کہ وہ پھر سے زندگی کے جانب لوٹ آئے ۔۔۔ گھر میں نہ آفس میں ان کا کہی بھی دل نہیں لگتا ۔۔۔ میں نے پاور آف اٹارنی بھی واپس انہیں دینا چاہی لیکن انہوں نے انکار کر دیا ۔۔۔۔ خود بھی ان کا دل بہلانے کی کوشش کرتا ۔۔۔ نور اور بچوں کو ان کے ساتھ وقت بتانے کے تجویز دیتا ۔۔۔۔ لیکن کچھ حاصل نہ ہو سکا ۔۔۔۔ وہ ہر وقت اداس رہتے ۔۔۔۔ " سر جھکائے روحان کی آواز میں افسردگی در آئی تھی ۔

کرن خاموشی سے اس کی باتیں سنتی رہی ۔

" پھر ایک دن انہوں نے اچانک ورلڈ ٹور کا ارادہ بنایا ۔۔۔ میں بہت خوش ہوا ۔۔۔۔ میں نے سوچا چلو اسی بہانے وہ گھر اور آفس کے حدود سے نکلے گے کچھ دنیا دیکھ لیں گے تو پھر سے جینے لگے گے ۔۔۔۔

لیکن ۔۔۔۔۔ " روحان سانس لینے رکا اور رخ کرن کے جانب کیا ۔ اب وہ دونوں ایک دوسرے کے روبرو کھڑے تھے ۔

" لیکن ایک خوف بھی تھا ۔۔۔۔ ڈر لگتا تھا وہ ڈپریشن کا شکار نہ ہو جائے ۔۔۔۔ یا کسی حادثے کی زد میں نا آ جائے ۔۔۔ " روحان کے تاثرات سے اس کی رانا بھائی کے لیے تشویش واضح طور پر چھلک رہی تھی ۔

" آپ یونہی ڈر رہے تھے ۔۔۔۔۔ رانا صاحب بہت مضبوط ہے ۔۔۔۔ وہ آسانی سے حالت سے ہار نہیں مانتے ۔۔۔۔ جو ٹھان لیں پھر وہ پا کر ہی رہتے ہیں ۔۔۔ چاہے کتنی بھی جان لگانی پڑ جائے ۔۔۔ " کرن نے با اعتماد لہجے میں رانا صاحب کی حمایت کی ۔

روحان بھی مسکرا دیا ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

" بلکل۔۔۔ آج ان سے مل کر میرے سارے وہم و گمان مٹ گئے ہیں۔۔۔۔وہ زندگی کے جانب لوٹ رہے ہیں۔۔۔۔"روحان نے کرن کے جانب اشارہ کیا۔وہ کرن کو رانا مبشر کی زندگی سے مماثلت دے رہا تھ۔

"کرن میں نے اتنے سالوں میں پہلی مرتبہ رانا بھائی کو خوش دیکھا ہے۔۔۔۔اور یہ آپ کے ساتھ کی وجہ ہے۔۔۔۔رانا بھائی کی خوشیاں آپ سے جڑی ہے۔۔۔"اس نے پر امید انداز میں کرن کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

کرن کے تاثرات بدل گئے۔

"چند سال پہلے آپ نے میرے بھروسے ایک قدم اٹھایا تھا کرن۔۔۔ آج بھی میں ہی آپ کو یقین دلاتا ہوں۔۔۔رانا مبشر کو ان کی خوشیاں دے دو۔۔۔۔انہیں ان کی زندگی دے دو۔۔۔"روحان نے التجائی انداز میں درخواست کی۔

کرن کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔وہ کبھی زبان سے نہیں کہے گے۔۔۔لیکن وہ یہاں صرف آپکے لیے آئے ہیں۔۔۔بنا کہے بھی ان کی محبت آپ کے سامنے ہیں۔۔۔"روحان نے رانا صاحب کی محبت کا اعتراف کرتے ہوئے وہ ڈیزائن کا کتابچہ کرن کے آگے لہرایا۔

"انہیں تھام لو کرن۔۔۔اب کی بار وہ ٹوٹے تو جڑ نہیں پائے گے۔۔۔"روحان نے کہتے ہوئے لب مینچھ لیئے تھے۔

کرن نے اپنے جذبات قابو رکھے ہوئے روحان کے ہاتھ سے کتابچہ واپس لیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں پوری کوشش کروں گی روحان۔۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"

کرن نے روحان کو امید دلاتے ہوئے سر کو خم دیا اور پھر رخ موڑ کر کتابچہ واپس ٹیبل پر رکھنے لگی۔ فِل وقت وہ روحان پر اپنے جذبات عیاں نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"کرن۔۔۔روحان۔۔۔۔نیچے آجاو۔۔۔۔ڈنر لگ گیا ہے۔۔۔"انی نے سیڑھیوں کے سرے پر کھڑی ہو کر صدا لگائی۔

روحان بغیر کچھ کہے سٹوڈیو کے دروازے کے پار نکل گیا تو کرن نے سکون کا سانس لیا۔

*************&&&&&*************

تھوڑی دیر بعد کرن سیڑھیاں اترتی نیچے آنے لگی۔ نظریں اس کی رانا صاحب پر ٹکی ہوئی تھی۔ڈائننگ ٹیبل پر روحان اور انی کسی لطیفے کو انجوائے کرتے ہنس رہے تھے۔رانا صاحب بھی مسکراتے ہوئے ان کے جانب متوجہ تھے۔

ہم زندگی میں ہمیشہ بہادر رہ تو سکتے ہیں مگر دکھ نہیں سکتے۔ آزمائشیں ہمیں توڑتی ہیں بار بار۔ حوصلہ ہمیں جوڑتا ہے بار بار۔ لیکن شکست و ریخت کا یہ عمل چھپائے رکھنے کی لاکھ کوشش کے باوجود بھی کسی اپنے کے سامنے ہمیں موم کر دیتا ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور کرن جمیل کی زندگی میں وہ اپنا بس ایک ہی شخص تھا۔۔۔رانا مبشر۔۔۔اعتراف اظہار اور اعلان کے بغیر۔۔۔نا جانے کتنی ہی مرتبہ اس نے سخت بننے کا فیصلہ کیا تھا لیکن ہر بار رانا مبشر کی ان کہی محبت اسے موم کرتی جا رہی تھی۔

وہ ڈائننگ ایریا میں رانا صاحب کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تو انہوں نے کرن کے جانب رخ کر کے دیکھا۔ کچھ پل دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرائی۔ لیکن آج کرن نے نظریں نہیں پھیری۔ وہ ان کے چارمنگ

Posted On Kitab Nagri

پر سنیلیٹی کے ہر نقش کو دل میں اتارنے لگی۔ کرن کے نتھوں میں پڑتی رانا صاحب کی پرفیوم کی مہک اسے ان کے سحر انگیز خصوصیت میں مدہوش کرنے کا کام اچھے سے سرانجام دیں رہی تھی۔

ان دونوں کو اپنے آپ میں ہی مگن دیکھ کر انی اور روحان مسکراتے ہوئے اپنے لیے کھانا نکالنے لگے۔

برتن کی کڑکڑانے کی آوازیں سن کر رانا صاحب حال میں لوٹ آئے اور نگاہیں جھکادی پھر سیدھے ہو کر اپنے پلیٹ میں چاول نکالنے لگے۔ کرن بھی ہچکچاتے ہوئے اپنے گلاس میں پانی بھرنے لگی۔

کھانے کے دوران بھی انی اور روحان باتوں میں مصروف رہے ایک آدھ مرتبہ رانا صاحب نے بھی گفتگو میں حصہ لیا پر کرن زیادہ تر خاموش ہی رہی۔

آدھی رات ہونے تک وہ دونوں بھائی کرن کے گھر رہے۔ کھانے کے بعد چائے اور میوے سے بھی لطف اندوز ہوتے رہے پھر رانا مبشر اور روحان کرن سے رخصت لیتے روانہ ہو گئے۔

*******************&&&&**************

ہوٹل پہنچ کر روحان نے شفقت اور مہربانی سے مشکور ہوتے ہوئے رانا بھائی کو گلے سے لگایا۔

"تھینکیو رانا بھائی۔۔۔۔" اس نے کرن سے ملوانے پر رانا مبشر کا شکریہ ادا کیا۔

اب اسے اس وقت کا انتظار تھا جب کرن پھر سے ان کی فیملی کا حصہ بنے گی اور وہ دل میں اس وقت کے لیے ڈھیر ساری دعائیں بھی کر رہا تھا۔

وہی دوسرے جانب کرن اپنے بیڈ پر لیٹی چھت کو گھورتے ہوئے رانا صاحب کے ترکی آنے کے پہلے دن سے اب تک کی ساری روداد یاد کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رانا صاحب کا لفٹ میں اس کی فکر کرنا۔ اس کی تحفظ کے لیے ہسپتال میں اس آدمی کو جھڑپنا۔ استنبول میں منیسٹر سے خود مصافحہ کرنا۔ مسجد میں رش سے بچانے اس کے آگے آنا۔ اس کے خواب کو پورا کرنے اپنا سکھ چین گنوانا۔ رانا صاحب کے ہر ایک ادا پر کرن کو پیار آنے لگا وہ بلش کرتے مسکرانے لگی۔

"سچ کہا انی نے۔۔۔۔۔۔ سچا ہمسفر ایسا ہی تو ہوتا ہے۔۔۔۔۔" کرن نے کروٹ بدلتے ہوئے سوچا۔

" صحیح کہا روحان نے۔۔۔۔۔۔ بنا اظہار کیئے بھی ان کی محبت صاف ظاہر ہے۔۔۔۔" رخسار کے نیچے ہاتھ رکھے وہ رانا صاحب کو یاد کرکے مسرور ہوتے نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔

*****************&&&&***************

آج نئے عمارت کا افتتاح ہونے کا دن تھا۔ آفس میں طلوع آفتاب کے ساتھ ہی گہما گہمی شروع ہوگئی تھی۔

سب اپنے اپنے حصہ کے کام نپٹانے میں جٹے ہوئے تھے۔

کرن اور رانا مبشر پہلے ہی عمارت کا آخری معائنہ کرنے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ دوپہر ڈھلنے کے قریب میڈیا رپورٹرز ان کے ادارے سے منسلک خواتین اور ان کے آفس کے اکثر و بیشتر کارکنان تقریب میں شرکت کرنے موجود تھے۔

انی اور روحان نے بھی اس تقریب میں شامل ہونے آئے ہوئے تھے۔

رانا صاحب ہمیشہ کی طرح ہشاش بشاش سے رائل بلیو تھری پیس سوٹ پہنے بال نفاست سے پیچھے کو بنائے مہمان خصوصی کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔ کرن نے بھی تقریب کے نسبت سے رئل بلیو بلاوز اور بلیک ٹراوزر کے ساتھ لانگ جیکٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ بالوں کی ہلکی پونی بنائے نفیس سا میک اپ کیئے وہ مہمانوں کا استقبال کرنے لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

چیف منیسٹر صاحب کے آمد کے ساتھ ہی آشیانہ ہوم کے افتتاح کا آغاز ہوا۔سب منیسٹر صاحب کے پیچھے دائرے کی شکل میں کھڑے ہو گئے اور کرن کے اڈھیر عمر سفید بالوں والے ترکش باس نے منیسٹر صاحب کی رہنمائی کرتے ان کے ہمراہ ربن کاٹا۔عمارت کی فضاء تالیوں سے گونج اٹھی۔سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کی۔منیسٹر صاحب سمیت بہت سے سرکاری آفسران نے کرن کو اس کے کام کے لیے سراہا۔

کرن کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اور اسے خوش دیکھ کر رانا صاحب کو بھی بہت خوشی ہو رہی تھی۔

ربن کاٹنے کے بعد وہی عمارت کے سامنے اسٹیج بنایا گیا تھا جہاں سے کرن اور باقی آفسران کو میڈیا رپورٹرز سے پریس کانفرنس کرنی تھی۔اسٹیج کے بیچ ایک مائک نسب کیا گیا تھا اور سامنے ہی میڈیا رپورٹرز کو بیٹھنے کی جگہ فراہم کی گئی تھی۔سیلان میڈیا رپورٹرز کو ان کی نشستوں پر تشریف فرما کروانے کی ڈیوٹی نبھا رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس نے کرن کو تقریر کی تحریر شدہ الفاظ کا کاغذ بھی تھمایا البتہ انشا گل منظر عام سے غائب تھی۔

کرن اور رانا صاحب ہیڈ آفسر کے ہمراہ اسٹیج پر کھڑے تھے۔کرن ہاتھ میں پکڑے کاغذ سے تقریر کے نقاط دہرا رہی تھی جب ہمایوں جہانگیر اسٹیج پر آئے۔کرن نے حیرت سے سوٹ بوٹ میں تیار ہمایوں کو دیکھا۔

"کیسے ہے آپ۔۔۔۔بہت اچھا کیا آپ آئے۔۔۔۔"سلام کے بعد کرن نے خوش اخلاقی سے ہمایوں کو خوش آمدید کہا۔

"آتا کیسے نہیں۔۔۔۔مسٹر رانا نے خاص طور پر مجھے منایا اور تقریب کے لیے مدعو کیا۔۔۔پھر نا آنے کا کوئی جواز ہی نہیں تھا میرے پاس۔۔۔"ہمایوں نے رانا صاحب سے گلے ملتے ہوئے کہا۔رانا صاحب نے خوشدلی سے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

کرن نے حیرت سے رانا صاحب کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہم انسانوں کو زیادہ دیر کسی سے ناراضگی نہیں رکھنی چاہیئے۔۔۔ناراضگی بڑھتے بڑھتے بغض وعناد اور پھر نفرت کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔۔۔اور نفرت ہمیں نیکی کی راہ سے بھٹکانے میں ایندھن کا کام کرتی ہے۔۔۔درگزر اور معاف کرنے میں ہی بھلائی ہے۔۔۔۔۔اس سے عزت اور محبت بڑھتی ہے۔۔۔۔"رانا صاحب نے درگزر کا درس دیتے ہوئے سمجھایا۔

"مجھے بہت خوشی ہوئی۔۔۔۔۔تھینکیو سو مچ آنے کے لیے۔۔۔"ایک مرتبہ پھر انہوں نے ہمایوں سے مصافحہ کیا۔

کرن محظوظ ہوتی رانا صاحب کی دل کو بھا جانے والی باتیں سنتی انہیں بغور دیکھ رہی تھی۔رانا صاحب اور ہمایوں آپس میں آشیانہ ہوم پر تبصرہ کر رہے تھے۔کرن کے باس ہاتھ میں پہنی گھڑی پر وقت دیکھتے کرن کے پاس آئے اور اسے تقریر شروع کرنے کی ہدایت دی۔ہمایوں سر کو خم دیتا اسٹیج سے اترنے لگا۔اور کرن مائک کے پاس آکر سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔سب رپورٹرز نے اپنے کیمروں کا رخ کرن پر جما دیا۔اس نے مائک پر پھونک مار کر آواز چیک کرتے ہیلو کیا۔رانا مبشر کا اسٹیج پر مزید کوئی کام نہیں تھا وہ کرن کو میڈیا کے ساتھ کانفرنس کرتے دیکھ کر اس کے پہلو سے ہٹنے لگے تھے لیکن کرن نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں روک لیا۔

رانا مبشر بے یقینی سے کبھی کرن کے ہاتھ کو دیکھتے تو کبھی کرن کے چہرے کو۔وہ رانا مبشر کی نظریں نظر انداز کئے سامنے کیمرے میں دیکھ کر میڈیا رپورٹرز کے لیے استقبالیہ کلمات بول رہی تھی۔

"میں آپ سب کی آمد کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔۔۔۔۔آپ کی شرکت سے اس کار خیر میں آپ سب کے حصے کی نیکی بھی شامل ہو گئی۔۔۔"کرن مضبوطی سے رانا صاحب کا ہاتھ تھامے بااعتماد لہجے میں مائک پر گویا تھی۔کچھ رپورٹرز میں کرن اور رانا مبشر کی صحبت دیکھ کر معنی خیز نظروں کا تبادلہ بھی ہوا

Posted On Kitab Nagri

لیکن کرن کسی کی پرواکیئے بغیر رانا صاحب کو اپنے ساتھ روکے رہی۔ استقبالیہ تقریر کر کے وہ کچھ سانس لینے رکی اور رخ موڑ کر رانا صاحب کے حیران پریشان تاثرات دیکھ کر اپنائیت سے مسکرائی۔

رانا صاحب کو اس کی بااعتماد چمکتی آنکھوں میں دیکھ کر حوصلہ ملا۔ انہوں نے اپنا ہاتھ سیدھا کرتے کرن کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرلی۔ اب وہ بھی کرن کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہو کر ہاتھوں میں ہاتھ تھامے با اعتماد شخصیت بنائے کیمرے میں دیکھنے لگے۔

"اس بلڈنگ کا نام آشیانہ ہوم اسی بنا پر رکھا ہے کیونکہ یہاں سب ہی مل جل کر پیار محبت سے رہیں گی۔۔۔ یہاں سارے وسائل فراہم کیئے جائے گے۔۔۔۔۔ ہر لڑکی۔۔۔۔ عورت۔۔۔۔ بچی۔۔۔۔۔ کو اس کے صلاحیتوں کے مطابق اپنا کمانے کا ذریعہ مہیا کیا جائے گا۔۔۔۔" کرن باری باری ہر کیمرے کو دیکھتے ہوئے بلند آواز میں گویا تھی۔

کیمروں کے پیچھے سنجیدہ انداز میں کھڑے ہمایوں بغور رانا مبشر اور کرن کو ایک ساتھ دیکھ کر سر جھٹکتے ہوئے پھیکا مسکرایا۔ وہ سمجھ گیا تھا رانا مبشر اور کرن کے مابین کسی تیسرے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

وہی دوسرے سمت مہمانوں کے آخری قطار میں بیٹھے روحان کی مسکراہٹ سب سے نمایاں تھی۔ وہ کرن کی تقریر سننے کے بجائے اس کے حرکات و سکنات مشاہدہ کر رہا تھا۔ کرن کو رانا مبشر کا ہاتھ تھامتے انہیں اپنے پاس روکتے دیکھ کر روحان خوشی سے سرشار ہوتے مشکور ہونے لگا۔ اس کے اندیشوں کو جواب مل گیا تھا۔ کرن رانا مبشر کو تھام چکی تھی۔ وہ اس مرتبہ انہیں ٹوٹنے سے بچا چکی تھی۔

روحان کے بغل میں بیٹھی اہنیتا جی کی خوشی بھی کوئی کم نا تھی۔ وہ ہمیشہ سے چاہتی تھی کہ ان کی زندگی رہتے کرن اپنا گھر بسا لیں اور آج کرن کو اپنا درست ہمسفر کا انتخاب کرتے دیکھ کر ان کی آنکھیں بھر آگئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عمر میں اتنا فرق ہونے کے باوجود بھی کرن اور رانا مبشر پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے۔وہ ایک دوسرے کے ساتھ بہت جچ رہے تھے۔

کرن نے ایک نظر ستائشی انداز میں رانا صاحب کو دیکھا۔

"ایسا ہرگز نہیں ہے کہ آشیانہ ہوم میں پناہ گزین خواتین کا ان کے عزیز واقارب سے ناتہ ہی ٹوٹ جائے گا۔۔۔۔بلکہ وہ جب چاہے ان سے ملنے آسکتے ہیں۔۔۔۔اور اگر ان کے فیملی ممبر کو اپنی غلطیوں کا احساس ہو جائے اور پناہ گزین خواتین اپنی رضامندی سے ان کے ساتھ واپس جانا چاہے تو ہمارے ادارے کر دروازے ان کے لیے ہمیشہ کھلے ہیں۔۔۔کچھ لیگل کاروائی مکمل کر کے خواتین کو فیملی ممبر کے ساتھ جانے کا پورا حق ہو گا۔۔۔۔۔"کرن کے اس جملے پر سب نے اسے سراہتے ہوئے تالیاں بجائی۔

رانا صاحب نے شریر انداز میں مسکراتے ہوئے آبرو اچکا کر جتاتے ہوئے کرن کو دیکھا۔کرن کی نظریں رانا صاحب سے ملی تو شرما کر مسکرا دی۔

پریس کانفرنس مکمل کر کے میڈیا پورٹرز بلڈنگ کے اندرونی حصے کا تفصیلی جائزہ لینے لگے۔کرن اور رانا مبشر ان کے ساتھ ساتھ چلتے انہیں لابی کوریڈورز دوعدد بڑے کچن۔اٹیچ باتھروم سمیت 25 کمروں پر مشتمل اس بلڈنگ کی تفصیلات سے آگاہ کرنے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

*****************&&&&****************

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تقریب کی رات ہی روحان کی پاکستان واپسی تھی۔کرن نے اصرار کرکے اس رات راناصاحب اور روحان کو ڈنر پر مدعو کیااور وہی سے روحان کو خود ائیر پورٹ چھوڑنے کی پیشکش کی۔

راناصاحب کرن کو کوئی تکلف نہیں دیناچاہتے تھے لیکن روحان کرن کی دعوت ایک ہی دفعہ میں مان گیا۔

"ویلکم ویلکم۔۔۔۔" دروازے پرانہیں خوش آمدید کہتے انی نے روحان کے گال سے گال ٹکراکر استقبال کیا۔راناصاحب نے سر کو خم دے کر مسکراتے ہوئے ان کی سروس قبول کی۔راناصاحب ہائی نیک شرٹ اور جینز میں ملبوس تھے اور روحان ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ میں۔

اپناسفری بیگ اس نے دروازے کے پاس دیوار کے ساتھ ٹکادیا۔

گھر کے فضاء میں الگ الگ پکوانوں کی اشتہاانگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی جس میں دیسی بریانی کی مہک سب سے برتر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ آپ کے لیے۔۔۔۔" ان کے لاؤنج میں داخل ہوتے کرن بھی ملنے آگئی تو روحان نے ہاتھ میں پکڑا رنگ بہ رنگی چھوٹے بڑے تازہ پھولوں کا گلدستہ کرن کو پیش کیا۔

" تھینکیو سو مچ۔۔۔۔۔۔ بہت خوبصورت ہے۔۔۔" کرن نے گلدستہ تھام کر تازہ مہک سے محظوظ ہوتے ہوئے پھولوں کے انتخاب کی تعریف کر دی۔ دعوت کے مناسبت سے کرن نے آج گرین کلر کُرتی اور پلازو پہنا تھا۔ بالوں کو باندھے کچھ لٹیں چہرے پر رہنے دی تھی۔

"ہاں بلکل۔۔۔۔ رانا بھائی کی چوائس ہے۔۔۔" روحان نے گلدستہ انتخاب کرنے کا کریڈٹ رانا صاحب کو دیا۔ وہ جو روحان کی اس شرارت سے انجان کھڑے تھے یک ٹک بے یقینی سے اسے دیکھنے لگے۔ کرن بلش کرتی ایک نظر رانا صاحب کو دیکھ کر وہ گلدستہ ڈائننگ ٹیبل پر رکھے گلدان میں سجانے لگی۔

" جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔" بڑے صوفے پر بیٹھتے ہوئے رانا مبشر نے روحان کے قریب ہو کر سرگوشی کی۔

" اووو رانا بھائی۔۔۔۔ دیکھا نہیں وہ کتنا خوش ہو رہی تھی آپ کے نام سے۔۔۔" روحان نے لاپرواہی سے ہاتھ لہرا کر جواب دیا۔

"لیکن جھوٹ بول کر کسی کو دھوکا دینا۔۔۔ یہ ٹھیک بات نہیں۔۔۔" رانا صاحب روحان کے جھوٹ بولنے پر غصہ ہو رہے تھے۔

" انی کیا پکار رہی ہے آج۔۔۔۔" روحان نے رانا بھائی کے مزید ڈانٹ سے بچنے کیلئے انی کو مخاطب کیا اور اٹھ کر کچن کے جانب بڑھ گیا جہاں کرن اور انی الگ الگ ڈشز بنانے میں مصروف تھی۔

وہ کرن کے ساتھ مدد برتن نکالنے میں مدد کرنے لگا اور رانا صاحب سر جھٹکتے رہ گئے۔

Posted On Kitab Nagri

ایک گھنٹہ بعد ڈنر کا اہتمام پورا ہو چکا تھا۔ ویسٹرن کھانے انی نے بنائے تھے اور کچھ دیسی پکوان کرن نے۔ جس میں سے بریانی تخت کا تاج اپنے نام کر گئی تھی کیونکہ رانا صاحب اور روحان دونوں کو ہی کرن کی بنائی بریانی پسند تھی۔ کھانے کے بعد چائے کی نوبت آئی تو رانا مبشر شرٹ کے آستین اوپر چڑھا کر کچن میں بڑھ گئے۔

"رانا صاحب۔۔۔۔۔کچھ چاہیئے۔۔۔۔۔"کرن نے استفسار کیا۔

"ہاں۔۔۔۔ایک پتیلی۔۔۔۔۔چائے کی پتی دودھ چینی۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔چار کپس۔۔۔"رانا صاحب نے چولہا آن کرتے ہوئے چائے کے اجزاء گنوائے۔

"رانا صاحب انی بنا رہی ہے نا چائے۔۔۔۔۔اگر آپ کو ان کے ہاتھ کی نہیں پینی تو میں بنا دیتی ہوں۔۔۔۔"کرن کو رانا صاحب کا کچن میں کام کرنا مناسب نہیں لگا۔ اس نے خود چائے بنانے کی پیشکش کی۔

"کوئی شک نہیں انہیتا جی بہت اچھی چائے بناتی ہے۔۔۔۔۔اور تمہاری کوکنگ کی صلاحیت بھی کمال کی ہے۔۔۔۔لیکن آج میرا خود چائے بنانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔"وہ پروفیشنل انداز میں اپرن پہن کر الماری سے اجزاء نکالنے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کرن پھر بھی منع کرنے لگی تھی لیکن روحان نے ٹوک دیا۔

"بنانے دو کرن۔۔۔رانا بھائی کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے۔۔۔۔۔مجھے آج بھی یاد ہے۔۔۔۔میرے میٹرک کے امتحانات ہونے والے تھے۔۔۔۔میں رات رات بھر پڑھائی کرتا تھا۔۔۔۔آخری مرتبہ تب میں نے رانا بھائی کے ہاتھ کی چائے پی تھی۔۔۔۔۔آج اتنے سالوں بعد پھر سے وہ یادیں تازہ ہو جائے گی۔۔۔"روحان غیر مرئی نقطہ کو دیکھتے ہوئے ماضی میں کھو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رانا مبشر بھی اس وقت کو یاد کرتے پھیکا مسکرائے۔ کرن نے روحان کی فرمائش پر خاموشی اختیار کرلی اور رانا صاحب کے ساتھ چائے بنانے کے اجزاء نکالنے میں مدد کرنے لگی۔

رانا صاحب پروفیشنل کُک کے جیسے ہر چیز برابر مقدار پتیلے میں شامل کرنے لگے۔

"اور کیا کیا بنانا آتا ہے۔۔۔" کرن ان کے پاس ہی شلیف سے ٹیک لگائے کھڑی ہوگئی تھی۔ جبکہ روحان لاؤنج میں آکرانی کے ساتھ ان کا من پسند ترکش ڈرامہ دیکھنے لگا۔

"ہممم چائنیز رائس۔۔۔۔اٹالین پاستہ۔۔۔مٹن کڑاہی۔۔۔آملیٹ۔۔۔فرائز۔۔۔چائے کافی وغیرہ۔۔۔ایک انسان کو زندہ رہنے کے لیے جتنی کوکنگ درکار ہو۔۔۔اتنی کرلیتا ہوں۔۔۔" رانا صاحب نے ابلتے پانی میں چائے کی پتی ڈالتے ہوئے خواب دیا۔

"یہ سب کب سیکھا۔۔۔" کرن ان کے اس نئے انداز سے محسور ہونے لگی۔

"ماں باپ کے مابین اختلافات کے باعث مجھے اکثر تین ماہ کی چھٹیاں بھی بورڈنگ اسکول میں گزارنی پڑتی تھی۔۔۔خاص کر کرسمس کے دوران تو وہاں کے ملازمین بھی گھومنے چلے جایا کرتے تھے۔۔۔۔۔ اسکول میں میرے علاوہ کوئی نا ہوتا۔۔۔میں یک تہنا اسکول اور ہاسٹل میں منڈلاتا پھرتا۔۔۔۔لیکن بھوک کو تھوڑی سمجھا سکتا تھا کہ میرے لیے پکانے والا کوئی نہیں ہے۔۔۔" چائے میں ابال آیا تو رانا صاحب دودھ شامل کرنے لگے۔ کرن ان کی آپ بیتی سنتی گم سم سی ہوگئی تھی۔

"کبھی کبھار تو کئی راتیں صرف پانی اور بسکٹ کھا کر مداوا ہوجاتا لیکن۔۔۔۔جب اکیلا پن زندگی کا معمول بننے لگا۔۔۔۔اور پھر روحان کی بھی ذمہ داری مجھ پر آگئی۔۔۔۔تو مجبوراً خود پکانا سیکھنا پڑا۔۔۔" انہوں نے زخمی مسکرا کر کرن کے جانب دیکھا۔

کرن کا دل افسردہ ہونے لگا تھا اس سے تو مسکرایا بھی نہیں گیا۔

Posted On Kitab Nagri

چائے بن گئی اور رانا صاحب نے کپنس میں ڈالی تو کرن نے آگے بڑھ کر ٹرے خود اٹھالیا۔اس نے چائے بنانے تو دے دی تھی۔ لیکن رانا صاحب کے ٹرے اٹھانے پر اس کا ضمیر کبھی راضی نہ ہوتا۔اس لیے اس نے تیزی سے خود اٹھالیا۔

"کرن۔۔۔"کرن کچن سے نکلنے لگی تو رانا صاحب نے اسے مخاطب کیا وہ رخ موڑ کر انہیں دیکھنے لگی۔

"وہ فلاورز۔۔۔میں نے پسند نہیں کیئے۔۔۔وہ گلدستہ روحان لایا ہے۔۔۔"رانا صاحب نے دھیمی آواز میں روحان کے جھوٹ کی وضاحت پیش کی۔

کرن کھل کر مسکرائی۔اسے رانا صاحب کا سچ کا اعتراف کرنا اچھا لگا گو کہ وہ پہلے ہی روحان کی شرارت سمجھ گئی تھی۔

"مجھے پتا ہے۔۔۔"اس نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔رانا صاحب اس کی معلومات پر حیران ہو گئے۔

"کیسے۔۔۔"انہوں نے تجسس سے پوچھا۔

"آپ کو ٹیولپ کے پھول نہیں پسند۔۔۔اگر آپ گلدستہ بنواتے تو یقیناً ٹیولپ نہیں ڈلواتے۔۔۔"کرن نے آبرو اچکا کر چہکتے ہوئے جواب دیا اور کچن سے نکل گئی۔

رانا صاحب نے بے یقینی سے ڈائننگ ٹیبل پر پڑے گلدستے کے جانب دیکھا جس میں ٹیولپ کے بڑے بڑے پھول واضح نظر آرہے تھے۔کرن کی اس حاضر دماغی پر وہ مسرور ہوتے ہوئے مسکرائے اور پھر سر جھٹک کر لاؤنج کے جانب بڑھ گئے۔

**************&&&**************

رات 1 بجے تک وہ سب بیٹھے باتیں کرتے رہے پھر ائیر پورٹ کے لیے نکلنے لگے۔روحان نے انی کے گرد بازو مائل کرتے ہوئے اچھے سے رخصت لیا۔

Posted On Kitab Nagri

ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت کر کے وہ ائیر پورٹ پہنچے روحان کو ائیر پورٹ چھوڑنے کرن بھی ساتھ آئی تھی۔

"خیر سے جائیگا۔۔۔۔اور پہنچ کر اطلاع ضرور دینا۔۔نور اور بچوں کو میرا بہت زیادہ پیار کہنا۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"کرن نے خوش دلی سے الوداعی کلمات کہے۔

"شیور۔۔۔۔اور اتنی خاطر داری کرنے کے لیے بہت شکریہ۔۔۔۔پھر ملتے ہیں۔۔۔بائے۔۔۔"

کرن سے رخصت لے کر روحان چند قدم آگے کھڑے رانا صاحب کے پاس آئے۔

"جلدی آنا رانا بھائی۔۔۔۔۔i will miss you۔۔۔۔"روحان نے رانا صاحب کے گلے ملتے ہوئے۔

رانا صاحب نے اسے مضبوطی سے اپنے حصار میں لے لیا۔

"اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔دھیان سے جانا۔۔۔"اس کا کندھا تھپتھپا کر رانا مبشر ہدایت دی۔

روحان نے ان سے الگ ہوتے ہوئے اپنی جیب سے ایک عدد چھوٹی ڈائمنڈ کی انگھوٹی نکال کر رانا صاحب کے ہاتھ میں تھما دی اور فوراً سے مٹھی بند کر دی۔

رانا صاحب نے آبروریزی سے پہلے انگھوٹی کو دیکھا پھر روحان کو۔اس نے شریر انداز میں چند قدم پیچھے کھڑی کرن کے جانب آبرو اچکا کر اشارہ کیا اور پھر رانا صاحب کو آنکھ مار دی۔

رانا صاحب روحان کا اشارہ سمجھ گئے اور کرن کے جانب مڑے بغیر رِنگ واپس کرنے لگے تھے۔

"ویسے میں یہاں آیا تو آپ کو اپنے ساتھ واپس لے جانے کے لیے تھا۔۔۔۔۔ڈر رہا تھا کہیں کرن کے ملنے سے آپ کو پھر سے نہ کھو دوں۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔یہاں آکر معلوم ہوا۔۔۔۔آپ کی خوشی اسے سے جڑی ہے۔۔۔رانا بھائی اپنی خوشیاں لیتے ہوئے آنا۔۔۔۔۔۔"روحان نے پیار سے رانا صاحب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے دباؤ دے کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"all the best ! رانا بھائی۔۔۔۔مجھے انتظار رہے گا۔۔۔۔۔"روحان نے انگھوٹی رانا صاحب کے ہاتھ میں پھر سے تھمائے ہوئے ان کے کان کے پاس سرگوشی کی۔

رانا صاحب لاجواب ہو گئے تھے۔

"بائے کرن۔۔۔"پھر اس نے رانا صاحب کا جواب سنے بغیر ہوا میں ہاتھ لہرا کر کرن کو پکارا اور اپنے بیگ کا ہینڈل پکڑے تیز قدموں سے روانہ ہو گیا۔

رانا صاحب نے لمبی سانس لیتے سر جھٹکا اور انگھوٹی جیب میں چھپا دی۔اس وقت وہ کرن سے اس کا ذکر کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔

"چلیں۔۔۔"جب روحان سیکیورٹی گیٹ عبور کر کے بورڈنگ کی قطار میں کھڑا ہو گیا تو کرن نے رانا صاحب کا کندھا تھپتھپا کر متوجہ کیا۔

"ہمم"وہ کرن سے نظریں چراتے پلٹے اور ائیر پورٹ سے باہر نکلنے لگے۔

************&&&&************

رات کا آخری پہر ہونے کو تھا۔سب نیند کی آغوش میں بے خبر سو رہے تھے۔لیکن رانا مبشر کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔

وہ انگلیاں باہم پھنسائے ہاتھ سر کے نیچھے رکھے سیدھے لیٹے تھے۔پیروں کی کھینچی بنائے وہ مسلسل جھلاتے جا رہے تھے۔

ایک مرتبہ پھر دل اور دماغ کے کشمکش میں جونجھتے ان کے اضطراب میں اضافہ ہو رہا تھا۔

آخر کار تنگ ہو کر وہ اٹھ بیٹھے۔گھڑی پر وقت دیکھا اور موبائل اٹھا کر ایک کال ملائی۔

"السلام وعلیکم۔۔۔"وہ کال پر موجود شخص پر سلامتی بھیجتے بالکونی میں جا کھڑے ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

"وعلیکم السلام۔۔۔۔۔مبشر۔۔۔۔۔کیسے ہو۔۔۔۔۔" شیخ صاحب نے گرم جوشی سے ان کا حال دریافت کیا۔ شیخ صاحب ہر فرد کو اس کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔کون رانا کون خان کون راجپوت یا بٹ۔خواہ سامنے والے کا تعلق کسی بھی طبقے سے ہو شیخ صاحب کو کسی کے ذات پات سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔وہ تو بس ہر مسلمان کو راہ راست پر لانے کی ایک ناچیز سی کوشش کیا کرتے تھے۔

رانا صاحب جانتے تھے۔اس پہر شیخ صاحب تہجد پڑھنے ضرور اٹھے ہونگے اور اس وقت سب سے زیادہ انہیں شیخ صاحب کی ہی ضرورت محسوس ہو رہی تھی اس لیے انہیں کال ملائی۔

"کیا دل بھی تھک جاتا ہے شیخ صاحب۔۔۔"سوال مایوس کن تھا لیکن جواب امید سے بھرا ملا۔

"ہاں بلکل۔۔۔دل بھی تھک جاتا ہے۔۔۔۔دنیا کی آزمائش سے۔۔۔۔اس کے رویئے۔۔۔اس کی بے رخیاں۔۔۔اس کی بدسلوکیاں۔۔۔اس کے بدلے ہوئے لہجے۔۔۔اس کی اذیتیں۔۔۔۔ماضی کے پیچھا نہ چھوڑنے والے غم۔۔۔۔یہ سب دلوں کو تھکا دیتے ہیں۔۔۔۔"شیخ صاحب کا وہی مرہم کی مانند نرم لہجہ تھا البتہ ڈھلتی عمر کی وجہ سے آواز میں لرزش محسوس ہوا کرتی تھی۔

"مگر ان تھکے ہوئے دلوں سے کہہ دو۔۔۔۔اللہ موجود ہے۔۔۔۔وہ بے نیاز ہے۔۔۔۔وہ نہیں تھکتا۔۔۔اس کا سہارا ہو تو کوئی بھی پڑاو پار کیا جاسکتا ہے۔۔۔۔"شیخ صاحب کی بات سن کر رانا صاحب کو واقعی بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

"کبھی کبھی سب کچھ ختم ہوتا محسوس ہوتا ہے۔۔۔اپنا آپ پھر سے راستے سے بھٹکا ہوا لگتا ہے۔۔۔کوشش کے باوجود بھی صحیح یا غلط طے نہیں کر پارہا۔۔۔"رانا صاحب چلتے ہوئے بیڈ تک آئے اور سائیڈ ٹیبل پر رکھی اس ڈائمنڈ انگھوٹی کو اٹھا کر دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

افتتاحی تقریب میں کرن کا ان کی جانب مہربانی سے رانا مبشر یہ تو سمجھ گئے تھے کہ کرن کے دل سے ان کے لیے نفرت ختم ہو چکی ہے لیکن وہ یہ طے نہیں کر پا رہے تھے کہ انہیں کرن کو پروپوز کرنا بھی چاہیئے یا نہیں۔ کیا وہ ان کی ہمسفر بننا چاہتی بھی ہے یا نہیں۔

"اللہ تعالی ہمارا فاطر ہے۔۔۔ اسی نے ہماری فطرت بنائی ہے۔۔۔ کسی کو نرم بنایا ہے تو کسی کو قدرے سخت۔۔۔۔ لیکن ساتھ میں شعور بھی دیا ہے۔۔۔ تا کہ انسان اپنے اچھے برے کو پرکھ سکے۔۔۔ یہ نا شکری کرنا۔۔۔ نا امید ہونا۔۔۔ اپنے زندگی کو کوسنا۔۔۔۔ خود کو برا بھلا کہنا۔۔۔ یہ اللہ کی بنائی فطرت نہیں ہے۔۔۔ اگر ہمیں اپنی ذات کو پہچاننا ہے تو اس فطرت کو پہچاننا ہو گا جس پہ اللہ نے ہمیں بنایا ہے۔۔۔۔ انسان کو اپنی ذات کو بہتر بنانے کے لیے ہر وقت محنت کرنی پڑے گی ورنہ یہ دنیا کی آلائشیں اسے اپنے لپیٹ میں لیں لیتی ہے۔۔۔۔ اسے اپنے آپ کو ہر وقت صاف کرنا ہو گا۔۔۔ اور پاکی صرف اللہ سبحان و تعالی کے ذکر میں ہے۔۔۔" شیخ صاحب نے ایک نئی امید دلاتے ہوئے کہا۔

رانا صاحب سمجھنے کے انداز میں سر کو اثبات میں جنبش دیتے مسکرانے لگے۔

"شکریہ شیخ صاحب۔۔۔۔ آپ سے بات کر کے بہت انرجی ملتی ہے۔۔۔۔" رانا صاحب نے مشکور ہوتے ہوئے شیخ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

www.kitabnagri.com

"چلو تم بھی جا کر ذکر کرو۔۔۔۔ اللہ تمہاری ہر مشکل آسان کریں۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔ میرے عبادت کا وقت ہو رہا ہے۔۔۔" شیخ صاحب نے دعا دیتے ہوئے کال کاٹ دی۔

رانا صاحب کچھ پل اسی جگہ کھڑے سوچتے رہے۔

"صحیح کہا شیخ صاحب نے رانا۔۔۔۔ تم نے یہی تو چاہا تھا کہ کرن کے دل میں رحم آجائے وہ تجھ سے خوف زدہ ہونا چھوڑ دیں۔۔۔ وہ تجھے معاف کر دیں۔۔۔۔ پھر اب ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ جب اللہ

Posted On Kitab Nagri

نے تجھے یہاں تک آنے میں مدد کی ہے۔۔۔۔تو اس کے آگے بھی کریں گے۔۔۔۔ تھینکیو اللہ۔۔۔۔ تھینکیو یو شیخ صاحب۔۔۔۔لویو۔۔۔۔"رانا صاحب کو نئے سرے سے امید مل گئی تھی۔وہ خوش دلی سے مسکراتے وضو کرنے کے نیت سے واشروم چلے گئے۔

**************&&&&**************

نور اور تینوں بچے بے صبری سے روحان اور رانا صاحب کے لوٹنے کے لیے چشم بہ راہ تھے۔

پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی تو بچے تیزی سے بھاگے اور پاپا پاپا کہتے روحان سے لپٹ گئے۔روحان نے باری باری سب کو پیار کر کے خود سے لگایا۔نور بھی اس کے استقبال کے لیے اپنی نوبت کا انتظار کرنے لگی۔ بچوں سے فارغ ہو کر روحان نے نور کو بانہوں میں لے لیا اور اس کے پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے حال احوال دریافت کرنے لگا۔

نور نے روحان کے حصار سے ہی سر اٹھا کر گاڑی میں جھانکا۔

"روحان رانا بھائی نہیں آئے۔۔۔۔"اس نے حیرت سے روحان کو دیکھا۔روحان نے رانا بھائی کی ساتھ نا آنے کی خبر راز رکھی تھی۔اس نے اسی انداز میں ہی نفی میں سر ہلایا۔

"اور تم نے۔۔۔۔میری بات کیوں نہیں کرائی کرن سے۔۔۔۔کتنی دفعہ بولا کال پر بات کرواو۔۔۔۔"

نور نے اس سے الگ ہوتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوتے منہ بناتے ہوئے گلہ کیا۔

"رانا بھائی تو اب کرن کو لے کر ہی آئے گے۔۔۔۔تو جب وہ آئے گی پھر مل کر جتنی چاہو باتیں کر لینا۔۔۔۔"روحان نے صوفے پر بیٹھ کر ملازم کے ہاتھوں سے پانی کا گلاس تھامتے ہوئے وضاحت دی۔

"کیا۔۔۔۔مطلب ان کی صلاح ہو گئی۔۔۔۔"نور نے تجسس لیے روحان کے بازو پر ہاتھ رکھ پوچھا تو روحان نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔اب رانا بھائی پھر سے سیٹل ہو جائے گے۔۔۔"نور خوشی سے چہک اٹھی تھی۔

"ہاں بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔"روحان گلاس ٹیبل پر رکھ کر اپنی چہکتی بیوی کو بانہوں میں لیتے اس پر جھک گیا۔

نور روحان کے اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی وہ اس کے اچانک رقبت سے کسمسا سی گئی۔

"کیا کر رہے ہو روحان۔۔۔۔کوئی دیکھ لے گا۔۔۔۔۔"نور نے اسے خود سے دور کرنا چاہا لیکن روحان کی شدتوں نے اسے اپنے حصار میں جکڑا ہوا تھا وہ مزید کچھ کہہ نا سکی۔روحان اپنے لب اس کے لبوں میں پیوست کیئے اس پر اپنی محبت لٹا رہا تھا۔

**************&&&&**************

کرن آفس کے کیبن میں آشیانہ ہوم میں داخل ہوئی نئی لڑکیوں کی فہرست مطالعہ کر رہی تھی جب سیلان کچھ خالی آسامیوں کی فائل پکڑے اندر داخل ہوا۔فائل میں آشیانہ ہوم میں قیام پذیر خواتین کے عمر کے مطابق کام دیئے جانے کی لسٹ بھی تھی۔

"سیلان۔۔۔انشا گل کہاں ہے۔۔۔دو دن سے نظر نہیں آئی۔۔۔۔تقریب میں بھی نہیں آئی تھی۔۔۔"کرن نے متفکر انداز میں انشا گل کے بارے میں پوچھا۔

کرن کے سوال پر سیلان لب کاٹتے ہوئے کنکارا۔

"میم وہ۔۔۔۔۔فاطمہ کی طبیعت ناساز ہے۔۔۔وہ دو سے ہاسپٹلائز ہے۔۔۔"سیلان نے افسردگی سے کرن کو انشا گل کے درپیش مشکل سے روشناس کرایا۔

کرن فاطمہ کی طبیعت کا سن کر مزید پریشان ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"واٹ۔۔۔۔بتایا کیوں نہیں۔۔۔۔کس ہسپتال میں ہے۔۔۔"کرن اپنی سیٹ پر سے اٹھی اور تیز تیز اپنا بیگ سمیٹنے لگی۔

"آپ تقریب کے لیے بہت خوش تھی اس لیے انشا نے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہا۔۔۔"سیلان نے ہسپتال کا ایڈریس بتاتے ہوئے انشا گل کے جانب سے حمایت کی۔

کرن ایک گلہ آمیز نظر سیلان پر ڈال کر کیبن سے نکل گئی۔لفٹ کا بٹن دباتے ہوئے اس نے ساتھ ساتھ رانا صاحب کو بھی کال ملائی اور انہیں فاطمہ کے متعلق آگاہ کیا۔

"کرن تم ہسپتال پہنچو۔۔۔۔میں تم سے وہی ملتا ہوں۔۔۔"رانا صاحب اس وقت ہوٹل روم میں آئینہ کے سامنے کھڑے اپنا کوٹ پہن رہے تھے۔کرن کو دلاسہ دیتے انہوں نے اپنی بقیہ تیاری مکمل کی اور ہوٹل سے سیدھے کرن کے بتائے ایڈریس کے لیے کیب لیں لی۔

****************&&&&**************

کرن ہسپتال کے چمکتے فرش پر بھاگتی دل کے امراض سے متعلقہ وارڈ میں داخل ہوئی۔انشا گل بیڈ پر آکسیجن ماسک لگائے خون کی ڈرپ لگے بے جان پڑی فاطمہ کے آگے بیٹھی تھی۔

"انشی۔۔۔"کرن نے ہمدردی سے انشا گل کو اس کے گھر کے نام سے مخاطب کیا۔

"آپی۔۔۔"انشا گل نے اپنا گھریلو نام سنتے سر اٹھایا تو کرن کو اپنے سرہانے پا کر جذباتی ہو گئی اور اس سے لپٹ کر رونے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"آپی کہتی ہو۔۔۔۔ بہن کا درجہ بھی دیتی ہو۔۔۔ لیکن ساری تکالیف اکیلے برداشت کرنے چلی تھی ہمم۔۔۔"کرن اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے دلاسہ دینے لگی۔اسی اثناء رانا صاحب بھی پہنچ گئے تھے۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا انشا۔۔۔۔ ہمت سے کام لو۔۔۔۔ ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں۔۔۔"رانا صاحب نے اسے تسلی دینا چاہی۔

انشا گل کا شوہر یلدز (yildiz) بھی فاطمہ کے رپورٹ کارڈز لیئے وہاں آ نپہنچا۔

"ڈاکٹرز کا کہنا ہے سراخ کا سائز بڑھ گیا ہے۔۔۔ فاطمہ کی باڈی کو پورے مقدار میں آکسیجن مہیا نہیں ہو پا رہی۔۔۔ اس لیے جلد از جلد آپریشن کروانا پڑے گا۔۔۔۔"یلدز نے بے آواز آنسو بہاتی انشا گل کو کندھے سے تھام کر رانا صاحب اور کرن کو صورتحال سے آگاہ کیا۔

"لیکن۔۔۔۔" لمبے چوڑے یلدز کو اپنی بچی کا حال بیان کرتے تکلیف ہو رہی تھی۔

"لیکن یہ بہت رسکی آپریشن ہے۔۔۔100 میں سے صرف 2 بچے ہی زندہ بچ پاتے ہے۔۔"اس نے افففف کرتے بے بسی سے سانس خارج کی۔

"میں آپریشن کے لیے راضی نہیں ہوں۔۔۔ میں اپنے ہی ہاتھوں اپنی بیٹی کو موت کے کنویں میں کیسے دھکیل سکتی ہوں۔۔۔"انشا گل نفی میں سر ہلاتے فاطمہ کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رانا صاحب نے بے حس و حرکت پڑی فاطمہ کو دیکھا۔ان کی یادوں کے پردے پر فاطمہ سے ہوئی پہلی ملاقات لہرا گئی جس میں وہ چہکتے ہنستے ان سے ملی تھی۔انہیں بہت افسوس ہو رہا تھا۔

"کرن۔۔۔ میرا ایک اسکول میٹ امریکی دوست ہے۔۔۔ وہ اب ورلڈ ٹاپ ٹین ہارٹ اسپیشلسٹس میں سے ہے۔۔۔ اس نے ایسے کئی کیسس دیکھے ہیں۔۔۔ میں اس سے بات کر کے فاطمہ کا کیس بتاتا ہوں۔۔۔ ہو سکتا ہے کوئی تسلی بخش راستہ مل جائے۔۔۔"انہوں نے اپنے دوست کے متعلق تجویز

Posted On Kitab Nagri

دیتے ہوئے کہا۔ کرن نے پھیکا مسکرا کر سر کو خم دیا۔ رانا صاحب ریک اٹکنسن کو کال کرنے کے لیے وارڈ سے باہر نکل گئے۔

*************&&&*************

دس سے پندرہ منٹ بعد وہ کال سے فارغ ہوئے تو کرن ان کے پاس آئی۔

"کیا کہا آپ کے دوست نے۔۔۔" کرن نے رانا صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر متوجہ کیا۔

"ریک کا بھی یہی کہنا ہے۔۔۔ معاملہ ہاتھ سے نکل چکا ہے۔۔۔۔۔۔ آپریشن ہی آخری راستہ ہے ہمارے پاس۔۔۔۔" رانا صاحب نے اداسی سے سر جھٹکا۔

"لیکن انشاگل بہت جذباتی ہو رہی ہے۔۔۔۔ وہ آپریشن کے لیے نہیں مانے گی۔۔۔۔" کرن نے تشویش سے لب کاٹتے انشاگل کو دیکھا۔

رانا صاحب نے بھی اسی سمت رخ موڑ کر انشاگل کو دیکھا لیکن وہ جانتے تھے اس سے بات کرنا بیکار ہے تو انہوں نے یلدز سے مشورہ کرنا مناسب سمجھا۔ وہ یلدز کو اپنے ساتھ وارڈ سے باہر لیں آئے اور ویٹنگ ایریا میں لمبے بینچ پر دونوں ساتھ ساتھ بیٹھ گئے۔

"یلدز۔۔۔۔ تم فاطمہ کے باپ ہو۔۔۔۔ ہم میں سے کوئی کچھ بھی کہے لیکن فاطمہ کی زندگی کا حتمی فیصلہ تم نے ہی کرنا ہے۔۔۔۔۔ تم مجھے بتاو۔۔۔۔ تم کیا چاہتے ہو۔۔۔" رانا صاحب نے اس کے کندھے کو تھپکتے ہوئے بڑے بھائی جیسے پوچھا۔

"میں بس اپنی بچی کو اس تکلیف سے نجات دلانا چاہتا ہوں۔۔۔ وہ ہمیشہ میرے پاس آ کر روتی تھی کہ بابا۔۔۔۔ مجھے روز روز کی ان ہیوی ادویات کھانے سے۔۔۔۔ روز روز انجیکشن لگانے سے بہت تکلیف

Posted On Kitab Nagri

ہوتی ہے۔۔۔۔دل کے سراخ سے بچ بھی جاوں تو اس درد سے ضرور مر جاوں گی۔۔۔"یلدز کی فاطمہ کی کہی بات یاد کر کے آنکھیں بھر آگئی تھی وہ رخ پھیر کر آنکھوں کے بھیگے کنارے صاف کرنے لگا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔۔۔یہ وقت بہت سخت ہے۔۔۔۔۔پر یلدز۔۔۔۔۔۔ہم سب مسلمان ہے۔۔۔ اللہ پر ایمان رکھتے ہے۔۔۔زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔اگر اس نے فاطمہ کی مزید زندگی لکھی ہے تو اس آپریشن سے سو میں سے جو دو بچے بچ پاتے ہیں۔۔۔۔ہو سکتا ہے ان میں سے ایک فاطمہ ہو۔۔۔"رانا صاحب نے نرمی سے سمجھاتے ہوئے یلدز کو امید دلائی۔

اس نے زخمی مسکرا کر سر کو اثابت میں خم دیا۔

"تم انشا گل سے بات کرو۔۔۔۔میں ڈاکٹر کو آپریشن کی تیاری کرنے کا کہہ کر آتا ہوں۔۔۔"رانا صاحب نے ہمت دلانے اس کے کندھے کو تھپتھپایا۔

رانا صاحب کا مشورہ مان کر یلدز وارڈ میں واپس آیا جہاں کرن اور انشا گل متفکر بیٹھے تھے۔اس نے قریب آکر فاطمہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور رخسار پر بوسہ دے کر پیار کیا۔انشا گل کو اس کی حرکات مشکوک لگی وہ کرسی پر سے اٹھ کر یلدز کے پاس آئی۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتی رانا صاحب ایک فائل تھامے اندر داخل ہوئے اور یلدز کو دستخط کرنے کا کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یلدز یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔کس چیز کے کاغذات ہے یہ۔۔۔"انشا گل روہانسی ہو گئی۔

"میں ڈاکٹرز کو آپریشن کرانے کی اجازت دیں رہا ہو انشی۔۔۔۔یہ اجازت نامہ کے پیپرز ہیں۔۔۔"یلدز نے سپاٹ انداز میں جواب دیا اور جیب سے قلم نکال کر دستخط کرنے لگا۔اس نے اپنا لہجہ بے لچک بنا دیا تھا تاکہ انشا گل کے آنسو اسے کمزور نہ کر سکے۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں یلدز مت کرو سائن۔۔۔۔۔ہماری بیٹی۔۔۔۔۔" انشا گل نے روتے ہوئے وضاحت دینا چاہی پر یلدز نے اسے ٹوک دیا۔

"ہماری بیٹی کے لیے ہی کر رہا ہوں یہ سب۔۔۔۔۔تم کیا چاہتی ہو انشی۔۔۔فاطمہ ایسے بے جان سی مشینوں میں جکڑی رہے۔۔۔۔۔زندگی بھر وہ ادویات اور علاج کی محتاج رہے۔۔۔۔۔"یلدز نے گلہ آمیز انداز میں کہا۔اس کی آواز بلند ہونے لگی تھی۔ناچاہتے ہوئے بھی اسے غصہ آنے لگا۔

یلدز کو غصہ ہوتے اور سب کے سامنے خود کو جھڑکتے دیکھ کر انشا گل چپ ہو گئی۔لیکن وقت رہتے یلدز نے اپنے طیش کو قابو کیا اور پر امید نظروں سے انشا گل کو دیکھا

"اس طرح مشینوں کے ذریعے تم اسے کتنے سال زندہ رکھ پاو گی۔۔۔۔۔میں روز روز اس تکلیف کی وجہ سے ہماری بیٹی کو گھٹ گھٹ کر مرتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔اور زندگی موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔اگر اس نے فاطمہ کی مزید زندگی لکھی ہے تو سو میں سے جو دو بچے بچ پاتے ہیں۔۔۔۔ان میں سے ایک ہماری فاطمہ بھی تو ہو سکتی ہے۔۔۔۔"یلدز نے رانا صاحب کا جملہ دوہرا کر انشا کو امید دلانے کی کوشش کی۔

"انشی۔۔۔یلدز بے (بھائی) ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔تمہارے تھوڑی ہمت کرنے سے فامطہ بچ سکتی ہے تو پلیز۔۔۔۔انہیں اجازت دینے دو۔۔۔۔"کرن نے انشا گل کو بازووں میں تھام کر التجائی انداز میں کہا۔

انشا گل نے ان سب کے چہروں پر امید کی لہر دیکھی تو آنسو صاف کرتے سر اثابت میں ہلایا۔یلدز نے بیوی کی رضامندی ملتے ہی سائن کیئے اور فائل رانا صاحب کو تھما دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"سب ٹھیک ہو جائے گا بس تم دعا کرو۔۔۔"یلدز نے انشا گل کو بانہوں میں لے لیا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنے لگا۔

***********&&&***********

اس دن صبح سویرے ہی رانا صاحب اور کرن ہسپتال پہنچے ہوئے تھے۔آج فاطمہ کا آپریشن کیا جانا تھا۔انشا گل اور یلدز کے والدین بھی موجود تھے۔

وہ سب ہی آپریشن تھیٹر کے انتظار گاہ میں جمگھٹا بنائے بیٹھے تھے۔سب اس معصوم بچی کی زندگی کے لیے دعائیں پڑھ پھونک رہے تھے۔

وقفے وقفے سے ریک اٹکنسن بھی رانا صاحب کو کال کر کے صورتحال دریافت کرتا۔

دو گھنٹے بعد ڈاکٹر اپنا ماسک اتارتا آپریشن تھیٹر سے باہر آیا۔سب ہی گھر والے خوشی کی خبر سننے دل تھامے اس کے آگے کھڑے ہو گئے۔

"معجزہ ہوتے دیر نہیں لگتی۔۔۔۔یقیناً اللہ کو آپ سب بہت عزیز ہیں۔۔۔۔۔۔اس نے آپ سب کی دعائیں قبول کر لی ہے۔۔۔۔آپریشن کامیاب رہا۔۔۔"ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے انہیں خوشی کی نوید سنائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کرن اور رانا مبشر سمیت سب اللہ کا شکر ادا کرتے ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرنے لگے۔

ایک ہفتے تک فاطمہ وارڈ میں زیر نگرانی رہی۔آپریشن کے باعث وہ کمزور ہو گئی تھی لیکن وہ بچ گئی تھی۔وہ ٹھیک ہو گئی تھی۔اس کے دل کا سراخ بند کر دیا گیا تھا۔

جس دن فاطمہ ہوش میں آئی اور باقاعدہ سب سے باتیں کرنے لگی تو رانا صاحب اور کرن اس کی عیادت کرنے ہسپتال گئے۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینکیو اینجل۔۔۔۔۔یہ سب آپ کے بدولت ہو پایا ہے۔۔۔" ننھی فاطمہ نے رانا مبشر کا شکریہ ادا کیا۔ اسے اپنی زندگی بچانے کے سبب رانا صاحب لگے کیونکہ ان ہی کے مشورے سے اس کے والدین آپریشن کے لیے تیار ہو سکے تھے۔

"کرن آپی نے شروعات میں آپ کو بہت پریشان کیا۔۔۔ جانتے ہے کیوں۔۔۔ کیونکہ آپ ان کے پراجیکٹ کے نہیں۔۔ میرے آپریشن کے اینجل (فرشتہ) تھے۔۔۔" فاطمہ اپنی معصومیت میں بہت بڑی بات کہہ گئی تھی۔

رانا صاحب اسٹول بیڈ کے قریب کر کے فاطمہ کے سرہانے بیٹھے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے تھے۔

"ہوتا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہو۔۔۔۔بس کبھی کبھار کوئی اس کام کا وسیلہ بن جاتا ہے۔۔۔ جیسے آج میں تمہارے لیے اینجل ثابت ہوا ہوں۔۔۔ ہو سکتا ہے کل کو تمہاری کوئی نیکی تمہیں کسی کا اینجل بنا دے۔۔۔۔اس لیے ہمیشہ نیکی کرتی رہنا۔۔۔۔" رانا صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے پیار کیا۔

کرن بھی کافی دیر اس فیملی کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مشغول رہی۔ ایک آدھ مرتبہ اس نے فاطمہ کے ساتھ باتوں میں مصروف رانا صاحب کے جانب بھی دیکھا۔ اس کے دل میں رانا صاحب کے لیے محبت شدت اختیار کر رہی تھی۔

***************&&&&&************

رات 11 بجے وہ اپنے ہوٹل پہنچے تو کوریڈور میں ایک ویٹر نے انہیں مخاطب کیا۔

"سر آپ کے لیے کوریئر آیا ہے۔۔۔" اس ویٹر نے ایک بند لفافہ ان کے ہاتھ میں پکڑایا۔

Posted On Kitab Nagri

راناصاحب نے مشکور ہوتے ہوئے لفافہ لیااور حیرت سے لفافہ الٹ پلٹ کر دیکھتے اپنے روم میں آ گئے۔ فریش ہونے کے بعد جب فرست سے انہوں نے وہ لفافہ کھول کر اس میں موجود خط دیکھا تو ان کے آبرو پھیل گئے۔چہرے پر مایوسی چھا گئی۔

**************&&&&*************

کرن گہری نیند سو رہی تھی جب اس کے موبائل میں وائبریشن ہونے لگی۔پہلی رِنگ پر تو اسے محسوس ہی نہیں ہوا۔دوسری مرتبہ وائبریشن پر اس نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولی۔غنودگی میں ہی کال رسیو کر کے اس نے پلکیں جھپکاتے ہوئے ہیلو کہا۔

"کرن۔۔۔۔"راناصاحب نے نرمی سے مدھم آواز میں مخاطب کیا۔

وہ جو ابھی بھی نیند میں تھی اور اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی خواب دیکھ رہی ہے راناصاحب کی مدھم آواز سن کر چونک گئی۔ایک دم سے اس کی نیند اڑ گئی وہ گھڑی پر وقت دیکھتے جہاں آدھی رات کے ڈھائی بج رہے تھے؛اٹھ بیٹھی

"راناصاحب۔۔۔۔سب خیریت۔۔۔۔۔اس وقت کال کیا۔۔۔۔"اسے اتنی رات گئے راناصاحب کے کال کرنے پر فکر ہونے لگی۔

"مل سکتی ہو۔۔۔۔"راناصاحب نے اس کے سوال کو نظر انداز کر کے اپنا مطالبہ ظاہر کیا۔

کرن ان کے ایسے کال کرنے پر حیران تو تھی ہی ان کے ملنے کے خواہش پر مزید شاک ہو گئی۔

"اس وقت"اس نے متذبذب ہو کر پوچھا۔

"ہمم۔۔۔۔میں اس وقت تمہارے اپارٹمنٹ کے پیچھے ساحل کنارے کھڑا ہوں۔۔۔۔"انہوں نے شکستہ لہجے میں جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

کرن نے رخ پلٹ کر بالکونی کے جانب دیکھا۔اس کے لمبے کھلے بال لہرا کر آگے ہو گئے۔وہ ہاتھ سے بال پیچھے کرتی سلیپر پہن کر تیزی سے بالکونی تک آئی اور پردہ ہٹا کر نیچے دیکھا تو اسے عین سامنے لمبا چوڑا وجود موبائل کان سے لگائے کھڑا دکھائی دیا۔اس طرف اندھیرا ہونے کے باعث وہ چہرا تو نہیں دیکھ سکی لیکن قد کاٹ سے وہ رانا صاحب ہی تھے۔

رانا صاحب سر اوپر اٹھائے کرن کے بالکونی کے جانب ہی دیکھ رہے تھے۔کرن کو پردہ ہٹا کر انہیں دیکھتے پا کر انہوں نے کال کاٹ دی اور موبائل جیب میں رکھ دیا۔

کرن کے موبائل کے جانب متوجہ ہونے سے پہلے ہی کال بند ہو چکی تھی۔وہ جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن اس وقت رانا صاحب کا اس طرح وہاں آنا اسے تجسس میں مبتلا کر رہا تھا اس لیے اس نے نائٹ ڈریس کے اوپر ہی کندھوں پر شال اوڑھا اور ان سے ملنے نکل گئی۔

************&&&&*************

رانا صاحب ہاتھ کمر کے پیچھے باندھے سمندر کے جانب رخ کر کے کھڑے تھے۔کرن بال کان کے پیچھے اڑستی ان کے پہلو میں کھڑی ہو گئی۔

"کیا ہوا۔۔۔۔اس وقت یہاں بلایا۔۔۔میرا مطلب صبح ہی تو ملے تھے۔۔۔۔نیند نہیں آرہی تھی کیا۔۔۔۔"کرن نے ہنسی مزاق کرتے خوشگواریت سے پوچھا۔

رانا صاحب سر جھکائے پورا پلٹے اور کرن کے روبرو کھڑے ہوئے۔ان کے سپاٹ تاثرات دیکھ کرن کو اپنی حرکت پر پشیمانی ہوئی۔رانا صاحب اس وقت بلکل ہنسی مذاق کے موڈ میں نہیں لگ رہے تھے۔کرن کی مسکراہٹ سمٹ گئی اور اس نے سر جھکا دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کرن ۔۔۔۔میں جارہاہوں ۔۔۔۔"انہوں نے بغیر تمہید باندھے سپاٹ انداز میں کہا۔ان کے آواز سے تکلیف چھلک رہی تھی۔

کرن کی شاک سے آنکھیں بڑی ہو گئی۔دل زور سے دھڑکنے لگا۔

"میرا ویزا کافی عرصے سے ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔۔کل مجھے ایمبیسی سے باقاعدہ نوٹس ملا ہے۔۔۔۔۔اسی ہفتے کے اندر اندر مجھے ترکی سے خارج ہونا پڑے گا۔۔۔۔ورنہ میرے خیلاف کانونی کاروائی کی جائے گی۔۔۔۔"انہوں نے رات کو موصول ہوئے خط کے بارے میں بتایا۔

کرن کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے وہ اداس ہونے لگی۔رانا صاحب کے بغیر اب اسے اپنی زندگی تصور کرنے میں بھی دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔عادت لگنا محبت ہونے سے زیادہ خطرناک ہے۔کرن کو رانا صاحب کی عادت لگ چکی تھی۔وہ انہیں اپنے پاس روکنا چاہتی تھی لیکن اس سے کوئی بھی ردعمل نہیں دیا گیا۔

"مت جائے رانا صاحب۔۔۔۔۔"افسردگی سے وہ صرف اتنا ہی کہہ سکی۔

"جس مقصد کے لیے آیا تھا۔۔۔۔۔وہ پورا ہو گیا۔۔۔۔آشیانہ ہوم۔۔۔۔۔بہت اچھے سے بن گیا۔۔۔۔۔اب یہاں رک کر کیا کروں گا۔۔۔۔لیکن ایک اور ضروری کام۔۔۔۔جسے تکمیل دیئے بغیر میں یہاں سے جا نہیں سکوں گا۔۔۔۔"رانا صاحب اپنا اگلا جملہ کہنے مناسب الفاظ تلاش کرنے لگے۔کرن ساکت کھڑی رہی۔

"میں نے تمہیں آج تک جتنے بھی دکھ پہنچائے ہیں۔۔۔۔۔اس کے لیے میں معذرت چاہتا ہوں۔۔۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔بیلا سے تو اپنے گناہوں کا مداوا نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔پر تم معاف کرو گی۔۔۔۔تو یوں لگے گا اس نے بھی معاف کر دیا۔۔۔۔"رانا صاحب کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کرن سانس لینا بھول گئی تھی۔

"مجھے غرور اور طاقت کی دھند نے اندھا کر دیا تھا۔۔۔ناشکرا ہو گیا تھا۔۔۔اپنوں کی قدر نہیں کر پایا۔۔۔۔لیکن اب سمجھ آگئی ہے تو۔۔۔۔میں اس بوجھ تلے جی نہیں سکوں گا۔۔۔۔۔مجھے اس بوجھ سے آزاد کر دو کرن۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔"رانا صاحب کے چند آنسو ٹوٹ کر رخسار پر بہنے لگے۔وہ ہاتھ جوڑنے لگے تھے کہ کرن کرنٹ کھا کر حواس میں لوٹ آئی اور تیزی سے رانا صاحب کے ہاتھ تھام لیئے۔

"پلیز رانا صاحب۔۔۔۔۔مجھے مزید شرمندہ مت کیجیئے۔۔۔۔۔آپ نڈر رعب و دبدبہ کے حامل ہی اچھے لگتے ہیں۔۔۔ایسے روتے ہوئے نہیں۔۔۔"اس پل کرن کو احساس ہوا وہ دنیا ختم ہوتے دیکھ سکتی ہے لیکن اس شخص کے آنکھوں میں آنسو کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔

اور وہ سب کے سامنے آن بان شان سے رہنے والا رانا مبشر آج کرن کے سامنے یوں بکھر رہا تھا۔یوں ٹوٹ رہا تھا جیسے وہ اس کی ذات کا آئینہ تھی۔جس کے سامنے ٹوٹ کر بکھرتے ہوئے اسے کوئی شرم نہیں تھی کوئی عار نہ تھا۔

"مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔۔۔کوئی گلہ نہیں ہے۔۔۔۔میں آپ کو بہت پہلے ہی معاف کر چکی ہوں۔۔۔۔یوں ہاتھ جوڑ کر مجھے اپنے ہی نظروں میں مت گرائیے۔۔۔۔نہیں تو میں دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی قابل نہیں رہوں گی۔۔۔۔"کرن رانا صاحب کے ہاتھوں پر اپنی پیشانی ٹکا کر رونے لگی۔

بہت سے لمحے یوں ہی خاموشی سے اپنے اپنے اعمال پر آنسو بہاتے گزرے۔

تھک ہار کر وہ وہی ریت پر گھٹنوں کے گرد بازو مائل کر کے بیٹھ گئے۔دل کی تکلیف جب آنسوؤں میں بہہ گئی اور کچھ سنبھل گئے تو ایک لمبی سانس لے کر رانا صاحب پھر سے گویا ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

"پتا ہے کرن۔۔۔۔مجھے لگتا تھا میں تم سے کبھی معافی نہیں مانگوں گا۔۔۔جب بھی معذرت کرنے کا سوچتا دل کے کئی زخم تازہ ہو جاتے۔۔۔"رانا صاحب سمندر کی لہروں کو دیکھتے ہوئے اپنے ہی بات پر استہزیہ ہنسے۔

"اور مجھے لگتا تھا میں آپ کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔۔مجھے لگتا تھا کہ اب میرے دل میں آپ کے لیے کبھی کوئی گنجائش پیدا نہیں ہو گی۔۔۔"کرن نے رانا صاحب کے بازو پر سر ٹکائے ہوئے کہا

"تمہیں غلط لگتا تھا۔۔۔۔کرن کے دل میں رانا مبشر کے لیے ہمیشہ سے گنجائش رہی تھی۔۔۔بس اس پر لگے نفرت کی کڑی کو توڑنا تھا۔۔۔۔"رانا صاحب نے وضاحت دیتے ہوئے اپنے بازو پر سر رکھے کرن کو دیکھا۔

کرن رانا صاحب کے زبانی اپنے دل کا حال سن کے بلش کرنے لگی۔گیلی سانس اندر کھینچ کر وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"اب تو آپ نہیں جائے گے نا۔۔۔۔"کرن نے انہیں روکنے کی ایک اور کوشش کی۔

"میں جانا چاہتا تو نہیں ہوں۔۔۔پر جانا تو پڑے گا۔۔۔میرا گھر۔۔۔میرا بزنس۔۔۔۔سب وہاں ہے۔۔۔۔"انہوں نے سرد سانس خارج کر کے کہا۔

کرن کا منہ بن گیا وہ اداسی سے سر جھا گئی۔

رانا صاحب نے جھجکتے ہوئے اسے پھر سے مخاطب کیا۔

"تو کیا تم۔۔۔۔میری زندگی میں آنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"رانا صاحب نے جیب سے وہ ڈائمنڈ کی انگھوٹی نکال کر کرن کے سامنے پیش کی۔

کرن ایسے اچانک پروپوزل پر حیرت زدہ ہو گئی۔

Posted On Kitab Nagri

" بلکل۔۔۔" بنا وقت ضائع کئے اس نے ہامی بھری اور اپنا بایاں ہاتھ سیدھا کر کے آگے کیا۔ اس نے سوچا نہیں تھا کہ رانا صاحب اتنا سب ہونے کے بعد اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہے گے اسی لیے اس نے خود اس موضوع پر کبھی بات نہیں کی تھی اور آج رانا صاحب کے جانب سے پروپوزل پر وہ خوشی سے پھولے نہیں سماء رہی تھی۔

"سوچ لو۔۔۔ پھر سے جنون سوار ہو گیا تو۔۔۔" رانا صاحب نے انجان سا اندیشہ ظاہر کیا۔

"تو اگلی دفعہ جیل نہیں بھجواوگی۔۔۔۔ سیدھے شوٹ کر دوں گی مسٹر مبشر۔۔۔۔" کرن نے گردن اکھڑا کر کہا۔

"بہت ہمت آگئی ہے۔۔۔۔" رانا صاحب محظوظ ہوتے آبرو اچکاتے ہوئے ہنسے۔

"ہمت تو بہت آگئی ہے۔۔۔۔ لیکن آپ کی سچی محبت کے آگے ہار گئی۔۔۔" کرن پیار بھرے انداز میں انہیں دیکھنے لگی۔

رانا صاحب خوش ہو کر مسکرائے اور کرن کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہ ڈائمنڈ رنگ پہنا دی۔

"منظور ہے۔۔۔۔ تمہاری ساری شرطیں منظور ہے۔۔۔ بس میں اب تمہیں کبھی کسی قیمت کھونا نہیں چاہتا۔۔۔" رانا مبشر آج کھلے دل سے محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ کرن ہی ان کی وہ ہمسفر تھی جس کے سامنے وہ اپنی سختی نرمی نفرت محبت ہر جذبے کو بے جھجک ظاہر کر سکتے تھے۔

www.kitabnagri.com

**************&&&&************

آسمان میں ہلکی ہلکی روشنی ہونے لگی تو کرن اور رانا صاحب پرانے سب دکھ بھلا کر نئے زندگی کا آغاز کرنے کے حوالے سے پر امید ہوتے ایک دوسرے سے وداع لیتے اپنے اپنے آرام گاہ کے جانب روانہ ہو گئے۔

کرن دبے پاؤں چلتی گھر کے اندر داخل ہوئی تو اسے انی کچن کے جانب جاتی دکھائی دی۔

Posted On Kitab Nagri

انی بھی کرن کو نائٹ ڈریس میں کھلے بکھرے بال سوجی آنکھیں لیئے باہر سے آتے دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"کرن۔۔۔اس وقت باہر کہاں سے آرہی ہو۔۔۔سب خیریت تو ہے نا۔۔۔"انی نے متفکر انداز میں پوچھا۔

کرن چہکتے ہوئے ان کے گلے لگی۔

"اب سب ٹھیک ہے انی۔۔۔۔اب سب ٹھیک ہے۔۔۔"ان نے مسرور ہوتے ہوئے کہا۔

"انی میں نے رانا صاحب کو اپنا لیا۔۔۔۔"کرن نے اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر انی کو رانا صاحب کی پہنائی وہ ڈائمنڈ انگھوٹی دکھائی۔

انی کی آنکھیں چمک اٹھی۔انہوں نے خوشی سے سرشار ہوتے پھر سے کرن کو گلے لگایا اور مضبوطی سے حصار میں لیا۔

"بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔بہت خوشی ہوئی سن کر۔۔۔۔۔تم نے درست فیصلہ لیا ہے۔۔۔"انی اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دعائیں دینے لگی۔

*************&&&*************

رانا مبشر کی خوشیوں کا بھی ٹھکانا نہیں تھا۔ہوٹل پہنچ کر سب سے پہلے انہوں نے یہ خوش خبری شیخ صاحب کو سنائی۔

"بہت خوشی ہوئی۔۔۔بہت مبارک ہو مبشر۔۔۔۔تم نے سیدھے راہ کا انتخاب کیا۔۔۔۔اتنی دشواریاں سہہ کر اپنے دل کو پاک کیا۔۔۔اپنے نفس پر قابو رکھا۔۔۔۔روح کی پاکیزگی کی خاطر سارے برے کام ترک کر دیئے۔۔۔۔۔اور ایمان کی تازگی کے لیے اپنے آپ پر محنت کر کے نماز اور عبادات کی پابندی کی۔۔۔اب اس کا اجر تو تمہیں ملنا ہے میرے بچے۔۔۔۔اللہ کے ہاں دیر ہے لیکن اندھیر نہیں۔۔۔وہ

Posted On Kitab Nagri

اپنے نیک بندوں کی دعا صحیح وقت پر ضرور قبول فرماتے ہیں۔۔۔" شیخ صاحب نے اپنی محسور کر دینے والے لہجے میں اللہ کی شان بیان فرمائی۔

" بلکل شیخ صاحب۔۔۔ جلد ہی ملتا ہوں آپ سے۔۔۔"رانا صاحب نے ان کی مبارکباد وصول کرتے ہوئے خیر باد کہا اور کال کاٹ دی۔

رانا صاحب کی دوسری کال روحان کو تھی۔وہ جو ابھی اٹھا تھا اور سستی سے ہاتھ چلاتے آفس کے لیے تیار ہونے جا رہا تھا رانا بھائی کی کال پر چہک گیا۔ایک نئی تازگی محسوس کرنے لگا۔حال احوال پوچھ لینے کے بعد رانا صاحب نے اسے کرن کو رنگ پہنا دینے کی خوشخبری سنائی۔

" مجھے پتا تھا۔۔۔i knew it۔۔۔۔ آئی ایم سو ہیپی فار یو۔۔۔"روحان کے ساتھ ساتھ نور بھی کھڑی تھی۔اس نے روحان کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ کر رانا بھائی کو مبارکباد پیش کی۔

رانا صاحب ان دونوں کی مبارکباد وصول کرتے اللہ کے حضور شکریہ ادا کرنے لگے۔ان کے گھر پھر سے خوشیوں کی آمد ہوئی تھی۔

انسان کو ہمیشہ برے حال میں صبر اور اچھے حال میں شکر کرتے رہنا چاہیئے۔

www.kitabnagri.com

*****************&&&&***************

رانا صاحب اور کرن کے باہمی فیصلے سے رانا صاحب کو نوٹس میں دیئے گئے آخری تاریخ سے دو دن پہلے یعنی آنے والے جمعہ کو نکاح منعقد کیا گیا۔

نکاح کے حوالے سے جو بھی تیاری درکار ہوتی رانا صاحب اور انی ہی کیا کرتے۔ان تین سے چار دنوں میں کرن رانا صاحب سے ملنے سے اجتناب کرتی رہی۔وہ چاہتی تھی اب رانا مبشر اسے اپنی دلہن کے ہی روپ

Posted On Kitab Nagri

میں دیکھے۔ اسے رانا صاحب کو تنگ کرنے میں مزا بھی آرہا تھا لیکن انہیں تڑپاتے ہوئے برا بھی لگتا لیکن وہ ان کے سامنے نہیں آئی۔

نور روحان اور خاص کر بچوں کا اپنے بڑے پاپا کے نکاح میں شریک ہونے کا بہت دل تھا۔ ان سب نے جمعے سے پہلے ترکی جانے کی بہت کوشش کی لیکن چونکہ روحان ہفتے پہلے ہی لوٹا تھا اس لیے اسے فوراً سے دوسرا ویزا نہیں دیا گیا۔ اور نور خو روحان اور بچوں کو اکیلے چھوڑ کر آنے سے خود رانا صاحب نے منع کیا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ اور ہم نکاح کی رات پاکستان واپسی آرہے ہے نا۔۔۔ آپ دونوں پریشان نہ ہو۔۔۔۔ مجھے اور کرن کو برا نہیں لگے گا۔۔۔۔۔" رانا صاحب نے نور کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

جب روحان اور نور نہیں آسکے تو رانا صاحب کی فیملی کا کردار نبھانے انشا گل اور یلدز آگے آئے۔

"بے فکر رہیں رانا بے۔۔۔۔۔ آپ ہمیں ہی روحان اور نور سمجھے۔۔۔ ہم ساری تیاری مکمل کر لیں گے۔۔۔" یلدز نے خوش ہوتے ہوئے رانا صاحب کو اکیلے پن کی کمی نہیں ہونے دی۔

**************&&&&**************

جمعرات کی شام کرن کے سب قریبی دوست اس کی مہندی کی رسم کرنے اس کے گھر اکھٹا ہوئے تھے۔ ایلف اور اورہان۔ انشا گل اور یلدز۔ سیلان اور اس کی منگیتر اوزائے۔ سب کی تشریف آوری سے شام رنگین ہو چلی تھی۔

کرن نے موقع کی مناسبت سے پستہ کلر کا کام دار فراک اور چوڑی دار پجامہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ بالوں کا جوڑا بنائے نفیس سا میک اپ کئے اور تازہ پھولوں کے بنے زیورات پہنے وہ اپنے حُسن سے محفل میں چار چاند لگا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لاؤنج میں کشن پر بیٹھی۔دونوں ہاتھ پھیلائے وہ آشیانہ ہوم کی دو انڈین پناہ گزین لڑکیوں سے مہندی لگوا رہی تھی۔پس منظر میں میوزک بھی چل رہا تھا۔

"آپی مجھے کہتی رہی لیکن عین ٹائم پر پارٹی بدل لی۔۔۔۔۔مسٹر رانا۔۔۔اب رانا بے بن گئے تمہارے۔۔۔"کرن نے انشا گل سے جعلی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں میم۔۔۔ہونے دیں انہیں دلہے کے سائیڈ۔۔۔۔لیکن دلہن کی سائیڈ اب بھی بھاری ہے۔۔۔"سیلان نے انشا گل کو چڑاتے ہوئے کہا۔

"ہاں بلکل۔۔۔"انی سمیت سب نے سیلان کا ساتھ دیا۔ایلف اور اورہان بھی کرن کے سائیڈ ہو گئے تھے۔

"اور نہیں تو کیا۔۔۔۔ہماری ایک انی۔۔۔آپ تین کے برابر ہے۔۔۔"سیلان نے ہنس و مذاق میں انی کے وزن پر تبصرہ کیا۔

وہ جو ہامی بھرنے لگی تھی سیلان کا مذاق سمجھ آنے پر اس کے کندھے پر زور سے تھپکی دیتی ڈانٹنے لگی۔

سیلان اپنا کندھا سہلاتا ان کے پاس سے اٹھ بھاگا اور ماحول میں سب کا قہقہہ بلند ہوا۔

کرن کی خوشیوں کو مزید بڑھانے سب نے خوب ہلہ گلہ کیا۔باری باری ڈانس کئے۔انی کو بھی چند قدم جھومنے پر رضامند کر دیا تھا۔جوانوں کے بیچ وہ بھی کھل کر انجوائے کرنے میں مگن تھی۔ڈنر نوش فرمانے کے بعد بھی وہ سب رات ہونے تک وہی رہیں۔

آدھی رات کو سب کے جانے کے بعد جب کرن بیڈروم میں آئی تو اس کا موبائل بج رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس وقت کس کی کال ہے۔۔۔"اس نے بے زاری سے اپنے مہندی لگے ہاتھوں کو دیکھ کر سوچا۔وہ کسی بھی قیمت رانا مبشر کے نام کی مہندی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے ہاتھوں کا بہت احتیاط سے استعمال کر رہی تھی۔

کرن نے موبائل اسکرین کو دیکھا تو کال رانا صاحب کی ہی آرہی تھی۔اس نے بہت احتیاط سے چھوٹی انگلی کے سوکھے حصہ سے کال اٹھائی اور سپیکر آن کیا۔

"کیسا رہا مہندی کا فنکشن۔۔۔۔"رانا صاحب نے بیڈ پر نیم دراز لیٹے ہوئے خوش مزاجی سے پوچھا۔

"بہت اچھا رہا۔۔۔۔آپ کو بہت مس کیا سب نے۔۔۔"کرن بلند آواز میں کہتی بار بار مہندی جلدی سوکھانے ہاتھ ہوا میں لہرا رہی تھی۔

"میں آجاتا تو تمہاری مجھ سے اجتناب کرنے کی قسم ٹوٹ جاتی۔۔۔۔"رانا صاحب نے ہنہ کرتے جتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ تو ہے۔۔۔۔مجھے اچھا لگا آپ کو میرے قسم کا اتنا خیال تھا۔۔۔"کرن نے اپنی مسکراہٹ دبائے ہوئے سیریس انداز میں جواب دیا۔

"کرن۔۔۔۔آج کے فنکشن کی اپنی کوئی تصویر ہی دکھادو۔۔۔۔"رانا صاحب دل کے ہاتھوں مجبور ہونے لگے۔ان سے مزید اپنی دلہن دیکھے بغیر رہا نہیں جارہا تھا۔

"تھوڑا اور صبر مسٹر رانا۔۔۔۔ایک رات ہی کی تو بات ہے۔۔۔"کرن اپنے ہاتھوں میں سجی مہندی دیکھتے ہوئے رانا صاحب کو تنگ کرنے لگی۔

"افففففف مجھ سے تو ایک اور پل بھی انتظار نہیں ہوا جارہا۔۔۔۔یہ ایک رات مجھے ایک صدی کے مانند لگ رہی ہے۔۔۔"انہوں نے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاہاہا۔۔۔۔ چلیں اب زیادہ رومانٹیک نہ بنے۔۔۔مجھے ہاتھ دھونے جانا ہے۔۔۔۔ آپ کو تو میرا دیدار اب ڈائریکٹ کل نکاح کے بعد ہی نصیب ہو گا۔۔۔۔۔" کرن نے ہنستے چہکتے رخصت لیا اور واشروم کے جانب بڑھ گئی۔

جب دوسرے جانب خاموشی ہو گئی تو رانا صاحب نے مسکرا کر سر جھٹکتے کال کاٹ دی۔

***************&&&&**************

ان کا نکاح مرات پاشا مسجد میں ہونا قرار پایا۔یہ خواہش کرن کی ہی تھی کہ اسی مسجد میں وہ رانا مبشر کے نام ہو جائے جہاں سے اس کی محبت کا آغاز ہوا تھا۔

مسجد کے پہلے ہال کو جگہ جگہ تازہ پھولوں اور چراغوں سے سجایا گیا تھا۔نکاح کے بابت عورتوں اور مردوں کے حصہ کو الگ کرنے سفید پھولوں کی لڑیوں سے بنایا پردہ لگایا گیا تھا۔جس کے ایک طرف رانا صاحب نے اور دوسری طرف کرن نے تشریف فرما ہونا تھا۔

نکاح بعد نماز جمعہ کروایا جانا تھا پر رانا صاحب نت نئے سفید قمیض شلوار کے ساتھ سفید کوٹ پہنے۔شیو اور بال نفاست سے تراشے ہوئے ہشاش بشاش سے تیار ہمیشہ کی طرح محسور کن شخصیت لیئے ظہر سے بھی پہلے مسجد میں موجود تھے۔

ساری تیاری سے مطمئن ہو کے انہوں نے وہی با جماعت جمعہ کی نماز ادا کی اور پھر شکرانے کے نوافل بھی پڑھے۔

"میرے پروردگار۔۔۔۔میں تیری جنتی بڑھائی بیان کروں کم ہے۔۔۔۔جتنا تیرا شکرادا کروں کم ہے۔۔۔۔تو نے مجھ گنہگار کو راہ راست پر آنے کے توفیق دی۔۔۔۔۔مجھے نیک بنایا۔۔۔۔مجھے ہمیشہ بہترین سے نوازا ہے۔۔۔۔۔الہی تیرا کرم ہے مجھ پر۔۔۔۔۔میں چاہے جتنا بھی بڑا بن جاوں۔۔۔۔پھر

Posted On Kitab Nagri

بھی تیرے در کا فقیر ہوں۔۔۔۔۔ تیرے بخشش کا محتاج ہوں۔۔۔۔مجھے معاف کر دے۔۔۔۔اللہ میرا ساتھ دیتے رہنا۔۔۔۔۔ میری ہمت بڑھاتے رہنا۔۔۔۔۔"رانا صاحب ہاتھ اٹھائے دعا میں کھو سے گئے تھے۔

"میری محبت کو میرا بنانے کے لیے بہت بہت شکریہ یارب۔۔۔۔۔مجھے حوصلہ دیں کہ میں اپنا یہ فرض بھی اچھے سے نبھا سکوں۔۔۔۔جو غلطیاں پہلے کی ہے وہ دوبارہ نہ دوہراوں اور ایک اچھا شوہر ثابت ہو سکوں۔۔۔۔ آمین۔۔۔"درود پاک پڑھتے انہوں نے چہرے پر ہاتھ پھیرے۔

اسی کے ساتھ ہی کچھ چند مہمان خصوصی نکاح میں شرکت کرنے آنپہنچے۔

سب سے پہلے انشا گل اور یلدز میزبانی کرنے تشریف لیں آئے تھے۔اور جو محفل کی جان بن گئی تھی وہ چار سالہ اچھل کود کرتی صحت مند فاطمہ تھی۔اس نے آج کرن سے میچنگ کرنے سفید کام دار چولی لہنگا زیب تن کیا ہوا تھا ننھے ہاتھوں میں بھر بھر کر چوڑیاں پہنی تھی اور بالوں میں گجرے سے بنا تاج ٹکایا ہوا تھا۔ اسے پاکستانی طرز پوشاک اتنا محظوظ کر رہا تھا کہ وہ سارا وقت گول گول گھومتی اپنے لہنگے کا گھیر پھیلائے ہوئے تھی۔

مسجد کے مین گیٹ کے سامنے گاڑی رکنے کی آواز آئی تو رانا صاحب کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

"کرن آگئی۔۔۔۔۔"انشا گل ان کے کان میں سرگوشی کرتے گلاب کے پتیوں سے بھری پلیٹ لیئے کرن کا استقبال کرنے بھاگی۔

رانا صاحب دل کے جگہ سینے کو سہلاتے یک ٹک دروازے کے جانب دیکھ رہے تھے۔

**************&&&&**************

Posted On Kitab Nagri

اور بالآخر رانا صاحب کا انتظار ختم ہوا۔ کرن نے سفید اور گولڈن کلر کے کام دار شرٹ اور شرارا پہنے ڈوپٹہ سر پر لیا ہوا تھا۔ نفیس زیورات۔ پیارا میک اپ۔ اور پھولوں کے گجرے سے سجے ہاتھوں میں شرارا پہلوؤں سے اٹھائے وہ انی اور ایلف کے ہمراہ سر جھکائے ہال میں داخل ہوئی۔

رانا صاحب کے محبت جیسے اس کی مہندی کا رنگ بھی بہت گہرا چڑھا تھا۔ رانا صاحب سر تا پیر اس کی تیاری سے محظوظ ہوتے ہوئے مسکرائے۔

رانا صاحب تک آ کر وہ سب رک گئے اور ان سے ملنے لگے۔

کرن کی رانا صاحب سے نظریں ملی تو انہوں نے سراہتے ہوئے ستائشی انداز میں آبرو اچکائے۔ کرن بلش کرتے رخ پھیر گئی۔

"آپی یہ دیکھو۔۔۔۔۔ میں نے آپ کے جیسے ڈریسنگ کی ہے۔۔۔" فاطمہ کرن کو اپنا لہنگا چوڑیاں تاج دکھاتی پھر گول گول گھومنے لگی۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو ماشااللہ سے۔۔۔۔" کرن نے اس کے رخسار پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

مسجد کے قاری صاحب کے آتے ہی سب اپنی اپنی جگہ پر تشریف فرما ہو گئے۔ پھولوں کے پردے کے آر پار کرن اور رانا مبشر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔ سب سے پہلے قاری صاحب نے نکاح کا خطبہ پڑھا پھر انہوں نے کرن کو مخاطب کیا۔

"کرن جمیل۔۔۔۔ ولد جمیل الرحمان۔۔۔۔ آپ کا نکاح۔۔۔ رانا مبشر۔۔۔۔۔ ولد رانا نذیر۔۔۔۔۔ سے سکہ رائج الوقت کے تحت پانچ لاکھ پاکستانی روپے حق مہر۔۔۔۔ کیا جاتا ہے۔۔۔۔ کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔" قاری صاحب نے سر جھکائے ٹھہر ٹھہر کے واضح طور پر نکاح کے کلمات بولے۔

Posted On Kitab Nagri

رانا مبشر تیز دھڑکن کو قابو رکھتے کرن کے جانب متوجہ تھے۔انی اور باقی سارے دوست و اقارب خاموشی سے کرن کے جواب کے منتظر تھے۔

سیلان روحان کو ویڈیو کال کے ذریعے تقریب میں شریک کئے ہوئے تھا۔

ایک موبائل پر لڑنے سے بچنے روحان نے لاؤنج کے ٹی وی اسکرین سے سکائپ کھولا ہوا تھا اور وہ پوری فیملی دلچسپی سے نکاح کی رسم ہوتے دیکھ رہے تھے۔

کرن نے گھونگھٹ کے نیچے سے پلکیں اٹھا کر رانا صاحب کو دیکھا۔

"قبول ہے۔۔۔۔"اس نے دل فراخی سے رانا مبشر کو اپنا محرم قبول کیا۔

سب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔رانا مبشر پورے دل سے مسکرا دیئے۔

قاری صاحب نے اپنے الفاظ دوہرائے تب بھی کرن نے بے جھجک

قبول ہے

قبول ہے

کہہ کر اس رشتے پر رضامندی دی۔

قاری صاحب نے سر کو خم دے کر رخ رانا صاحب کے جانب کیا اور ان کی رضامندی پوچھی۔

"رانا مبشر۔۔۔۔۔ولد رانا نذیر۔۔۔۔۔۔آپ کا نکاح رائج الوقت کے تحت پانچ لاکھ پاکستانی روپے حق مہر کے عوض۔۔۔۔کرن جمیل۔۔۔ولد جمیل الرحمان۔۔۔۔سے کیا جاتا ہے۔۔۔۔کیا آپ کو کرن جمیل اپنے نکاح میں قبول ہے۔۔۔۔" قاری صاحب نے اسی انداز میں اپنا جملہ دوہرایا۔

رانا صاحب نے چند لمحے خاموشی سے سفید جوڑے میں سجی اپنی دلہن کے سراپے کو دیکھا۔

"الحمد اللہ۔۔۔۔۔۔قبول ہے۔۔۔۔۔۔"رانا صاحب نے مشکور ہوتے ہوئے ہامی بھری۔

Posted On Kitab Nagri

قاری صاحب نے پھر سے کلمات دوہرائے تو انہوں نے وقت ضائع کئے بغیر اس رشتے پر اپنی مُہر لگا دی۔

مبارک ہو۔۔۔" قاری صاحب نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ ان کے ہمراہ تقریب میں موجود سب نے دعا میں ہاتھ اٹھا کر ان دونوں کی آنے والی خوشحال زندگی کے لیے بھرپور دعائیں دی۔

رانا صاحب اور ہان یلدز اور سیلان سے گلے ملے۔ کرن بھی شرماتی اپنی سہیلیوں کی مبارکباد وصول کرتی سر کو خم دینے لگی۔

سب سے ملتے اور مبارکباد وصول کرتے ہوئے کرن اور رانا مبشر ایک دوسرے کے سامنے آئے۔

"مبارک ہو مسز مبشر۔۔۔۔" رانا صاحب نے آبرو اچکا کر ہلکے آواز میں کہا۔

"آپ کو بھی مبارک ہو۔۔۔۔" کرن نے بھی انہیں مبارکباد کہا۔

ساتھ ساتھ اپنے ہاتھوں سے کرن اور رانا مبشر نے وہاں آنے جانے والے سیاحوں میں اور نمازیوں میں اور مدرسہ میں پڑھنے والے طلبہ و طالبات کو مٹھائی کے ڈبے بانٹے۔ سب نے ان کی جوڑی کو سلامتی کی دعائیں دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

***************&&&&***************

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

مسجد سے وہ سب ایک فائیو سٹار ہوٹل گئے جہاں راناصاحب نے سب کو نکاح کی دعوت کھلائی۔

"مزا آگیا۔۔۔۔مسٹر رانا ماننا پڑے گا۔۔۔ترکی کا قہوہ اور پاکستان کی بریانی کا کوئی جوڑ نہیں۔۔۔۔" اورہان نے ہوائی بوسہ اڑاتے تھکی بریانی کے مزے لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔بس مرچیں کچھ کم کر دینی چاہیئے۔۔۔"ایلف سی سی کرتے تھکی بریانی کھانے میں مصروف تھی۔

"تو زبردستی تھوڑی ہے۔۔۔کچھ اور کھالو۔۔۔۔"انشاگل نے ایلف کے بگڑتے تاثرات پر ہنستے ہوئے میز پر سجے بقایہ لوازمات کے جانب اشارہ کیا۔

"ایسی گیدرنگ میں پاکستان کی مشہور ڈش کھانے کا موقع پھر نہیں ملے گا۔۔۔۔"ایلف نے کرن اور رانا مبشر پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔وہ دونوں ساتھ ساتھ بیٹھے سب کا ہلہ گلہ انجوائے کرتے اپنا کھانا ختم کر رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

کھانے کے بعد میٹھے میں کھیر اور گاجر کا حلوہ منگوایا گیا جسے ترکی قہوے کے ساتھ نوش فرمایا گیا۔ دونوں ہی میٹھے اتنے لزیز تھے کہ سب اپنے ساتھ پیک کر کے بھی لیں گئے۔

"اپنا خیال رکھنا۔۔۔ ہمیں بھول مت جانا۔۔۔۔ آتی رہنا۔۔۔۔ اور کانٹیکٹ میں رہنا۔۔۔" انشا گل نے اشک بار آنکھوں سے کرن کو رخصت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ سب میری زندگی کا سب سے اہم حصہ ہو۔۔۔۔ میری ترک فیملی ہو۔۔۔۔ کیسے بھول سکتی ہوں۔۔۔۔ سب سے کانٹیکٹ میں رہوں گی انشاءاللہ۔۔۔" کرن نے انشا گل سے گلے ملتے ایلف کو بھی حصار میں لے لیا تھا۔

رانا صاحب بھی مرد حضرات سے رخصت لیتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

اسی ہوٹل سے ہی سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹنے لگے۔

اپنی کار میں سوار ہو کر کرن نے خوشی سے پہلو میں بیٹھے سفید قمیض شلوار میں ملبوس اس شخص کو دیکھا جس کے بغیر اب اسے جینے کی خواہش نہیں تھی۔

رانا صاحب نے کرن کی محبت بھری نگاہ خود پر جمی محسوس کی پر ڈرائیور کے ساتھ والے سیٹ پر بیٹھی انی کا لحاظ کرتے ہوئے خود کو کمپوزر کھے رہے۔ صرف ہلکے سے اپنا ہاتھ بڑھا کر کرن کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا مگر نظریں ونڈ اسکرین کے باہر ہی رکھی۔

کرن ان کے اس خاموش اظہار سے محظوظ ہوتے اپنی مسکراہٹ دبائے ہوئے شیشے کے پار انتالیہ شہر کے روشنیوں کو جی بھر کر دیکھنے لگی۔ جس شہر سے اسے اتنا پیار ملا سچے رشتے ملے۔ اسے آج وہ خیر باد کہنے والی تھی۔ وہ ہر دکان ٹھیلے سڑک کوچے کو دل میں اتارنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"الوداع اناتالیہ۔۔۔الوداع ترکی۔۔۔۔بہت مس کروگی آپ کو۔۔۔۔۔۔میرے بغیر اداس مت ہونا۔۔۔جلد ہی واپس ملنے آوں گی۔۔۔۔"ایک لمبی سانس لیتے اس نے دل میں سوچا۔

************&&&&************

اسی رات رانا صاحب کی پاکستان واپسی تھی۔کرن نے بھی ان کے ساتھ اپنے جانے کی ٹکٹ کروائی تھی۔ گھر لوٹنے کے بعد اس نے ڈریس بدلا اور زری کے کام والا سرخ رنگ کے قمیض شلوار پہن لیئے۔اس وقت وہ اپنے بیڈروم میں پیکنگ کرنے میں مصروف تھی۔رانا صاحب کا اپنا تو ایک چھوٹا سا بیگ تھا جس میں تین سے چار سوٹ اور دیگر ضرورت کے اشیاء تھے۔جبکہ کرن نے دو بڑے بیگز تیار کئے تھے اور ان میں سے آدھے سے زیادہ تو صرف کتابیں تھیں۔

"پوری لائبریری ہی شفٹ نہ کردیں۔۔۔۔"رانا صاحب نے بغور کتابوں سے بھرے ان دونوں بیگز کو دیکھا۔

"ہیں نا۔۔۔لیکن فلائٹ میں اس سے زیادہ کا وزن نہیں چھوڑتے۔۔۔۔پر میں نے باقی کتابیں ایک باکس میں پیک کر کے رکھ دی ہے۔۔۔انی بعد میں کارگو کروادیں گی۔۔۔"کرن نے رانا صاحب کی بات کو طنز میں لیئے بغیر معصومیت سے آنکھیں جھپکاتے ہوئے وضاحت دی۔

کرن کی پیش گوئی سن کر رانا صاحب تھوک نگل کر پھیکا مسکرائے۔

"لگتا ہے تجھے یہ سب کتابیں رکھنے ایک اور بنگلہ بنانا پڑے گا رانا۔۔۔۔۔"انہوں نے سر جھٹکتے ہوئے سوچا۔

"سنیئے۔۔۔"کرن نے رانا صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔وہ اپنی خیالوں سے نکل کر کرن کے اس بدلے لہجے پر حیران ہو کر اسے دیکھنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ بیگ بند نہیں ہو رہا۔۔۔زرا مدد کر دینگے۔۔۔۔۔"وہ جو زبردستی بیگ کی زپ بند کرتے شش و پنج میں مبتلا تھی آخر ہار مانتے رانا صاحب کو مدد کے لیے بلانے لگی جب اچانک انگلی زپ میں پھنسنے سے اس نے اسسسسس کرتے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا۔

"کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔ آرام سے۔۔۔۔ ابھی فلائٹ میں ٹائم ہے۔۔۔۔۔ تسلی سے کام کرو۔۔۔۔"رانا صاحب گھبرا کر اس کے قریب آئے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر چھوٹ کی نوعت دیکھنے لگے۔

کرن کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔وہ اپنائیت سے رانا صاحب کے تشویشناک تاثرات دیکھ رہی تھی جو اسے تکلیف میں دیکھ کر ان کے چہرے پر در آئے تھے۔

رانا صاحب نے اس کی انگلی سہلاتے ہوئے اس پر سرد مہری سے تند نظر ڈال کر اسے سائید پر بیٹھایا اور خود بیگ پر زور دے کر بند کرنے لگے۔

"اور کیا کرنا ہے۔۔۔۔"رانا صاحب نے بیگ بند کر کے دوسرے بیگ کے ساتھ ٹکا دیا۔اور متلاشی نظروں سے آس پاس دیکھنے لگے۔

کرن مسکراہٹ دبائے ہوئے اٹھی اور رانا صاحب کا بازو میں بانہیں ڈال کر انہیں اپنے جانب متوجہ کیا۔

"اور بس ہمیشہ میرا ایسا ہی خیال رکھنا ہے۔۔۔۔"اس نے آبرو اچکا کر فرمائش کی۔

رانا صاحب کے سنجیدہ تاثرات میں کمی آگئی وہ پلکیں جھپکاتے ہوئے مسکرائے۔

"تیار ہو کر نیچے آجاو۔۔۔۔میں بیگز ڈرائیور کو دیں کر آتا ہوں۔۔۔۔"کرن کے رخسار پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے ہدایت دیتے وہ ایک ایک کر کے بیگ اٹھائے باہر نکل گئے۔

*************&&&&**************

تیاری سے مطمئن ہو کر وہ دونوں لاونج کے سرے میں انہیتا سے رخصت لینے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

"انی ۔۔۔ آپ ہی تو چاہتی تھی میں شادی کروں ۔۔۔ سیٹل ہو جاوں ۔۔۔ پھر شادی کر کے لڑکی کو اپنا گھر چھوڑ کر جانا تو ہوتا ہے نا ۔۔۔۔" کرن روتی انی کو چپ کروانے کی کوشش کرنے لگی۔

انہیتا جی ڈرائیور کے ساتھ انہیں چھوڑنے ائیر پورٹ جانا چاہتی تھی لیکن کرن نے ان کے صحت کا دھیان رکھتے ساتھ چلنے سے منع کر دیا۔

"تمہارے بغیر اتنے بڑے گھر میں اکیلے کیا کروں گی ۔۔۔۔" انی چاہ کر بھی اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکی تھی۔

"انی ۔۔۔۔ میں کانٹیکٹ میں رہوں گی نا ۔۔۔۔ اور میں نے انشا اور ایلف کو بھی تر دید کر رکھی ہے ۔۔۔۔ وہ ہر ہفتے آپ سے ملنے آیا کریں گیں ۔۔۔" کرن نے ان کے حصار سے الگ ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں کے بھیگے کنارے صاف کئے۔

انی کرن کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے رانا صاحب کے جانب متوجہ ہوئی۔

"میں نے پچھلے پانچ سالوں سے کرن کو اپنی بیٹی جیسے رکھا ہے ۔۔۔۔۔ اس کا دل مت دکھانا ۔۔۔۔" انی نے انگلی اٹھا کر تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہے ۔۔۔ اس بار شکایت کا کوئی موقع نہیں ملے گا ۔۔۔۔" رانا صاحب نے انی کے ہاتھ تھامے ان کے ہاتھوں کو تھپتھپاتے ہوئے یقین دہانی کروائی۔

انی سے مل کر وہ دونوں ائیر پورٹ کے لیے روانہ ہو گئے۔

*************&&&&*************

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

راناہاوس میں آج فجر سے پہلے کے سب اٹھے ہوئے تھے۔نور تیز تیز بچوں کو تیار کروانے میں لگی تھی۔

روحان اپنی تیاری میں جھٹا ہوا تھا۔حالانکہ اس نے نور اور بچوں کو گھر پر ان کا استقبال کرنے کی تجویز کی تھی لیکن کسی نے اس کی بات نہ مانی۔

ائیر پورٹ پر استقبالیہ گیٹ کے پاس وہ سب کھڑے رانا مبشر اور کرن کے منتظر تھے۔سفیان کو پہلی مرتبہ اتنا بڑا اور چمکتا ہال دیکھنے کو ملا تھا۔وہ تو برق رفتاری سے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بھاگنے میں مشغول تھا۔

رانا صاحب بیگز کے ٹرالی کو دھکیلتے گیٹ سے باہر آتے دیکھائی دیئے تو ذیشان اور زینب اچھلنے لگے۔

"وہ رہے بڑے پاپا۔۔۔۔۔" دونوں جڑوا بہن بھائی نے ایک ساتھ آواز لگائی۔نور نے پھرتی سے سفیان کا ہاتھ جکڑ لیا اور تہذیب سے کھڑے ہونے کی ہدایت دی۔

رانا صاحب نے روحان کو پوری فیملی سمیت گیٹ کے پار کھڑے دیکھا تو ہوا میں ہاتھ بلند کر کے لہرایا۔

کرن اور نور سات سال بعد ایک دوسرے سے روبہ رو ہو رہی تھی۔کرن کا دل دھڑکنے لگا۔ماضی کی کچھ تلخ یادیں اس کے ذہن میں گردش کرنے لگی۔گیٹ عبور کر کے وہ دونوں باہر آئے تو سب سے پہلے تینوں بچے رانا صاحب کے جانب لپکے۔

رانا صاحب نے پہلے ذیشان اور زینب کو گود میں اٹھا کر پیار کیا اور پھر سفیان کو۔

نور تو روتے ہوئے کرن سے لپٹ گئی تھی۔جانے کتنی دیر وہ کرن کے کندھے پر سر رکھے روتی رہی۔کرن بھی آبدیدہ ہو گئی تھی لیکن ہونٹوں پر مسکان لیئے وہ نور کو اپنے حصار میں لیئے ہوئے تھی۔

"کیسی ہے۔۔۔" کرن نے نور کے بھیگے رخسار سے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم کیسی ہو۔۔۔"نور نے اس کے حصار سے الگ ہوتے ہوئے سر تا پیر کرن کو دیکھا۔

"میں بلکل ٹھیک۔۔۔۔"کرن نے نور کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پتا ہے کرن۔۔۔۔۔"نور بھرائی آواز میں کچھ کہنے لگی تھی لیکن روحان نے ہنس و مذاق کرتے ہوئے اسے ٹوکا۔

"لو جی۔۔۔۔ہو گئی شروع۔۔۔۔۔چلو رانا بھائی۔۔۔۔ہم بیٹھ کر آرام کرتے ہیں۔۔۔۔یہ تو اب پورے سات سال کی داستان سنا کر ہی دم لیں گی۔۔۔۔"روحان نے رانا بھائی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

نور کو روحان کا تبصرہ برا لگا اس نے منہ بھسورتے ہوئے روحان کے بازو پر تھپکی ماری۔روحان ہنستا ہوا اس کے قریب ہوا اور اسے تسلی دینے خود سے لگایا۔

"نور۔۔۔۔ابھی ابھی آئے ہیں وہ۔۔۔۔۔گھر چل کر آرام تو کرنے دو۔۔۔۔۔بعد سے تسلی سے باتیں بھی کر لینا۔۔۔۔"روحان نے نرمی سے اس کے کندھوں کو تھام کر کہا۔

"کرن کے چکر میں تم سفیان کو تو بھول ہی گئی۔۔۔۔"روحان نے نور کا دھیان بٹانے سفیان کے جانب متوجہ کیا جو منظر عام سے غائب تھا۔

"یا اللہ۔۔۔۔۔یہ لڑکا کب بڑا ہو گا۔۔۔۔"نور نے پیشانی پر ہاتھ رکھتے متلاشی نظروں سے آس پاس دیکھا اور ساتھ ساتھ ذیشان کو اسے ڈھونڈنے بھیجا۔

"رانا بھائی۔۔۔۔کرن۔۔۔۔آپ چلیں۔۔۔۔یہ لوگ آجائے گے۔۔۔۔۔"روحان نے بیگز کی ٹرالی رانا صاحب سے لے کر خود دھکیلتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

راناصاحب نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کرن کو چلنے کا اشارہ کیا تو وہ نور کو سفیان کو ڈانٹتے ہوئے دیکھ کر محظوظ ہوتی ائیر پورٹ سے باہر نکلنے لگی۔

************&&&&************

گھر میں داخل ہو کر کرن کو نیا احساس ہو رہا تھا۔وہ ساری تبدیلیوں کو مشاہدہ کرتے راناصاحب کے بیڈروم میں آئی۔اس کا دل بھر آنے لگا۔وہ آنکھیں بند کرکے ماضی کے خیالات مہو کرنے کی کوشش کر رہی تھی جب اسے اپنے عقب میں کسی کے کھڑے ہونے کا احساس ہوا۔اس نے تاثرات نارمل کرتے ہوئے پیچھے راناصاحب کو دیکھا۔

"ویلکم بیک ہوم۔۔۔مسز رانا۔۔۔۔"راناصاحب نے پیار سے کرن کو دیکھا۔

"وقت بھی کتنی جلدی گزر جاتا ہے نا۔۔۔۔لیکن پیچھے بہت سی یادیں چھوڑ جاتا ہے۔۔۔"کرن نے کھڑکی کے پار سبزہ زار میں دیکھتے ہوئے کہا۔

راناصاحب نے ایک لمبی سانس لی اور کرن کو کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنے جانب کیا۔

"بری یادوں کو بھلانے میں ہی ہماری بھلائی ہوتی ہے۔۔۔اگر انسان ہر تلخ واقعہ دل میں بیٹھائے رکھے گا تو جی نہیں سکے گا۔۔۔"انہوں نے اپنائیت سے سمجھایا۔کرن نے سر کو اثابت میں خم دیا۔

"کرن۔۔۔آج میں حق مہر کے طور پر۔۔۔۔۔اپنی

سانسیں تمہارے نام کرتا ہوں۔۔۔۔جب تک زندہ ہوں۔۔۔۔تمہیں پیار کرتا رہوں گا۔۔۔"رانا صاحب نے کرن کے چہرے کے گرد ہاتھوں کا پیالہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور میں بھی جب تک زندہ ہوں۔۔۔آپ سے وفا نبھاتی رہوں گی۔۔۔"کرن نے بھی اسی انداز اپنی محبت کا اظہار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

رانا صاحب نے اس کے گرد بازو مائل کرتے ہوئے اسے بانہوں میں لے لیا۔ کرن اور رانا مبشر کے درمیان اب ماضی کے دیوار کی گنجائش نہیں تھی۔ وہ اپنے ہینڈ سم اور مضبوط شوہر کے بانہوں میں پورا سماء گئی۔ اس نے آنکھیں بند کر کے ان کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر دی۔ جگہ وہی تھی۔ انسان وہی تھا لیکن احساس نیاء تھا۔

رانا مبشر کرن کی کمر سہلاتے اس کے رخسار اور گردن کو چومنے لگے۔ ان کی محبت کی شدت سے کرن کے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا وہ ضبط کرنے اپنا نچلا لب دانتوں میں دبا گئی۔ اس کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی اور سانسیں تیز ہو گئی۔

لمس وہی تھا۔ محرم وہی تھا پر جذبات نئے تھے۔ وہاں پانے کی حسرت نہیں تھی۔ حوس کی بھوک نہیں تھی۔ صرف محبت تھی اور اپنانے کا خلوص تھا۔

**************&&&&**************

زندگی کی خوشحالی نے رانا ہاوس کا رخ کر لیا تھا۔ کرن اور نور بچھڑی بہنوں جیسے گھل مل گئی تھی۔ دونوں ہر وقت ساتھ باتوں میں مصروف رہتی۔ ذیشان اور زینب کا کرن کے ساتھ دل لگ گیا تھا البتہ سفیان کچھ دوری بنائے ہوئے تھا۔

رانا صاحب نے اپنے آفس جانا شروع کر دیا تھا اور کرن کے لیے گھر سے ہی اپنی لکھائی اور سوشلسٹ کا کام جاری رکھنے کے وسائل فراہم کیئے۔

انہوں نے اپنے بیڈروم کے وسطی گوشے میں میز اور کرسی کا بندوبست کروایا اور دیوار پر باکس نما شیلف بنا کر کرن کے کتابوں کے لیے چھوٹی لائبریری بنا کے دی۔

Posted On Kitab Nagri

انی اور اپنے سارے دوستوں سے کرن روز کال پر بات کیا کرتی۔ اکثر شام کو وہ نور اور بچوں کے ہمراہ قریب کے پارک بھی چلی جایا کرتی۔ وہ اپنی مرضی سے اٹھتی بیٹھتی۔ پوشاک بھی اپنی پسند کا پہنتی کسی چیز پر رانا صاحب کے جانب سے پابندی نہیں تھی۔ زندگی مکمل ہوتی لگ رہی تھی لیکن زندگی کا اصول ہے انسان کی آزمائش کبھی نہیں رکتی۔

**************&&&&***********

سوتے ہوئے کرن کو اپنے رخسار پر ٹھنڈا لمس محسوس ہوا تو اس کی نیند کھل گئی۔ رانا صاحب تازہ تازہ گیلے ہاتھ منہ وضو کر کے نکلے تھے اور اب فجر کے لیے کرن کو بیدار کر رہے تھے۔

"میں چاہتا ہوں۔۔۔۔ میری بیوی جنت میں بھی میرے ساتھ ہو۔۔۔۔" انہوں نے معصوم تاثرات بنائے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

"جنت میں تو آپ کو ستر حوریں ملیں گی۔۔۔۔۔ مجھے کیا کرنا ہے آپ نے۔۔۔۔" کرن نے جمائی روکتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے میری کرن چاہیئے۔۔۔ چلو شاباش اٹھو۔۔۔۔۔۔" رانا صاحب نے کرن کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا۔ وہ نیند میں جکڑی ہوئی زبردستی اٹھی اور وضو کرنے واشروم چلی گئی۔

نماز سے فارغ ہو کر کرن نے گہری نظروں سے رانا صاحب کو دیکھا اور ان کے سینے سے جا لگی۔ رانا صاحب اس کے گرد بازو مائل کرتے ہوئے حیران ہو گئے۔

"اتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔۔" کرن نے ان کی دھڑکن محسوس کرتے پیار سے پوچھا۔

"نہیں میں تم سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔" رانا صاحب نے سپاٹ انداز میں جواب دیا۔ کرن ایک دم سے ان کے حصار سے الگ ہوئی اور بے یقینی سے ان کے بے تاثر چہرے کو دیکھنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

"میں تم سے عشق کرتا ہوں۔۔۔۔" انہوں نے شریر انداز میں مسکراتے ہوئے کرن کو کھینچ کر اپنے بانہوں میں جکڑ لیا۔

"محبت بھلائی جاسکتی ہیں۔۔۔۔۔ لیکن عشق نہیں۔۔۔۔۔ عشق حقیقی میرا رب سے ہے۔۔۔۔۔اور عشق مجازی تم سے۔۔۔۔" انہوں نے کرن کے سر کو پھر سے اپنے سینے سے لگا لیا۔

کرن نے سکون کا سانس لیا اور رانا مبشر کے گرد گرفت مضبوط کر لی۔

***************&&&&***************

چھ ماہ تک زندگی خوشحال اور مستحکم چلتی رہی۔رانا صاحب اپنے دفتر جاتے رہے اور کرن انلائن کتاب لکھتی رہی جب آزمائش نے ان کے دروازے پر دستک دی۔

موسم سرما کا آغاز تھا صبح سویرے رانا ہاوس میں سب اپنے اپنے آرام گاہ میں آرام کر رہے تھے جب بھاری قدموں کی چھاپ سنائی دی اور ساتھ ہی زور سے گیٹ پیٹا گیا۔رانا صاحب کے اوسان خطا ہو گئے وہ ہڑبڑا کر اٹھے اور دیکھنے کے لیے کمرے سے باہر جانے لگے۔کرن نے گھبرا کر ان کا بازو تھام لیا لیکن رانا صاحب اسے دلاسہ دیتے اٹھے اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

کرن بھی بال سمیٹتی شنجوابی کے ڈریس پر شال لیتے ان کے پیچھے نکل آئی وہ ابھی سیڑھیوں کے سرے پر پہنچی تھی کہ اس نے لاؤنج کے دروازے پر پولیس کی نفری رانا صاحب سے بات کرتے دیکھی۔

نور کے گرد بچے ڈرے سہمے کھڑے تھے۔روحان تنے تاثرات سے پولیس اہلکاروں سے مباحثہ کرنے میں مشغول تھا۔کرن کی دھڑکن تیز ہو گئی وہ بھاری قدموں سے چلتے ان کے قریب آئی اور معاملہ پوچھنے لگی۔

"NAB ۔سے ہے۔۔۔۔ مجھ سے منسلک پراپرٹی کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے آئے ہیں۔۔۔۔" رانا صاحب نے اپنے بازو پر کرن کے ہاتھ کو تھپتھپا کر دلاسہ دینے کی کوشش کی۔

Posted On Kitab Nagri

"مسٹر رانا آپ کو ہمارے ساتھ بیورو چلنا پڑے گا۔۔۔باقی کے کلیر فیکیشن ہمارے ہیڈ آفسر کو دینا ہو گا۔۔۔"پولیس اہلکار نے بے لچک لہجے میں ڈٹے آواز میں کہا۔

کرن کا دل دہل گیا اس نے دونوں ہاتھوں سے رانا صاحب کے بازو کو مضبوطی سے جکڑ لیا اور مسلسل نفی میں سر ہلاتے انہیں جانے سے روکنے لگی۔

"ایسے کیسے لیں جاسکتے ہیں آپ۔۔۔کوئی عدالتی نوٹس ہے آپ کے پاس۔۔۔۔"روحان نے تند و تیز آواز میں کہا۔

سفیان نے پاپا کو بلند آواز میں گویا دیکھ کر نور کے کندھے پر سر چھپالیا تو ذیشان اور زینب اس کے پہلوں میں کھڑے خوف سے ماں کا آنچل مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے۔

"ہم انکم ٹیکس شعبے سے ہے مسٹر روحان۔۔۔۔ہمیں کسی کے گھر چھاپا مارنے کے لیے عدالتی حکم کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔"سامنے کھڑے توانا مرد نے روحان سے بھی بلند آواز میں جواب دیا۔

روحان کے آبرو تن گئے وہ مزید بحث کرتا لیکن رانا صاحب نے معاملہ سنبھالنے ان کے بیچ مداخلت کی۔

"میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں آفسر۔۔۔۔چلیئے۔۔۔"انہوں نے ہاتھ بڑھا کر آفسر کو چلنے کی پیشکش کی۔

"نہیں رانا صاحب مت جائے۔۔۔۔"کرن بہت روہانسی ہو گئی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔

"رانا بھائی۔۔۔"روحان نے بے یقینی سے رانا صاحب کو دیکھا۔

"کرن۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میں تھوڑی دیر تک آجاو گا۔۔۔"رانا صاحب کرن کی گرفت سے اپنا بازو چھڑانے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ متواتر آنسو بہاتی ان کا ہاتھ چھوڑنے کو تیار نہ تھی لیکن رانا صاحب کے طاقت کے آگے اس کا کتنا زور چل پاتا۔ ان کا بازو کرن کی گرفت سے آزاد ہو گیا تو وہ تیزی سے پورچ کی سیڑھیاں اترتے پولیس اہلکاروں کے پیچھے بڑھ گئے۔

"رانا صاحب مت جائیے۔۔۔۔" وہ روتے بلکتے لاؤنج کے دہلیز پر کھڑی انہیں پکارنے لگی۔

رانا صاحب کرن کے آہ و پکار نظر انداز کرتے ہوئے پولیس جیپ میں سوار ہو گئے اور گاڑی زن کر کے روانہ ہو گئی۔

کرن کو اپنا گھر پھر سے نازک موڑ پر آ کر ہاتھ سے پھسلتا محسوس ہوا۔ اس نے برق رفتاری سے اپنا دماغ استعمال کرنا شروع کیا۔

"روحان کچھ کریں۔۔۔ رانا صاحب کو واپس لائے۔۔۔" کرن اتنی پریشان تھی کہ اس سے خود کچھ سوچا نہیں گیا۔ اس نے روحان کا ہاتھ جھنجوڑ کر فریاد کی۔

"کچھ نہیں ہوگا رانا بھائی کو۔۔۔۔ نور کرن کو سنبھالو۔۔۔ میں وکیل صاحب سے ملنے جا رہا ہوں۔۔۔" روحان نے کرن کو حوصلہ دلاتے نور کو ہدایت دی اور اپنی کار کی جانب بھاگا۔

"کرن۔۔۔ پلیز حوصلہ رکھو۔۔۔" نور نے آگے آکر روتی کرن کو اٹھایا اور صوفے پر بیٹھانے لگی۔

"ممی۔۔۔۔ بڑے پاپا کو پھر سے جیل ہو جائے گی۔۔۔" ذیشان نے اپنا اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے نور کو مخاطب کیا۔

نور ایک نظر اسے دیکھ کر خاموش ہو گئی۔ کرن بھی سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔ ذیشان کے اس سوال کا ان دونوں کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

***************&&&&****************

Posted On Kitab Nagri

صبح 8 بجے کے جو گئے تھے روحان اور رانا مبشر دو پہر ہونے تک بھی نہیں آئے۔ نور اور کرن کال کر کے بھی دیکھتی تو ان دونوں کے نمبر بند موصول ہوتے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اضطراب میں اضافہ ہو رہا تھا۔ نہ کرن نے صبح سے دانہ پانی چکا اور نہ نور نے۔

ان کو دیکھ کر بچے بھی خاموش ہو گئے تھے یہاں تک کہ سفیان بھی کوئی شرارت کرنے سے گریزاں تھا۔

کرن ابھی عصر کی نماز ادا کر کے رانا صاحب اور روحان کی خیریت کی دعائیں مانگ رہی تھی جب پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی۔ وہ تیزی سے نماز کے چادر میں ہی بھاگتی نیچے آئی۔ رانا صاحب اور روحان وکیل صاحب کے ہمرہ تھاکے ماندے لاؤنج میں داخل ہو رہے تھے۔

نور نے ملازم سے ان کے لیے چائے اور لوازمات تیار کرنے کی ہدایت دی۔

رانا صاحب نے بیٹھتے ساتھ سر صوفے کے پشت سے ٹکا دیا اور آنکھیں سختی سے مینچھے پیشانی اور کن پٹیاں مسلنے لگے۔ ان کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔

8" گھنٹے تک انہوں نے رانا بھائی سے تفتیش کی۔۔۔۔ ہمیں اندر بھی جانے نہیں دیں رہے تھے۔۔۔۔ خوار کر کے رکھ دیا۔۔۔۔" روحان نے تپے مزاج سے کہا۔ سفیان تو اس کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گیا تھا اس قدر اسے اپنے پاپا کی فکر ہو رہی تھی۔ ذیشان اور زینب بھی اس کے پہلو میں کھڑے ہو گئے تھے۔

"تو کوئی نتیجہ حاصل ہوا۔۔۔ دوبارہ تو نہیں آئے گے نا۔۔۔۔" کرن نے رانا صاحب کے بجائے روحان سے پوچھا۔ وہ اس وقت رانا صاحب کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"باقی جائیداد کی پروفنگ (ثابت کرنا) تو ہو گئی۔۔۔ بس اس بنگلے کی نہیں ہو سکی۔۔۔۔ کیونکہ رانا صاحب نے یہ بنگلہ بیلا کے وراثت سے ملنے والی کمپنی کو بھیج کر بنایا تھا۔۔۔۔۔ اور بعد میں محمود شاہد کے طرف

Posted On Kitab Nagri

سے ان پر وہ کمپنی زبردستی قبضہ کرنے کا کیس ہوا تھا۔۔۔۔اس لیے بنگلے کے کاغذات ضبط کر لیئے ہیں۔۔۔۔"جواب وکیل صاحب کے جانب سے پروفیشنل انداز میں ملا۔

کرن نے بے بسی سے آنکھیں موندھے سر درد کو برداشت کرتے رانا صاحب کے بجھے بجھے چہرے کو دیکھا۔

وکیل صاحب نے باقی پراپرٹی کے کاغذات ترتیب دے کر روحان کے حوالے کیے اور رخصت لیتے روانہ ہو گئے۔

ان کے جاتے ہی کرن تیزی سے کمرے میں گئی اور ویکس کی ڈبی لیتے واپس آئی اور رانا صاحب کے پیشانی پر مساج کرنے لگی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔یہ NAB والے تو کسی کو سکون سے رہنے نہیں دیتے۔۔۔۔آپ پریشان نا ہوں۔۔۔کوئی نا کوئی راستہ نکل آئے گا۔۔۔"کرن نے اپنی جانب سے رانا صاحب کی تشویش کو کم کرنے کی کوشش کی۔

رانا صاحب کرن کے تجویز پر پھیکا مسکرائے اور اس کا ہاتھ تھام کر اپنے پاس بیٹھایا۔

"اگلے ہفتے اس بنگلے کی نیلامی ہے۔۔۔۔"انہوں نے افسردگی سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔روحان نے لب کاٹتے زخمی سانس خارج کی اور نور خاموشی سے ان کی گفتگو سنتی رہی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں تو ہم سب ملا کر اس بنگلے کو واپس خرید لینگے۔۔۔۔اتنی سیونگ تو ہیں ہم سب کے پاس۔۔۔"کرن نے پھرتی سے راہ حل نکالا۔

رانا صاحب کرن کی معصومیت پر حیران بھی ہوئے اور افسردہ بھی۔

"میرے وراثت میں آنے والا کوئی بھی اس بنگلے کو نہیں خرید سکتا۔۔۔۔ناہی میرے روحان اور نور کے اکاؤنٹ کا پیسہ استعمال کر کے کسی اور کے ذریعے خریدا جا سکتا ہے۔۔۔۔نیلامی ہونے تک انہوں نے ہم

Posted On Kitab Nagri

تینوں کے بینک اکاونٹس اپنے تحویل میں لیں لیئے ہے۔۔۔۔"رانا صاحب نے مایوسی سے نظریں گھماتے ہوئے اس سنگ مرمر کے بنے خوبصورت بنگلے کو دیکھا۔

"بڑے پاپا۔۔۔۔اب ہم بے گھر ہو جائے گے کیا۔۔۔۔"ذیشان نے رانا صاحب کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"نہیں میری جان۔۔۔۔ F9 Phase میں میرا ایک چھوٹا سا فلیٹ ہے۔۔۔۔ہم وہاں جائیں گے۔۔۔۔وہ اتنا بڑا تو نہیں ہے۔۔۔۔لیکن ہم سب ساتھ رہیں گے۔۔۔۔اصل بات ہماری فیملی کا اتفاق سے ایک دوسرے سے ساتھ رہنا ہے۔۔۔۔بنگلہ مکان دولت سب آنی جانی چیز ہے۔۔۔"رانا صاحب نے محبت سے بچوں کو اپنے حصار میں لے کر سمجھایا۔روحان بھی رانا بھائی کے قریب کھسکا اور ان کے کندھوں کے گرد بازو مائل کیئے۔

*************&&&&*************

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کررہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

کرن ان سب سے بہت ڈسٹرب ہو گئی تھی۔اس سے اپنے کام پر فوکس نہیں کیا جا رہا تھا۔

نور نے تو شفٹ ہونے کی تیاری بھی شروع کر دی تھی۔ڈرائیور کے ہاتھوں باکس منگوا کر اس نے پیکنگ کا آغاز کیا۔

اس دن لاؤنج کے دیواروں پر فریم کئے تصاویر نکالتے ہوئے نور آبدیدہ ہو گئی۔بے آواز روتی وہ بچوں سے اور کرن سے اپنے آنسو چھپانے کی کوشش کرتی رہی لیکن کرن اس کی کیفیت سمجھ گئی تھی۔اس سے وہ سب دیکھا نہیں گیا اور الٹے قدم اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"یا اللہ کیا اس مشکل سے نکلنے کا ایسا کوئی راستہ نہیں جس سے یہ گھر نا چھوڑنا پڑے۔۔۔۔۔اچھی بری۔۔۔۔بہت سی یادیں وابستہ ہے اس گھر سے۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔کوئی آسان راہ دکھا دو۔۔۔۔"کرن اپنے کمرے میں دائیں سے بائیں چکر کاٹتی دل میں دعائیں کرنے لگی۔

دن بھر کبھی چکر کاٹتے تو کبھی بے مقصد بیٹھے رہتے وہ اپنے کمرے میں ہی بند رہی۔اسے نور کا سامنا کرنے میں دشواری ہو رہی تھی۔

شام کو بیڈ پر نیم دراز ہو کر بیٹھے پیر جھلاتے اسے ایک خیال کیا اور وہ کرنٹ کھا کر سیدھے ہو کر بیٹھی۔اس نے اپنے دماغ میں آگے کا لائحہ عمل طے کیا اور خوش ہوتے ہوئے موبائل اٹھا کر ایک کال ملائی۔

**************&&&&&*************

Posted On Kitab Nagri

رات کو رانا صاحب جب گھر لوٹے تو کرن بلکل تیار کھڑی اپنا چھوٹا سا سفری بیگ بند کر رہی تھی۔

" کہی جا رہی ہو۔۔۔" رانا صاحب نے تعجب سے اس کے حرکات دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔وہ۔۔۔باس کی کال آئی تھی۔۔۔ایک بہت ضروری میٹنگ ہے اقوام متحدہ کے کارکنان کے ساتھ۔۔۔۔جانا بہت ضروری ہے۔۔۔۔آپ کو بتانا چاہتی تھی لیکن۔۔۔۔آپ نیلامی کے مسئلے میں گھیرے ہوئے تھے۔۔۔۔مزید پریشان کرنا ٹھیک نہیں لگا۔۔۔" کرن نے ہینڈ بیگ میں دستاویزات رکھتے ہوئے مصروف انداز میں جواب دیا۔

رانا صاحب کے تاثرات سپاٹ ہو گئے۔ان کا دل کیا وہ اپنا وحشی روم اپنا کر کرن کو زمین بوس کر کے اس کی اوقت دکھا دے۔اپنے شوہر ہونے کی حاکمیت جتائے۔

"تو میں جاوں۔۔۔دو تین دن تک واپس آجاوں گی۔۔۔" کرن نے خوشگوار مزاجی سے کہا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔انہیں کوئی مشکل درپیش ہی نا ہو۔

رانا صاحب نے ضبط کرنے لب مینچھ لیئے۔انہیں اس وقت کرن کی اس حرکت پر شدید غصہ آرہا تھا لیکن انہوں نے شیطانی خیالات کو جھٹکا اور رخ پھیر کر صرف ہمم کرتے کرن کو جانے کی اجازت دی اور اپنا طیش قابو کرتے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

کرن کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا لگ گیا۔نکاح کے بعد یہ ان کے مابین پہلی ناراضگی تھی۔

"مجھے معاف کرنا رانا صاحب۔۔۔۔میں جانتی ہوں۔۔۔اس حال میں میرا آپ کو اکیلے چھوڑ کر جانے سے آپ کو بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔لیکن میرا یہ قدم انتہائی اہم ہے۔۔۔۔یہ میں ہم سب کے بھلائی

Posted On Kitab Nagri

کے لیے ہی اٹھا رہی ہوں۔۔۔" کرن نے اپنے جذبات قابو کرتے ہوئے دل میں سوچا اور بیگ کا ہینڈل پکڑے تیز تیز روانہ ہو گئی۔

*************&&&&************

اگلی صبح گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ سب خاموشی سے اپنے اپنے کام میں جٹے ہوئے تھے۔ روحان نے کل رات سے کرن کو غیر حاضر پایا تو رانا صاحب سے پوچھنے ان کے کمرے میں آیا۔

"رانا بھائی۔۔۔ کرن کہاں ہے۔۔۔۔ کل سے نظر نہیں آ رہی۔۔۔" اس نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا اور آس پاس دیکھا تو ان کے روم کا کچھ پیک بھی نہیں تھا جس سے روحان کو مزید شاک لگا۔

"وہ اپنے کسی ضروری کام سے ترکی گئی ہے۔۔۔" رانا صاحب نے سرد مہری سے جواب دیا۔

"واٹ۔۔۔۔۔ کرن سے ایسے بے وقوفی کی امید نہیں تھی۔۔۔۔ سب کچھ اس کے سامنے واضح تھا۔۔۔ ہم پر یہاں اتنی بڑی پریشانی آن پڑی ہے۔۔۔۔ اور اسے اپنے اہم کام یاد آ گئے۔۔۔۔ ایسے حالات میں اسے آپ کو اکیلے چھوڑ کر جانا نہیں چاہیئے تھا۔۔۔" روحان کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے غصے سے آگ بگولا ہونے لگا۔

"سات سال پہلے وہ مجھے جیل میں چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔۔۔" رانا صاحب نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"میں ہی اسے سمجھ نہیں سکا۔۔۔ بہت لاپرواہ ہو گئی ہے وہ۔۔۔" روحان کو اب بھی کرن کے کیئے پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

"سات سال پہلے سمجھ کر بھی کونسا تم نے صحیح کام کیا تھا۔۔۔۔۔" رانا صاحب نے پہلی دفعہ روحان کے کرن اور ان کا خلا کروانے کے غلط فیصلے پر شکایت کی۔ روحان دنگ رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے کیسے اجازت دیں دی ۔۔۔اتنی چھوٹ بھی نہیں دینی چاہیئے۔۔۔۔۔۔"روحان کو رانا صاحب پیار میں اندھے ہوتے محسوس ہوئے۔اس نے پہلے کے نسبت قدرے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔۔۔تم اگر ایسی بے تکی باتیں کر کے میرے اور کرن کے درمیان اختلافات بنانا چاہتے ہو تو بھول جاو۔۔۔۔۔میرا اور کرن کا رشتہ اب ایسے چھوٹی باتوں پر لڑ جھگڑنے سے آگے بڑھ گیا ہے۔۔۔ہم اب ایسی باتوں کو مائینڈ نہیں کیا کرتے۔۔۔۔موت کے علاوہ کوئی دوسری شے ہمیں الگ نہیں کر سکتی۔۔۔۔"رانا صاحب کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔وہ سختی سے روحان کو جھڑکنے لگے۔

"ہمارا تعلق اتنا مضبوط ہے کہ بنا کہے بھی ایک دوسرے کی بات سمجھ جاتے ہیں۔۔۔۔ایسے حالات میں بھی اگر اسے جانا پڑا ہے تو واقعی بہت اہم کام ہو گا۔۔۔۔"رانا صاحب نے تنے ہوئے اعصاب سے کہا اور رخ پھیر لیا۔

روحان کو رانا بھائی کا اسے جھڑک کر کرن کی حمایت کرنا برا لگا وہ پیر پٹختا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

*****************&&&&****************

اس صبح نیب کارکنان اور پولیس نفری رانا ہاوس کے سامنے سبزہ میں اسٹیج بنانے اور کرسیاں لگانے میں مصروف تھے۔شام میں گھر کے نیلامی کی کاروائی شروع کی جانی تھی۔

رانا صاحب مایوسی سے خالی بنگلے میں بیٹھے اپنا گھر بکتے دیکھ رہے تھے۔روحان کے تند تاثرات کو نظر انداز کرتے ہوئے رانا صاحب نے کرن کے موبائل پر کال کی لیکن اس کا نمبر کل رات سے بند جا رہا تھا۔دل ہی دل میں وہ واقعی چاہتے تھے کہ اس پل کرن ان کے پاس ہو سچے ہمسفر جیسے ان کا ساتھ دے۔

Posted On Kitab Nagri

نور اور بچوں کو کسی بھی ہنگامے سے محفوظ رکھنے روحان نے کل رات انہیں F9 phase کے گھر میں شفٹ کر دیا تھا۔ کاروائی میں صرف رانا صاحب اور روحان شامل تھے۔

ظہر کی نماز کے بعد بڑے بڑے سرمایہ کاروں اور الگ الگ بیورو کریٹس کے آمد کا آغاز ہوا۔ سب اپنے اپنے نشستوں پر تشریف فرما ہونے لگے۔ اور کچھ ہی دیر میں نیلامی کا آغاز ہوا۔

"رائج الوقت کے مطابق اس وقت اس بنگلہ کی قیمت پچپن (55) کروڑ ہے۔۔۔۔ بولی کا آغاز چھپن (56) کروڑ سے کی جائے گی۔۔۔۔" پوڈیم پر کھڑے اس آفسر نے مائک میں کاروائی کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

اسی کے ساتھ بولیاں بلند ہوئی۔

56 کروڑ ایک آدمی نے اپنے ٹیبل نمبر کا بورڈ اٹھا کر آفسر کو متوجہ کیا۔

اسی کے بائیں جانب آدمی نے رقم کی تعداد میں اضافہ کرتے 58 کروڑ صدا لگائی۔

ہر بولی کے ساتھ رانا صاحب کے دل میں ٹیس اٹھتی۔ اس دن کے جھڑک کے بعد روحان بھی ان سے دوری رکھے ہوئے تھا۔ وہ یک تنہا لکڑی کے کرسی پر کہنیاں گھٹنوں پر ٹکائے بیٹھے تھے۔

58.5 کروڑ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

باہر سے آتی ہر صدا پر وہ ہاتھ باہم پھنسائے اس پر پیشانی کو جنبش دے رہے تھے۔

59 کروڑ۔

"یہ تیرے اکیلے کی آزمائش ہے رانا۔۔۔۔ اسے تم نے خود گزارنا ہے۔۔۔۔۔ کوئی روحان۔۔۔ کوئی کرن تیرے مدد کو نہیں آئیں گے۔۔۔۔ اس دریا کو تم نے خود پار کرنا ہے۔۔۔ صبر سے کام لو۔۔۔۔"

انہوں نے دل ہی دل میں سوچا۔

انہیں ایسا لگ رہا تھا مانو کوئی ان کے گھر کی نہیں ان کے عزت کی بولی لگا رہا ہو۔

Posted On Kitab Nagri

"بیشک عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔وہ جیسے چاہے عزت بخشے۔۔۔۔۔جیسے چاہے رسوا کریں۔۔۔۔اور جو نیک بندے اللہ کی رسی پکڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔پھر اللہ سبحان و تعالی بھی انہیں رسوا نہیں ہونے دیتا۔۔۔۔"راناصاحب کو شیخ صاحب کے سیکھائے اسباق میں سے ایک سبق یاد آیا۔آنکھیں موندھے پیشانی مٹھی پر پٹختے بھی ان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

انہوں نے توبہ کرنے کے بعد سے اللہ کی رسی پکڑے رکھی تھی۔اب ان کے عزت کا محافظ بھی وہی ذات تھا۔اس خیال سے ان کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

گیٹ کے باہر بولی اپنے رفتار سے لگتی رہی۔

60سے 70اور پھر 72پر آکر بولی تھم گئی اس سے زیادہ کی بولی نہیں لگائی گئی۔

"ہے کوئی اس سے زیادہ کی قیمت لگانے والا۔۔۔۔کون ہو گا وہ خوش نصیب جس کے نام یہ سنگ مرمر کا شاہکار بنگلہ کیا جائے گا۔۔۔۔"آفسر نے بلند آواز مائک میں بولتے ایک آخری کوشش کی۔جب کسی نے جواب نہیں دیا تو72کروڑ بولی لگانے والے کا چہرہ چمک اٹھا۔

"تو72کروڑ ایک۔۔۔۔۔

72کروڑ دو۔۔۔۔۔

72کرور۔۔۔۔۔۔۔

تین بولنے سے پہلے فضا میں ایک نسوانی آواز گونجی

80 کروڑ۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

راناصاحب کی حیرانگی سے آنکھیں کھل گئی۔ کوئی اور پہچانے یا نہ پہچانے مگر رانا مبشر اس آواز سے خوب واقف تھا۔وہ جھٹکا کھا کر کرسی سے اٹھے اور لاؤنج کے دروازے پر کھڑے ہو کر سامنے دیکھنے لگے۔روحان بھی حیرت زدہ سا اسی سمت دیکھ رہا تھا۔

کرن نے بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ پہنے اس پر لانگ کوٹ لیا ہوا تھا۔بالوں کی ہائی پونی بنائے۔ آنکھوں پر برانڈڈ گلاسس لگائے۔ سرخ رنگ کی لپسٹیک لگائے ہوئے۔لمبی ہیل میں ترکش انداز میں چلتی اسٹیج پر آئی۔اس کے پیچھے ایک کالے کوٹ میں ملبوس وکیل بھی چلتا اسٹیج تک آیا

"سوری آفسر مجھے آنے میں زرا دیر ہو گئی۔۔۔"کرن نے با اعتماد لہجے میں معروف بزنس وومن کا ہولیہ بنائے ہوئے کہا۔

راناصاحب کو تفتیش کے لیے لیں جاتے وقت جو آفسر آیا تھا وہ کوئی اور تھا اور آج نیلامی کروانے والا کوئی اور اس لیے یہ آفسر راناصاحب اور کرن کے ساتھ سے انجان تھا۔

راناصاحب کو کرن کے اس انداز سے تعجب ہوا۔وہ اسے پکارنے لگے تھے کہ کرن کے پیچھے کھڑے وکیل نے جعلی کھانستے ہوئے راناصاحب کو پلکیں جھکا کر مداخلت نا کرنے کا اشارہ کیا تو راناصاحب واپس پیچھے ہو گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سرکاری آفسر کرن کے پیش کردہ دستاویزات پر ایک نظر دوڑا کر پھر سے مائک پر کنکارا۔

"کیا کوئی ہے مزید بولی لگانے والا۔۔۔۔"اس نے وہاں بیٹھے سب ہی شخصیات پر نظر گردانی کی۔

جواب میں مکمل خاموشی چھائی رہی تو اس نے

80 کڑوڑ ایک۔۔۔۔

80 کڑوڑ دو۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

80 کروڑ تین۔۔۔۔۔

کہتے ہوئے ہتھوڑی پٹخی اور وہ سنگ مرمر کا بنگلہ کرن کے نام ہو گیا۔

"مبارک ہو مس کرن جمیل۔۔۔۔۔یہ گھر آج سے آپ کا ہوا۔۔۔" آفسر نے خوشگوار مزاجی سے کرن کو بنگلے کی چابی تھماتے ہوئے کہا۔

"بہت شکریہ آفسر۔۔۔باقی کی کاروائی میرے وکیل صاحب دیکھ لینگے۔۔۔میں زرا بنگلے کا اندر سے جائزہ لیں لوں۔۔۔۔" وہ اپنے مخصوص انداز میں سر کو خم دیتی مسکرائی اور پھر گلاسس اتار کر بنگلے کے اندر جانے لگی۔

"ویری نائس۔۔۔۔بہت اچھا ہے۔۔۔۔" وہ رانا صاحب اور روحان سے انجان بتنی ستائشی انداز میں بنگلے کی بناوٹ کو سراہنے لگی۔

کاروائی اپنے اختتام کو پہنچی اور سب آفسران چلیں گئے تو رانا صاحب کرن کے سامنے آئے اور سرد مہری سے اسے گھورنے لگے۔

"تمہارے پاس اتنی رقم کہاں سے آئی۔۔۔۔" ان کی آواز میں سختی در آئی تھی۔

کرن ان کے غصے پر سر جھٹکتی ان سے ملنے قریب جانے لگی لیکن رانا صاحب دو قدم پیچھے ہٹ گئے۔ کرن کے ہاتھ ہوا میں بلند رہ گئے۔

"کیا آپ کو لگتا ہے میں نے کچھ غلط کیا ہو گا۔۔۔۔" کرن نے گلہ آمیز نظروں سے رانا صاحب کو دیکھا۔

"مجھ پر اعتبار نہیں۔۔۔" وہ منہ بھسورنے لگی۔

"بات اعتبار کی نہیں ہے کرن۔۔۔۔میرا سوال یہ ہے کہ اتنی بڑی رقم کیسے دی تم نے۔۔۔72 سے سیدھے 80 کروڑ۔۔۔۔۔۔" رانا صاحب کا شکوہ بھی بہ جا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے اپنا ترکی والا گھر بھیج دیا۔۔۔۔" کرن نے بنا تمہید باندھے سیدھے سیدھے سچ کہا۔

رانا صاحب کے آبرو پھیل گئے اور روحان کے تن گئے۔

"واٹ۔۔۔۔۔۔پر کیوں۔۔۔۔اور ایسے کیسے۔۔۔۔" رانا صاحب کو کرن کی پہیلی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

کرن نے سر دائیں سے بائیں ہلایا اور ٹہلتے ہوئے شروع سے روداد سنانے لگی۔

"جب اس گھر کی نیلامی کو لیں کر آپ سب بہت پریشان تھے۔۔۔اور قانون کے مطابق آپ کے ورثہ میں سے کوئی اس گھر کو واپس خرید بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔تو مجھے ایک خیال آیا۔۔۔۔۔" کرن نرمی سے گویا تھی اور رانا صاحب اور روحان دم سادھے اسے سن رہے تھے۔

"رانا صاحب میرا اور آپ کا نکاح ترکی میں ہوا تھا۔۔۔اور خوش قسمتی سے اب تک ہمیں پاکستان میں ہمارا نکاح رجسٹر کروانے کا موقع نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔۔اس لحاظ سے پاکستانی قوانین کے مطابق میرا آپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔۔۔میں آپ کے ورثہ میں شمار نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔اس لیے میں یہ بنگلہ خرید سکتی تھی۔۔۔۔" کرن ایک کہانی سنانے کے جیسے ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے انہیں حقیقت سے واقف کرنے لگی۔ کرن کی یہ دلیل سن کر رانا صاحب نے اپنے ذہن پر زور دیا تو واقعی انہوں نے اب تک پاکستان میں نکاح رجسٹر نہیں کروایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ خیال آتے ہی میں نے وکیل صاحب سے مشورہ کیا انہیں یہ ساری دلیل بتائی۔۔۔۔

1 ############### ہفتہ پہلے ############

"بلکل کرن۔۔۔۔۔میں آپ کے دلیل سے متفق ہوں۔۔۔۔۔۔آپ اپنے ترکش شہری ہونے کے ڈاکیومینٹس اور بینک اکاونٹ کی ڈیٹیل پیش کریں گی تو آپ رانا ہاوس اپنے نام خرید سکتی ہے۔۔۔۔آپ بس

Posted On Kitab Nagri

پیسوں کا بندوبست کیجیے۔۔۔باقی کی کاروائی میں کرتا ہوں۔۔۔۔۔"وکیل صاحب کی بات سن کر کرن کو ایک نئی امید ملی۔ان کی مشکور ہوتے ہوئے کرن نے کال کاٹی۔

اب کرن کو پیسوں کا انتظام کرنا تھا اس لیے اس نے فوراً سے ایک اور کال ملائی۔

"یاد ہے سیلان۔۔۔ایک سال پہلے ایک امیر امریکی ٹورسٹ (سیاح) کو میرا گھر بہت پسند آیا تھا اور وہ مجھے اس کے لیے منہ مانگی قیمت دینے کو بھی تیار تھا۔۔۔۔"کرن نے سیلان کو سال پہلے کا ایک واقعہ یاد کروایا۔

"جی یاد ہے۔۔۔آج آپ کو اس کی یاد کیسے آگئی۔۔۔"سیلان نے حیرانگی سے پوچھا۔

"میرے ترک نمبر کے کال ریکارڈ نکالو اور اس آدمی سے رابطہ بحال کرو۔۔۔۔۔میں اسے اپنا گھر بھیجنے کو تیار ہوں۔۔۔۔"کرن نے تیزی سے ہدایت جاری کی۔

سیلان شاک کے عالم میں گنگ ہو کر رہ گیا۔

"میم اگر آپ کو پیسے درکار ہے۔۔۔۔تو میں باس سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔یا بینک سے لون لے کر دیتا ہوں۔۔۔۔پر آپ کو گھر بھیجنے کی کیا ضرورت۔۔۔۔"اس نے بے یقینی سے جواب دیا۔اسے کرن کے فیصلے پر یقین نہیں آرہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جتنی رقم مجھے چاہیئے ہو گی۔۔۔۔۔وہ کسی بینک لون سے پوری نہیں ہو سکے گی۔۔۔۔۔تم سے جتنا کہا اتنا کرو۔۔۔۔اس آدمی سے بات کرو۔۔۔۔ڈیل فائنل کرو پھر مجھے اطلاع دو۔۔۔۔میں بقیہ کاروائی کے لیے آجاوں گی۔۔۔"کرن نے سپاٹ انداز میں اپنا فیصلہ سنایا۔

کرن کے حکم کے مطابق سیلان نے ایک دن کے اندر اندر اس امیر امریکی ٹورسٹ سے رابطہ کیا اور اسے ڈیل کے متعلق آگاہ کیا۔جب وہ مان گیا تو کرن نے اسی رات اپنی ترکی کی فلائٹ کرائی۔

*************&&&&*************

Posted On Kitab Nagri

اگلی صبح کرن نے ترکی پہنچ کر سب سے پہلے وکیل صاحب کو کال کر کے وہاں کی صورت حال معلوم کی۔

"کرن گھر کی فروخت 55 کروڑ سے شروع ہو گی۔ آپ کے پاس کم سے کم 80 سے 90 کروڑ ہونے چاہیئے رانا ہاوس کو بچانے کے لیے۔۔۔۔۔"وکیل صاحب نے نیب کے جاری کردہ قیمت کے بارے میں روشناس کروایا۔

"یہ تو بہت زیادہ رقم ہے۔۔۔۔میرا گھر زیادہ سے زیادہ 3 سے 4 لاکھ ڈالر کا ہو گا۔۔۔۔۔"کرن کو اپنا یہ آئیڈیا فیل ہوتا نظر آیا۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔لیکن جیسا کہ آپ نے بتایا۔۔۔۔۔وہ امریکی سیاح منہ مانگی قیمت دینے کو تیار ہے۔۔۔۔۔مجھے تو وہ سرپھرا لگتا ہے۔۔۔۔۔ایسے بہت امیر زادے وہ ہے۔۔۔۔۔جو اپنی پسندیدہ چیزوں کے لیے جان بھی لگا دیتے ہیں۔۔۔۔۔آپ اس سے 10 ملین ڈالر کی مانگ کرنا۔۔۔۔۔کچھ انٹرنیشنل پیسے کو پاکستانی روپے میں تبدیل کرنے کے ٹیکس میں بھی دینے پڑے گے اور باقی فارمیلٹی مکمل کرنے بھی ہمارے ہاتھ میں رقم ہونی چاہیئے۔۔۔"وکیل صاحب کی بات سے کرن مزید پریشان ہو گئی تھی لیکن اسے جلد از جلد پیسے لے کر پاکستان پہنچنا تھا اس لیے وکیل صاحب کی بات مان کر وہ اس امریکی سیاح سے ڈیل کرنے آگے کا لائحہ عمل سوچنے لگی۔

www.kitabnagri.com

اسی شام وہ آدمی بھی کرن نے ایمرجنسی میں بلائے جانے پر ترکی پہنچا۔

"بہت شکریہ۔۔۔۔آپ اتنے شارٹ نوٹس پر یہاں آنے کو تیار ہوئے۔۔۔گھر تو آپ نے دیکھ لیا ہے۔۔۔باقی کی ڈیل مکمل کرتے ہیں۔۔۔۔"کرن نے ان اڈھیر عمر آدمی سے مل کر مشکور ہوتے ہوئے کہا اور اپنے گھر کے لیگل کاغذات دکھانے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

10 "ملین ڈالرز۔۔۔۔۔" جب وہ کاغذات دیکھ کر محظوظ ہونے لگا تو کرن نے اپنی منہ مانگی قیمت بتائی۔ وہ رقم سن کر امریکی باشندہ ساکت ہو گیا اور کرن کے پہلو میں کھڑا اسیلان کی شاک سے آنکھیں بڑی ہو گئی۔

"رقم کچھ زیادہ نہیں ہے۔۔۔۔۔" سامنے بیٹھے آدمی نے ڈٹے آواز میں سگار کا کش لیتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔

"یہ بات آپ کو منہ مانگی قیمت دینے کی شرط رکھنے سے پہلے سوچنی چاہیئے تھی۔۔۔" کرن نے پرکشش بزنس وومن کے جیسے گردن اکھڑا کر کہا۔

وہ امریکی خاموشی سے سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

"سوچ لیں۔۔۔ ایک اور پارٹی سے 12 ملین پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ اٹالیہ کے بیچوں بیچ ایسا شاندار سمندر کنارے اتنا بڑا گھر جس کی ہر بالکونی سے آپ سمندر کا نظارا۔۔۔۔ اور تیز گرمی میں بھی ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہوتے رہے۔۔۔ رات کے دو بجے بھی شہر کی روشنیاں آپ کو باہر نکلنے پر مجبور کریں۔۔۔ کہی اتنا سب آپ کے ہاتھ سے نکل نہ جائے۔۔۔۔" کرن اپنی تیز نظریں اس پر مرکوز کئے اسے گھر کی خصوصیات گنوا کر راغب کر رہی تھی۔

اچانک سے وہ آدمی اٹھا تو کرن بھی گھبرا کر اٹھ گئی۔ دوسری پارٹی کا اس نے جھوٹ گڑھا تھا وہ کسی قیمت اس آدمی کو جانے نہیں دے سکتی تھی۔

"منظور ہے۔۔۔۔" اس آدمی نے ہامی بھری اور کاغذات پر جھک کر سائن کرنے لگا۔

کرن کی آنکھیں چمک اٹھی۔

"تھینکیو سوچ۔۔۔۔ بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔" کرن نے مشکور ہوتے ہوئے سر کو خم دیا۔

***************&&&&&*************

Posted On Kitab Nagri

انی کی دوماہ پہلے اپنے بیٹے اور بہو سے صلاح ہو گئی تھی۔وہ ان کے ہمراہ واپس بنگلہ دیش واپس چلی گئی تھی۔

کچھ سامان توانی نے فروخت کر دیا تھا باقی ماندہ کرن آج آشیانہ ہوم کے فنڈ میں دیں رہی تھی۔

اس وقت وہ اپنے سٹوڈیو میں کھڑی اپنے فریم شدہ سرٹیفکیٹس اتار رہی تھی اور انشا گل اس کی بقیہ کتابوں کی الماری خالی کر رہی تھی۔

"آپی۔۔۔۔پاکستان میں سب ٹھیک تو ہے۔۔۔۔مسٹر رانا اور آپ۔۔۔۔مطلب اچانک اتنی رقم کی ضرورت کیوں پڑ گئی کہ آپ کو یہ گھر بھیجنا پڑا۔۔۔۔۔کتنے ارمانوں سے آپ نے یہ سٹوڈیو تیار کروایا تھا۔۔۔۔"انشا گل نے افسردگی سے نظریں اٹھا کر سٹوڈیو میں دوڑائی۔

"شادی کے بعد ایک لڑکی کا گھر آفس سٹوڈیو۔۔۔۔سب اس کے شوہر کا گھر ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ویسے بھی انی چلی گئی ہے۔۔۔۔اور میں کہاں اب یہاں رہنے آوں گی۔۔۔۔تو بیچنے میں ہی بہتری تھی۔۔۔۔"کرن نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

**************&&&&**************

قانونی کاغذات کی تکمیل کرتے ہوئے کرن کو مزید دو دن لگے۔وہ جلدی جانا چاہتی تھی لیکن قسمت ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

وہ ائیر پورٹ پر انشا گل سے رخصت لیتے تیز تیز چل رہی تھی جب اس کا موبائل بجنے لگا کال رانا صاحب کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بس ایک اور دن رانا صاحب۔۔۔۔آئی پرامس۔۔۔۔۔ہمارا گھر ہمارا ہی رہے گا۔۔۔۔میں آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔۔میں گھر کی نیلامی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔"کرن نے کال کاٹتے ہوئے دل میں سوچا۔وہ اس وقت رانا صاحب کو اپنے پلان سے آگاہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

###########موجودہ وقت###############

پاکستان پہنچ کر سب سے پہلے وہ ائیر پورٹ سے ڈائریکٹ وکیل صاحب کے دفتر گئی۔

"that's it۔۔۔۔اب ہمیں وقت رہتے نیلامی میں پہنچنا ہے۔۔۔جلدی چلو۔۔۔۔۔"وکیل صاحب اپنے بنائے کاغذات کی فائل اٹھائے کرن کے ہمراہ تیزی سے روانہ ہو گئے۔

**********&&&*******************

"اور اس طرح۔۔۔۔وقت رہتے ہم نے گھر لیں لیا۔۔۔۔"روداد سنا کر وہ رانا صاحب کے جانب پلٹی۔

"تم نے ایک مرتبہ بھی مجھے خبر نہیں کی۔۔۔۔کرن میں اتنا پرایا تھا تمہارے لئے۔۔۔۔۔"رانا صاحب نے شکوہ کیا۔

کرن کے تاثرات بدل گئے۔

"رانا صاحب بتا دیتی تو آپ مجھے گھر بھیجنے نہیں دیتے۔۔۔"اس نے دفاعی لہجے میں وضاحت پیش کی۔

"گھر تو آپ کو ویسے بھی نہیں بھیجنا چاہیئے تھا۔۔۔"روحان کو سیر و تفریح کے لیے کرن کا گھر بہت پسند آیا تھا۔اسے کرن کے اس گھر کو بیچنے پر نہایت افسوس ہو رہا تھا۔

"اس کے علاوہ اس گھر کو بچانے کے لیے ہمارے پاس کوئی طریقہ نہیں تھا۔۔۔۔اور آپ ہی تو کہتے ہیں رانا صاحب۔۔۔پیسہ مکان آنی جانی چیز ہیں۔۔۔۔سب سے اہم ہم سب کا ساتھ رہنا ہے۔۔۔"کرن نے خوشی سے رانا صاحب کو مناتے ہوئے ان کا ہاتھ تھاما۔وہ پلکیں جھپکاتے ہوئے مسکرائے

Posted On Kitab Nagri

"بس روحان۔۔۔اب آپ جلدی سے نور اور بچوں کو واپس لیں آئے۔۔۔۔اور سامان بھی واپس سیٹ کروانے کا انتظام کریں۔۔۔۔" کرن نے شانے اچکاتے خوشی سے سرشار ہوتے ہوئے کہا۔

روحان نے اس کی تجویز پر سر اثابت میں ہلایا اور نور کو کال کرنے لاؤنج سے باہر نکل گیا۔

کرن تسکین سے مسکراتے ہوئے اسے باہر جاتے دیکھ رہی تھی۔رانا صاحب نے اس کے کندھوں کو تھام کر اس کا رخ اپنے جانب کیا اور محبت سے اس کے کمر کے گرد بانہیں ملاتے کرن کو اپنے قریب کیا۔

"تو میرے دل کے ساتھ ساتھ آج تم اس گھر کی بھی ملکہ بن گئی۔۔۔"رانا صاحب نے آبرو اچکا کر اسے دیکھا۔

"بادشاہ تو ہمیشہ آپ ہی رہیں گے۔۔۔۔۔میرے دل کے بھی اور اس گھر کے بھی۔۔۔۔میاں بیوی کا ساتھ ایسا ہی تو ہوتا ہے۔۔۔۔۔کبھی بیوی پریشان ہو تو شوہر اس کی حوصلہ افزائی کرے۔۔۔اور شوہر مشکل میں ہو تو بیوی اس کا ساتھ دے۔۔۔" کرن نے رانا صاحب کے گردن کے گرد بازو مائل کیئے ہوئے ستائشی انداز میں جواب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رانا صاحب کھل کر مسکرائے اور کرن کو مضبوطی سے حصار میں لے لیا۔

محبت میں سونے کا نوالہ کون مانگتا ہے۔محبت تو توجہ اور اہمیت چاہتی ہے۔ہمسفر سچا ہو تو آپ ایک آواز لگائے اور وہ بنا ماتے پر بل ڈالے کہے میں حاضر۔

Posted On Kitab Nagri

کرن اپنی ہاری قسمت سے جیت گئی تھی۔ وہ رانا مبشر کے دل کی ملکہ بن گئی تھی اور رانا صاحب اس کے دل کے بادشاہ۔ زندگی میں آنے والی ہر آزمائش کو ان دونوں نے قدم بہ قدم ساتھ مل کر گزارنے کا حلف اٹھا لیا تھا۔

**************&&&&*************

############ تین سال بعد ############

ترکی میں اس شام کرن کے کتاب کی نمائشی تقریب تھی۔ وہ بلیک کلر کا لمبا گاون پہنے سب سے تعریفیں بٹورتی پھولوں کا گلدستہ تھامتی مہمانوں سے رخصت لیتے اس عالی شان ہال سے باہر آنے لگی۔

سامنے اس شخص کو اپنے انتظار میں کھڑا پا کر وہ بلش کرنے لگی۔ رانا مبشر بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس معزز اور رعب دار شخصیت لیئے دو سالہ عائرہ مبشر کو گود میں اٹھائے کرن کو آتے دیکھ رہے تھے۔

کرن نے قریب آکر عائرہ کے بال سنوارے اور پھر اس کے گال پر بوسہ دیتے پیار کرنے لگی۔ یہاں کرن نے عائرہ کو بوسہ دیا تو رانا صاحب نے تیزی سے کرن کے جانب جھک کر اس کے گال پر بوسہ دیا۔

کرن متذبذب ہو کر سیدھے ہو گئی اور آس پاس دیکھنے لگی۔

"کیا کر رہے ہیں رانا صاحب۔۔۔۔" کرن دبے دبے لفظوں میں خفہ ہونے لگی۔

"میری غلطی نہیں ہے۔۔۔۔ عائرہ نے کہا تھا مما کو kiss کرنا ہے۔۔۔۔ رائٹ عائرہ۔۔۔۔۔۔" رانا صاحب نے شریر انداز میں پلکیں جھپکاتے ہوئے عائرہ پر بات ڈال دی۔

دو سال کی عائرہ کو باقی باتیں تو سر کے اوپر گزر گئی لیکن ڈیڈ کے زبانی رائٹ عائرہ سن کر پھرتی سے سر اوپر نیچے کر کے اثابت میں ہلایا اور چہکتے ہوئے ہنسی۔

"آپ بھی نا۔۔۔ بچی کے ساتھ بچے بن جاتے ہیں۔۔۔۔" کرن نے ہنہ کرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہی تو زندگی کا اصل مزہ ہے۔۔۔۔۔بچوں کے ساتھ بچہ بننا۔۔۔بیوی کا بیسٹ فرینڈ بننا۔۔۔"انہوں نے دل فریبی سے کرن کے چہرے پر آتی لٹوں کو پیچھے کیا۔

"اور سب کا ہمدر بننا۔۔۔۔"کرن اپنائیت سے رانا صاحب کے بازو میں ہاتھ ڈالے ہال کے کوریڈور میں چلنے لگی جب اس کا موبائل بجنے لگا۔

"جلدی چلیں۔۔۔۔فاطمہ دس کال کر چکی ہے۔۔۔عائرہ سے ملنے بے صبر ہو رہی ہے۔۔۔۔"کرن نے کال کاٹتے ہوئے سر جھٹکا۔انہیں انشا گل کے گھر دعوت پر جانا تھا اور عائرہ کے پیدائش کے بعد کرن پہلی مرتبہ انتالیہ آئی تھی اس لیے فاطمہ کو اس کے ساتھ کھیلنے کی جلدی ہو رہی تھی۔

"تو گفٹ کب دے رہی ہو۔۔۔"رانا صاحب نے شرارتی انداز میں پوچھا۔

"نمائش میرے کتاب کی تھی۔۔۔گفٹ تو مجھے آپ سے لینا ہے۔۔۔۔وہ بھی اچھا خاصا بڑا۔۔۔۔۔"کرن نے ان کی شرارت ان ہی پر پلٹا دی۔

"مطلب میرا کارڈ خالی ہونے والا ہے۔۔۔۔"رانا صاحب نے مسکراہٹ دبائے ہوئے جعلی پریشان کن تاثرات بنائے۔

"کوئی ایسا ویسا۔۔۔۔۔پچھتائے گے مجھ سے گفٹ مانگ کر۔۔۔۔"کرن نے کھکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

ماں باپ کو خوش دیکھ عائرہ محظوظ ہوتے ہوئے چہکنے لگی۔

رانا مبشر اور کرن اپنی زندگی کے اتار چڑھاو پار کر کے یوں ہی نوک جوک اور محبت سے اپنے سفر حیات پر گامزن ہو گئے۔

****************&&&&&***************

ختم شد

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

امید ہے کہانی پسند آئی ہو گی۔۔۔۔۔ناول شارٹ تھا لیکن سبق آموز تھا۔۔۔۔

جو ایک اہم سبق میں دینا چاہتی تھی وہ توبہ کا تھا۔ اللہ کے طرف لوٹنے کا تھا۔ اور مجھے ایک ایسا کردار چاہیئے تھا جو غرور سے بھرا ہو۔ جو ظلم کی انتہا پر ہو۔ جو نشہ کا عادی ہو سموکنگ ڈرنکنگ اس کے لیے عام سی بات ہو۔ جو حاکمیت اور بربریت کے چوٹی پر کھڑا ہو۔ رانا مبشر کے کردار میں یہ ساری خصوصیات موجود تھی تو میں نے ان کا کردار سدھار کر توبہ کا سبق پیش کیا۔ آسان نہیں ہوتا گناہوں سے توبہ کر کے پھر کبھی نا دہرانے کا عہد کرنا۔ لیکن ناممکن بھی نہیں ہے۔ رانا مبشر کے کردار میں یہ سب بھی دکھایا گیا۔ وہ نماز کے عادی نہیں بن پا رہے تھے ایک دو پڑھ کر باقی چھوڑ جاتے تھے لیکن اصل بات یہ تھی کوشش کبھی ترک نہیں کی۔ نشہ چھوڑنے کے بعد حالت بدترین ہوتی گئی لیکن امید نہیں چھوڑی۔ اور کرتے کرتے ایک دن عبادات کے عادی بن گئے حتہ کے بیوی کو بھی نماز کے لیے اٹھانے لگے۔

سب دل پر انحصار کرتا ہے۔ میرے بشمول ایسے بہت سے ہونگے جو روز کسی نا کسی غلطی پر پچھتا کر دوبارہ نا کرنے توبہ کرتے ہیں لیکن عادت سے مجبور وہ ہم سے سرزد ہو جاتا ہے۔۔۔ لیکن مایوس ہونے کی کوئی بات نہیں بس اللہ کے رحمت سے ناامید نہیں ہونا۔ کوشش جاری رکھنا ہے۔ کچھ گناہ تو ایسے ہوتے ہیں جن کا ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا۔ مثلاً افففففف بجلی نہیں ہے۔۔۔۔ کتنی گرمی ہے آہ ہ ہ۔۔۔۔۔ کیا مصیبت ہے نیٹ نہیں چل رہا۔۔۔۔۔۔ ہر مشکل مجھ پر ہی آنی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ ہائے سبزی والا نہیں آیا۔۔۔۔۔۔ یہ کیسی روٹی پکائی ہے (منہ بناتے ہوئے) یہ افففف آہ مصیبت مشکل ہائے جیسے الفاظ استعمال کرنا ہمارے معاشرے کا معمول بن گیا ہے۔ کھانا پسند کا نا بنا ہو تو منہ بنانا کھانے سے منع کر دینا۔ افسوس یہ بھی رواج بنتا جا رہا ہے۔ ایسا کرنا نہیں چاہیئے۔

Posted On Kitab Nagri

میں خود بھی ایسے الفاظ استعمال کرتی ہوں خاص کر بجلی اور نیٹ کے معاملے میں۔ لیکن یہ الفاظ اور منہ بنانا انڈائریکٹ طور پر ناشکری میں ہی آجاتے ہیں۔ کھانے کے لیے نخرے کرنے پر تو مجھے امی سے اسپیشل ڈانٹ پڑتی ہے

خیر یہ تو ایک معمولی سی مثال تھی اگر ہم غور کریں روزانہ کے معمول پر ہم ایسی کافی غلطیاں کرتے ہیں۔ کوشش کریں زور اپنے اندر ایک نا ایک غلطی سدھارے۔ میں خود بھی جہاد نفس میں لگی ہوتی ہوں اور سب سے اہم اور مشکل بھی اپنے آپ سے لڑنا ہے۔ ظاہری جنگ آسان ہے مگر باطن کا جنگ ہمت حوصلہ برداشت اور صبر مانگتا ہے۔ اللہ ہم سب کو اپنے اعمال درست کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔۔۔

ایک تو میں ہر دوسرے پوسٹ پر کرن اور رانا مبشر کے خلا اور دوبارہ نکاح کا مسئلہ بتا بتا کر تھک گئی تھی 😄😄 اتنے وڈے وڈے وضاحتی بیان لکھ کر بھی ♀ ۔۔۔۔ لیکن کوئی بات نہیں میری کوشش سے اگر ایک ریڈر کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے تو یہ میرے لیے صدقہ جاریہ میں شمار ہوگا ورنہ لکھنے کو تو میں بھی بہت کچھ لکھ سکتی ہوں جس سے ہزاروں میں لائکس آجاتے ہیں۔ سمجھ تو گئے ہونگے آپ 🙂🙂 لیکن میں چُن کر ایک ایسے موضوع پر لکھتی ہوں جو کسی کے کام آسکے۔ جس سے کچھ سیکھنے کو ملے۔

ناول عشق ذات میں سبق حادثے کی شکار لڑکیوں کی شادی کا تھا۔

ناول قسمت سے ہاری میں پارٹ ون میں سبق ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کا تھا۔

ناول بکھرے رشتے میں سبق سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے غلط راستہ نہ چننے کا تھا۔

اور ناول قسمت سے ہاری میں پارٹ ٹو میں سبق توبہ اور اللہ کے طرف لوٹنے کا تھا۔

اگلے کسی ایسے موضوع پر ناول کے ساتھ پیش خدمت ہونے تک دعاوں میں یاد رکھیں۔

ایک ناچیز سی رائٹر پلوشہ صافی

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی وٹس اپ کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595